



۷۸۶

۹۲-۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کنیؑ

DVD  
Version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

Presented By: <https://jafrilibrary.com>

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad

Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.page.tl

sabeelesakina@gmail.com

Presented by Ziaraat.Com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ لَوْ كَانِ الْبَحْرُ مَدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ

كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

(كهف: ١٠٩)



(متن و ترجمہ کتاب)

# مائة منقاة

من مناقب امير المؤمنين علي بن ابي طالب والأئمة من ولده من طرق العامة  
(یعنی امیر المؤمنین اور آئمہ اطہار کے فضائل میں سواحدوش)

تالیف: محدث و فقیہ جلیل ابو الحسن محمد بن احمد بن علی

المعروف به ابن شاذان مزی (متوفی: ۴۸۵ھ)

مترجم: سید سبطین علی نقوی امرہوی

## جملہ حقوق بحق ماشر محفوظ ہیں

مائة المنقاة	.....	نام کتاب
ابن ساذان منى	.....	مؤلف
سید سبطین علی نقوی امر وہوی	.....	مترجم
محمد ذوالفقار علی	.....	نظر ثانی
سید سبطین علی نقوی امر وہوی	.....	کمپوزنگ
Ziaraat.com	.....	ماشر
۲۰۱۷ عیسوی	.....	سال اساعب
	.....	ہدیہ

**Ziaraat.com**

Online Library

House #406 Block C

Unit #8 Latifabad

Hydrabad Sindh

Phone: 03333589401

email: webmaster@ziaraat.com

FB: facebook.com/ZoaraatDotCom

## انتساب

اس ہستی کے نام جس کے بارے میں زبان وحی اس  
طرح گویا ہوئی:

مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مِثْلَ مَا نَفَعَنِي مَالٌ خَدِيجَةَ

مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا خدیجہ کے  
مال نے پہنچایا۔

(امالی شیخ طوسی: ص ۳۶۸)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين وصلی الله علی محمد وآله الطاهرين  
ولعنة الله علی اعدائهم اجمعين.

## مقدم مترجم:

رسول الله ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَوْ أَنَّ الْعِيَاضَ أَقْلَامُ وَالْبَحَارُ مِدَادُ وَالْحِجْنَ حَسَابٌ وَالْإِنْسُ كُتَابٌ (مَا قَدَرُوا عَلَيَّ إِحْصَاءً) فَضَائِلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع. اگر تمام درخت و جنگل قلم بن جائیں، تمام سمندر روشتائی بن جائیں، تمام جن شمار کرنے والے بن جائیں، اور تمام انسان لکھنے والے بن جائیں تب بھی علی بن ابی طالبؑ کے فضائل کا احصا نہیں کر سکتے۔<sup>۱</sup>

احمد بن حنبل، اسماعیل بن اسحاق قاضی، احمد بن شعيب النسائی اور ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں: «لہ یرو فی فضائل أحد من الصحابة بالأسانيد الحسان ما روي في فضائل علي بن أبي طالب عليه السلام». اصحاب پیغمبر میں سے کسی کے فضائل میں بھی اتنی حسن احادیث نقل نہیں ہوئیں جتنی علی بن ابی طالبؑ کے فضائل میں ہوئی ہیں۔<sup>۲</sup>

<sup>۱</sup> کتاب ہذا: منقبت ۹۹.

<sup>۲</sup> دیکھیے: الاستیعاب: ۳ / ۵۱، الصواعق المحرقة: ۷۲، نور الأبصار: ۹۰، فتح الباری: ۸ / ۷۱، مستدرک الحاکم: ۳ / ۱۰۷، تفسیر الثعلبی (مخطوط)، مناقب الخوارزمی: ۳، طبقات الخنابلة: ۱ / ۳۱۹ ج ۲ / ۱۲۰، الكامل لابن الأثیر: ۲۰۰ کفایة الطالب: ۲۵۳، الرياض النضرة: ۲ / ۲۱۲، نظم درر السمطين: ۸۰، تحذیب التهذیب: ۷ / ۳۳۹، تاریخ الخلفاء: ۶۵، إنسان العیون (الشہیر بالسیرة الخلیبة): ۲ / ۲۰۷، إسعاف الراغبین: ۱۶۷، الروض الأزهري: ۹۶ و ص ۱۰۲ و ص ۳۷۱ مفتاح النجا: ۴۳ (مخطوط)، بنایع المودة: ۱۲۱، تجہیز

## سوانح حسنا کی مؤلف

ابوالحسن محمد بن شاذان قمی کی تاریخ پیدائش کے بارے میں کوئی دقیق معلومات فراہم نہیں ہو سکیں، البتہ بعض شواہد کی بنا پر انداز لگایا جاسکتا ہے کہ ان کی ولادت چوتھی صدی ہجری کے وسط میں ہوئی۔ ان شواہد میں سے ایک خود ان کی کتاب مناقب امیر المومنینؑ ہے جس میں انہوں نے دو جگہ پر جعفر بن محمد بن قولویہ قمی صاحب کتاب کامل الزیارات کا نام اپنے ماموں کی حیثیت سے لے کر ان سے حدیث نقل کی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ابن قولویہ کا سال وفات ۳۶۸ یا ۳۶۹ ہجری ہے۔ اس کے علاوہ ابن شاذان نے سال ۳۷۴ ہجری شہر کوفہ میں اپنے استاد ابن سختویہ سے روایت سنی ہے، اور ان کے دوسرے استاد ہارون بن موسی المرعوف بہ تلعبکری ہیں جن کا سال وفات ۳۷۵ ہجری ہے۔ اگرچہ یہ قرآن صاحب کتاب کی تاریخ ولادت کو قطعی طور پر مشخص نہیں کرتے لیکن ان سے مجموعی طور پر اتنا سمجھا جاسکتا ہے کہ ان کی ولادت چوتھی صدی ہجری کے وسط یا اس سے پہلے ہوئی ہوگی۔

## حاندان

ابن شاذان کا خاندان شہر قم کا ایک اصیل و مشہور خاندان تھا، جس میں بہت سے علماء و فقہاء پیدا ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک مشعل فروزاں کی مانند تھا۔ ابن شاذان کے والد، احمد خود بھی شیعہ فقہاء اور محدثین میں سے تھے۔ ان کا نام کتب علم رجال میں شہرت کا حامل ہے۔ وہ خود ہی اپنے بیٹے کے استاد بھی تھے۔

الجیش: ۳۳۵ (مخطوط) السیرة النبویة (المطبوع بمهامش السیرة الحلبیة: ۲ / ۱۱) مقصد الطالب: ۱۰، فتح العلی: ۲، شرح الجامع الصغیر للمناوی: ۲۴۶ (مخطوط)، شواہد التنزیل: ۱ / ۱۸ ثلاثہ طرق، ترجمہ الإمام علیؑ علیہ السلام من تاریخ دمشق: ۳ / ۶۳، مناقب أحمد بن حنبل لابن الجوزی: ۱۶۳، مناقب العشرة للنقشبندی: ۳۰ (مخطوط) مرقاة المفاتیح فی شرح مشکاة المصابیح: ۱۱ / ۳۳۵، المختار فی مناقب الأخیار: ۵ (مخطوط) التبانہ المدرس فی تحاف ذوي النجاة: ۱۴۳، ظلمات أبي رية: ۲۲۹، طبقات المالکية: ۲ / ۷۱، الأمر تسري فی أرجح المطالب: ۹۷، القبرواي في المدخل: ۲۵، شرح رسالة الحلبي: ۶۳، وسیلة النجاة: ۶۶، تفریح الاحیاب فی مناقب الآل و الأصحاب: ۳۴۹، منال الطالب فی مناقب علي بن أبي طالب: ۱۲۴ (مخطوط) و الشیخ أبو سعید الخادمی فی البریفة المحمدیة: ۱ / ۲۱۳. راجع إحقاق الحق: ۵ / ۱۲۲ و ج ۱۵ / ۶۹۴.

نجاشیؓ ان کے بارے میں کہتے ہیں: احمد بن علی بن حسن بن شاذان ابو العباس القمیؒ، شیعوں کے فقیہ اور بزرگ عالم دین تھے جنہیں آئمہ معصومینؑ کی شناخت میں بلند منزلت حاصل تھی۔ انہوں نے دو کتابیں تالیف کیں: زاد المعاد اور الامالی، ان کی اس کے علاوہ کوئی اور کتاب موجود نہیں۔ میں ان کی (دونوں) کتابوں کو ان کے بیٹے ابو الحسن سے نقل کرتا ہوں، خدا ان دونوں کو اپنی رحمت نصیب فرمائے۔

علامہ مقاتلؒ نجاشی کا قول نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں: ابن شاذان کے والد خوبی اور نیکی کے آخری درجہ پر ہیں<sup>۱</sup>۔

## اسناد

ابن شاذان کے اسناد کی فہرست کافی طویل ہے اور کتاب ہذا جو عربی زبان میں سید باقر موحد بطحی کی تحقیق کے ساتھ مدرسہ امام مہدیؑ قم سے چھپی ہے میں تقریباً ۷۰ کے قریب مشائخ کے نام ذکر کیے گئے ہیں۔ آپ کے اسناد میں شیعہ افراد کے ساتھ ساتھ اہل تسنن افراد کے نام بھی نظر آتے ہیں اور یہ بات آپ کی علم خوبی کا پتہ دیتی ہے اور خود اس حدیث کی عملی تفسیر ہے کہ حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے وہ اسے جہاں سے بھی ملے حاصل کر لے۔ طوالت کا خوف دامن گیر ہے لہذا ہم فقط چند نام ذکر کرنے پر اکتفاء کریں گے۔

- آپ کے والد؛ احمد بن علی بن حسن بن شاذان۔
- جعفر بن محمد بن قولویہ۔ (متوفی ۳۶۸ھ)۔
- حسین بن ہارون قاضی القضاہ۔
- محمد بن الحسن بن ولید قمی۔ (متوفی ۳۴۷ھ)۔
- ہارون بن موسیٰ تلکبری۔ (متوفی ۳۸۵ھ)۔
- شیخ صدوق محمد بن علی بن الحسین۔ (متوفی ۳۸۱ھ)۔

<sup>۱</sup> نجاشی، ص ۶۲، تنقیح المقال، ج ۱، ص ۷۱۔

- محمد بن عثمان بن عبد اللہ نصیبی.
- محمد بن سعید المعروف بہ دھقان.
- محمد بن محمد مرہ<sup>۱</sup>.

## شاگردان

آپ کے شاگردان میں سے چند نام قابل ذکر ہیں:

۱۔ ابوالفتح محمد کراہکی صاحب کتاب کنز الفوائد؛ بے شک وریب آپ مکتب تشیع کے ایک عظیم عالم ہیں۔ علم کلام، فقہ، حدیث اور دیگر کتب میں آپ کا ذکر خیر فروان ہے۔ شہید اول آپ کو علامہ کے عنوان سے یاد کرتے ہیں۔<sup>۲</sup> آپ کی سب سے مشہور کتاب کنز الفوائد ہے جو کلامی و حدیثی نچ کی حامل ہے۔ علامہ مجلسی<sup>۳</sup> راقم ہیں: جس کسی نے بھی علم کلام کے میدان میں قدم رکھا اُس نے اس کتاب سے استفادہ کیا ہے اور ان کی دوسری کتب بھی نہایت مفید ہیں۔<sup>۴</sup> اس کتاب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نے اسے لکھنے کے لیے دور دراز کی مسافرت جھیلی لیکن ان کا زیادہ تر قیام مصر کے شہر قاہرہ میں رہا۔ اہلسنت عالم یافعی کہتے ہیں: کراہکی اپنے زمانے میں شیعوں کے رئیس تھے اور ان کا انتقال ۴۴۹ ہجری میں ہوا۔<sup>۵</sup>

۲۔ احمد نجاشی صاحب الرجال؛ آپ کا سن ولادت ۳۷۲ ہجری ہے۔ آپ نے اصحاب آئمہ کی شناخت کے سلسلے میں بہت زحماتیں برداشت کیں جس کا صلہ یہ رہا کہ علم الرجال میں آپ کی آراء کو حجت مانا جاتا

<sup>۱</sup> ماہ منقبہ، ص ۳۸؛ روضات الجنات، ج ۶، ص ۱۸۲؛ منقبت، ص ۲۲، ۲۵، ۳۵ و ۸۵؛ ریحانہ الادب، ج ۸، ص ۶۲۔

<sup>۲</sup> فوائد الرضویہ، ص ۵۷۰؛ الکنی و الالقاب، ج ۳، ص ۸۸؛ امل الامل، ج ۲، ص ۲۸۲ و روضات الجنات، ج ۶، ص ۲۰۹۔

<sup>۳</sup> بحار الانوار، ج ۱، ص ۳۵۔

<sup>۴</sup> روضات الجنات، ج ۶، ص ۲۱۰ و الکنی و الالقاب، ج ۳، ص ۸۹۔

- ہے۔ آپ کی وفات سن ۵۴۵ ہجری میں واقع ہوئی۔<sup>۱</sup>  
 ۳۔ ابوطالب زینبی، حسین بن محمد بن علی (متوفی: ۵۱۲ھ)  
 ۴۔ احمد بن محمد بکری حنفی المعروف بہ الخطب خوارزم (متوفی: ۵۲۸ھ)<sup>۲</sup>  
 آخری دو افراد علمائے اہلسنت میں سے ہیں۔

### ابن شاذان علماء کی نظر میں

- ابن شاذان اپنے بلند مرتبہ علمی کی وجہ سے علمائے تشیع کے یہاں مستحق تعریف و ستائش رہے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کے بارے میں چند علمائے امامیہ کی آراء نقل کر رہے ہیں۔
- ۱۔ شیخ حرعالمی: ابن شاذان فقی بلند مرتبہ عالم تھے جو شیخ صدوق سے روایت کرتے ہیں۔<sup>۳</sup>  
 ۲۔ محمد باقر خوانساری، صاحب روضات الجنات: بلند پایہ عالم اور با شخصیت شیعہ تھے۔<sup>۴</sup>  
 ۳۔ مرزا حسین نوری: ابن شاذان فقی ایک برجستہ عالم اور ابن قولویہ صاحب کامل الزیارات کی بہن کے لڑکے تھے۔<sup>۵</sup>
- ۴۔ محدث محمد عباس قمی: ابن شاذان شیعوں کے مشہور فقہاء میں سے تھے۔ آپ موثق روزگار شخصیت تھے۔<sup>۶</sup>
- ۵۔ علامہ مرقاتی: بلاشک وریب ابن شاذان ایک توانا فقیہ اور مشہور عالم دین تھے۔<sup>۷</sup>

<sup>۱</sup> الکنی و الالقاب، ج ۳، ص ۱۹۹؛ فوائد الرضویہ، ص ۱۹.

<sup>۲</sup> مقدمہ کتاب مأہ منقبہ، ص ۵، با تحقیق نبیل رضا علوان و لسان المیزان ابن حجر، ج ۵، ص ۶۲.

<sup>۳</sup> امل الامل، ج ۲، ص ۲۴۱.

<sup>۴</sup> روضات الجنات، ج ۶، ص ۱۷۹.

<sup>۵</sup> مستدرک الوسائل، ج ۳، ص ۵۰۰.

<sup>۶</sup> الکنی و الالقاب، ج ۱، ص ۳۱۳.

<sup>۷</sup> تنقیح المقال، ج ۲، ص ۷۳.

۶۔ سید محسن الآمینؒ: ابن شاذان شیخ طوسیؒ کے اساتید میں سے ہیں۔ آپ عظیم فقیہ، صاحب تالیفات اور بزرگان اجازہ میں سے ہیں۔<sup>۱</sup>  
 ۷۔ شیخ آقائے بزرگ طہرائیؒ: صاحب کتاب مناقب ابن شاذان قمی جو حدیث میں کراہکی کے استاد تھے۔

۸۔ لفتح محمد کراہکیؒ: اگر یہ کہا جائے کہ ابن شاذان قمی کی سب سے بڑھ کر تعریف خود ان کے شاگرد کراہکی نے کی ہے تو یہ بے جا نہ ہوگا کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب کنز الفوائد میں انہیں تین مقامات پر استاد فقیہ کے عنوان سے یاد کیا ہے جو خود ان کے فتاویٰ اور علم حدیث میں تبحر پر دلیل ہے۔<sup>۲</sup>

### تالیفات

- ۱۔ ابن شاذان قمیؒ کی سب سے مشہور کتاب کتاب ہذا ہی ہے۔ اسے مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے من جملہ: مایہ منقبا اور مناقب امیر المؤمنینؑ۔ اس کے حوالے سے ہم عنقریب کچھ تفصیل پیش کریں گے۔
- ۲۔ ایضاح دفائن النواصب۔
- ۳۔ بستان الکرام۔
- ۴۔ رد الشمس لعلی امیر المؤمنین (ع)
- ۵۔ ایک کتاب جس میں خانہ کعبہ کے اندر امیر المؤمنینؑ کا رسول اللہ ﷺ کے دوش مبارک پر چڑھ کر بتوں کو گرانے کی خبر کا اثبات کیا گیا ہے۔<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> اعیان الشیعہ، ج ۹، ص ۱۰۱۔

<sup>۲</sup> کنز الفوائد، ج ۱ و ۲۔

<sup>۳</sup> الذریعہ، ج ۲۲، ص ۳۱۶ و ج ۲، ص ۴۹۵؛ رجحانہ الادب، ج ۸، ص ۶۲ و روضات الجنات، ج ۸، ص ۶۲۔

## وفات حسرت آیات

کرا بجلی<sup>۱</sup> کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۴۱۲ھ تک ابن شاذان قتی زندہ تھے۔ لیکن اس بارے میں کہ ان کی وفات کس سن اور تاریخ کو واقع ہوئی اور ان کی مرقد کہاں ہے فی الحال کسی قسم کی کوئی معلومات ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ خدا ان کی روح کو شادا اور امیر المؤمنین<sup>۲</sup> و آئمہ اطہار کے ساتھ محشور فرمائے۔ آمین۔

## کتاب ہذا پر ایک نظر

بعض افراد نے ایضاح الدفائن النواسب اور ماہ منقہ کو ایک ہی کتاب شمار کیا ہے لیکن حقیقت اس کے خلاف ہے جیسا کہ علامہ بزرگ طہرائی<sup>۳</sup> نے صراحت فرمائی ہے کہ ایضاح ایک دوسری کتاب ہے جو مخالفین آئمہ و اہل تشیع کے رد میں لکھی گئی تھی۔

## مایہ متقبیر علماء کا اعتماد

کتاب ہذا کتب روائی میں ایک اہم منبع شمار کی جاتی ہے اور شیعہ سنی جید علماء نے اس کتاب پر اعتماد کرتے ہوئے اس سے احادیث نقل کی ہیں۔ من جملہ: کرا بجلی کہتے ہیں: میں نے اس کتاب کو اپنے استاد سے ۴۱۲ھ میں مسجد الحرام میں نقل کیا، انہوں نے یہ پوری کتاب میرے لیے قرأت کی۔<sup>۱</sup> اس کے علاوہ کرا بجلی نے اپنی کتب الاستنصار، الابانۃ عن المائلۃ، کنز الفوائد اور التعریف بحقوق الوالدین میں اس کتاب سے احادیث نقل کی ہیں۔ علامہ مجلسی<sup>۲</sup> رقم ہیں: میں عالم بزرگ ابن شاذان قتی کی کتاب مناقب سے روایت کرتا ہوں۔<sup>۲</sup> شیخ حر عاملی<sup>۳</sup> فرماتے ہیں: یہ کتاب امیر المؤمنین<sup>۴</sup> کی سو مسببتوں اور فضائل پر مشتمل ہے جو میرے پاس بھی

<sup>۱</sup> روضات الجنات، ج ۶، ص ۱۸۱؛ ریحانہ الادب، ج ۸، ص ۶۲؛ الکنی و الالقاب، ج ۱، ص ۳۱۲ و الذریعہ، ج ۲۲، ص ۳۱۶۔

<sup>۲</sup> بحار الانوار، ج ۱، ص ۱۸۔

موجود ہے۔<sup>۱</sup> اس کے علاوہ شیخ طوسی نے اپنی کتاب امالی، سید ابن طاؤس نے اپنی کتاب الیقین، سید ہاشم بحرانی نے اپنی کتاب البرہان اور غایۃ المرام میں اور علامہ عبد الحسین امینی نے الغدیر میں اس کتاب سے احادیث نقل فرمائی ہیں۔

اہلسنت علماء میں سے الحافظ ابوالمؤید الموفق بن احمد المعروف بہ اخطب الخوارزمی نے اپنی دو کتب المناقب اور مقتل حسین میں، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی نے کفایۃ الطالب میں اور ابراہیم بن محمد الجوبینی نے اپنی کتاب فرائد السمعین میں اس کتاب سے احادیث نقل کی ہیں۔

### نسخہ ہائے خطی کتاب اور ان کی تحقیق

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس کتاب کی تحقیق کا کام سید باقر اطہری نے انجام دیا ہے، انہوں نے تحقیق کے لیے دو خطی نسخوں سے مدد لی ہے۔ پہلا نسخہ آیت اللہ مصطفیٰ خوانساری کے کتابخانے میں موجود ہے جو ان کے والد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس پر منگل ۹ رمضان سن ۱۳۲۸ھ کی تاریخ پڑی ہوئی ہے۔ محقق نے اسے اصلی نسخہ قرار دیا ہے۔ اور اس کا رمز '۲' ہے۔

دوسرا نسخہ آیت اللہ سید شہاب الدین مرعشی نجفی کے کتابخانے میں موجود ہے اور یہ نسخہ ان چار نسخوں میں سے ہے جن کا ذکر شیخ بزرگ طہرانی نے الذریعہ ج ۱۹، ص ۴ پر کیا ہے۔ اس کا رمز 'ب' ہے۔ اس کے علاوہ محقق نے علامہ عبدالرزاق مہرّم کے نسخے سے بھی استفادہ کیا ہے جو نجف اشرف میں زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے۔

علاوہ براین محقق نے اسناد اور متن کا تقابل ان کتب سے بھی کیا ہے جن میں اس کتاب سے براہ راست احادیث نقل کی گئی ہیں۔ اور یہ وہی کتب ہیں جن کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں جیسے کراچی کی کتاب، بحار، الیقین، مقتل و مناقب خوارزمی، تفسیر البرہان، غایۃ المرام، فرائد السمعین وغیرہ۔

<sup>۱</sup> امل الامل، ج ۲، ص ۶۲۔

محقق نے بہت ہی دقت کے ساتھ ایک ایک لفظ و حرف کے اختلاف کو حاشیے میں قلم بند کیا ہے۔ لیکن کیونکہ اردو زبان قارئین کی طبیعت کے بوجھل ہو جانے کا خوف لاحق تھا لہذا ہم نے فقط اس مقام پر اختلاف نقل کیا ہے جہاں ضروری سمجھا۔ اس کے علاوہ محقق نے کئی مقامات پر احادیث کی کئی کئی صفحات پر مشتمل تخریج کی ذمہ داری بھی سرانجام دی ہے اور ہم نے اسے اسی طرح حاشیے میں برقرار رکھا ہے تاکہ شائقین اس سے مستفید ہو سکیں۔ البتہ ہم نے محقق کے حاشیے کو اردو زبان میں ترجمہ نہیں کیا، کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ خواص سے متعلق ہے اور خواص عربی زبان سے واقفیت رکھتے ہیں۔ لہذا ہم نے عربی زبان کے حاشیے کو جوں کا توں لکھ دیا ہے۔ ساتھ ہی قارئین کی سہولت کے لیے احادیث پر ان کے مطلب و مفہوم کے اعتبار سے عناوین کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔

کمترین خدا کی بارگاہ میں اس حقیر سی کاوش کو سند قبولیت سے نوازے جانے کا متمنی ہے اور قارئین سے بھی التماس کرتا ہے کہ وہ اس غرق بحر معاصی کے لیے دعا فرمائیں کہ خدا سے رزق توفیق سے نوازتا رہے اور اس کا قلم نشرِ علوم و فضائل الہییت کے سلسلے میں یونہی رواں دواں رہے۔ آمین یارب العالمین۔

بندۂ تقلید؛

سید سبطین علی نقوی امرہوی

## مقدمه مؤلف

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الأول في ديموميته؛ الآخر في أزلتيه؛ العدل في قضيته؛ الرحيم (في ربوبيته)؛ الواحد في ملكه و برهانه؛ الفرد في صمديته و سلطانه؛ العلي في دنوه القريب في علوه؛ حمد من يعلم أن الحمد فريضة و تركه خطيئة. و أومن به إيمان من علم أنه رهين بعمله، و ميت دون أمه، و أتوكل عليه توكل من رد الحول و القوة إليه. و أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة نجيا بما ما أبقانا و ندخرها لشدائد ما يلقانا. و أشهد أن محمدا عبده و رسوله بشير الرحمة و مصباح الأمة و المنقذ من الجهالة و العمى و الضلالة و الردى صلى الله عليه و آله صلاة لا يحصى لها عدد [و لا ينفد منها أبد] و لا يتقدمها أمد و لا يأتي بمثلها أحد. قال الشيخ الفقيه أبو الحسن محمد بن أحمد بن علي بن الحسن بن شاذان (رحمه الله)

أما بعد فقد جمعت لك أيها الشيخ أطال الله بقاءك ما التمسست و فيه رغبت من فضائل أمير المؤمنين [و قائد الغر المحجلين أسد الله الغالب] علي بن أبي طالب و الأئمة من ولده صلوات الله عليهم من طريق العامة و هي مائة منقبة و فضيلة فتمسك بها راشدا و عها حافظا و عمدت الإيجاز و قصدت الاختصار لئلا تمل منه و تضجر وفقنا الله تعالى لإصابة الحق [و الصواب] و لا حرمننا الخير و جزيل الثواب.

## ترجمه مقدمه مؤلف

تمام حمد اس اللہ کے لیے جو اپنے قدیم ہونے میں یکتا، اپنی ازلیت میں دائم، اپنی قضاوت میں عادل، اپنی ربوبیت میں رحیم، اپنے ملک و برهان میں واحد، اپنی صمدیت و سلطنت میں فرد، اپنی نزدیکی میں بلند اور اپنے

علو میں قریب ہے؛ (خدا کی حمد کرتا ہے وہ) جو جانتا ہے کہ حمد کرنا فرض اور اسے ترک کرنا جرم ہے۔ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں؛ اس شخص کا سا ایمان جو یہ جانتا ہے کہ عمل اس کے پاس رہن کے طور پر رکھا گیا ہے، اور جو بنا امید کے مر جائے، میں اس پر توکل کرتا ہوں؛ ایسے شخص کا توکل جو اسے چارہ گری اور توانائی بخش دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اس کا کوئی شریک نہیں؛ ایسی گواہی کہ میں جب تک زندہ رہوں اسی گواہی کے ساتھ زندہ رہوں؛ اور اسے مؤخر کروں مشکلات کے لیے جب ان سے ملاقات ہو۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کا بندہ اور رسول ہے، رحمت کی خوشخبری دینے والا، چراغ امت؛ اور جہالت و سرگرداگی و ضلالت سے نجات دینے والا ہے؛ ان پر اور ان کے خاندان پر خدا کی رحمت ہو! ایسا درود جس کی تعداد شمار سے تجاوز کر جائے، ایسا درود جس کا اختتام سے کبھی معاملہ نہ ہو اور کسی نے بھی ان پر آج تک ایسا درود بھیجا نہ ہو۔

شیخ، عالم نابغہ ابوالحسن محمد بن احمد بن علی بن حسن بن شاذان (کہ خدا ان پر رحمت نازل کرے) کہتا ہے: اما بعد؛ اے علم خواہ! کہ خدا تمہیں پابندہ رکھے! تم نے مجھ سے جس چیز کی درخواست کی تھی اور جو تم چاہتے تھے کہ میں تمہارے لیے یہ جمع کروں؛ تو میں نے بھی امیر المؤمنینؑ، جو نورانی پیشانی والوں کے امام، اسد اللہ غالب، علی بن ابی طالب ہیں اور ان کی اولاد سے پاکیزہ آئمہ کے فضائل میں اہل تسنن کے طرق سے سو منقبتیں اور فضیلتیں جمع کیں۔ سو توشد کے ساتھ اس سے متمسک ہو اور رغبت و نگہداری کر اور اس لیے کہ تیری طبیعت بوجھل نہ ہو میں نے اختصار سے کام لیا ہے۔ خدا ہمیں حقیقت مدار اور سچائی کی طرف سرعت سے بڑھنے کی توفیق عنایت اور نیکیوں اور کثیر ثواب سے محروم نہ فرمائے۔

۱ اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی شخص نے ابن شاذان سے اس کتاب کے لکھنے کی فرمائش کی تھی۔

## (۱)

جو ہمارے پہلے کے لیے وہی ہمارے آخری کے لیے

مَا حَدَّثَنِي بِهَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَخْتَوَيْهِ رَحِمَهُ اللَّهُ بِالْكُوفَةِ فِي سَنَةِ أَرْبَعٍ وَ سَبْعِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَيْسَى بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَايَةُ عَنْ حَبَّةِ الْعُرَيْنِيِّ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: «أَنَا سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَ الْأَخِيرِينَ وَ أَنْتَ يَا عَلِيُّ سَيِّدُ الْخَلَائِقِ بَعْدِي وَ أَوْلَاؤُنَا كَأَجْرِنَا وَ آخِرُنَا كَأَوْلَانَا»<sup>۱</sup>.

رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنینؑ سے ارشاد فرمایا: میں اولین و آخرین کا سردار ہوں؛ اور اے علیؑ تم میرے بعد سید الخلائق ہو؛ ہم (جہادہ معصومین) میں سے پہلا فرد (صفات و کردار اور رتبے و مقام کے لحاظ سے) ہمارے آخری فرد جیسا ہے اور ہمارا آخری ہم میں سے پہلے فرد کی مانند ہے۔ (یعنی صفات و کردار کے اعتبار سے ہم چودہ کے چودہ ایک سے ہیں اور ہم میں کوئی فرق نہیں)۔

<sup>۱</sup> عنه البحار: ۲۵ / ۳۶۰، ح ۱۷، و غاية المرام ص ۴۵۰ ح ۱۴، و ص ۶۲۰ ح ۱۷ قول: سند هذه المنقبة متحد مع سند المنقبة- ۶۴-، و فيها: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ مِهْرَانَ، بدل: «أبو بكر محمد بن أحمد بن عيسى بن مهران» فراجع.

(٢)

اگر میں کسی کو علیؑ سے بہتر پاتا ہوں۔۔۔۔۔!

حَدَّثَنِي أَبُو زَكْرِيَّا طَلْحَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّرَّامُ قَدِيمَ عَلَيْنَا الْكُوفَةَ حَاجًّا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاذٍ شَاهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَرَاقَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ الْقَتَادُ قَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمُ بْنُ بِشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحُجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ نَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَفْضَلُ خَلْقِ اللَّهِ تَعَالَى غَيْرِي وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ سَيِّدِ اشْبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا<sup>١</sup> وَ إِنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ<sup>٢</sup> وَ إِنَّ عَلِيًّا خَطْبَتِي<sup>٣</sup> وَ لَوْ وَجَدْتُ لِفَاطِمَةَ خَيْرًا مِنْ عَلِيٍّ لَمْ أَرْوِجْهَا مِنْهُ<sup>٤</sup>.

<sup>١</sup> استقصينا جميع مصادر الرواية في صحيفة الرضا عليه السلام ح ١٠٣.

<sup>٢</sup> روى هذا الحديث بعدة طرق و أسانيد عن عدة من الأئمة عليهم السلام و الصحابة نذكر منهم: الإمام علي عليه السلام روى الحديث عنه: الصدوق في الخصال: ٢٠٦ ح ٢٥ في حديث، عنه البحار: ٤٣ / ٢٦ ح ٢٤ و أخرجه ابن شهر اشوب في المناقب: ٣ / ١٠٤ عن كتاب أبي بكر الشيرازي بإسناده عن مقاتل عن محمد بن الحنفية، عن أبيه عليه السلام، عنه البحار: ٤٣ / ٣٦. الإمام الصادق عليه السلام روى الحديث عنه: الصدوق في معاني الأخبار: ١٠٧ ح ١ بإسناده الى المفضل بن عمر عنه البحار: ٤٣ / ٢٦ ح ٢٥.

سيدة نساء العالمين فاطمة عليها السلام أخرج الحديث عنها: القندوزي في ينابيع المودة: ٢٦٠. عبد الله بن عباس روى الحديث عنه: الصدوق في الأمالي: ٢٤٥ ح ١٢ و ٣٩٣ ح ٨ بطريقتين عنه البحار: ٤٣ / ٢٤ ح ٢٠ و العوالم ١١ / ٤٤. و رواه الدلمي في الفردوس، عنه البحار: ٤٣ / ٧٦، و السيوطي في تاريخ الخلفاء: ١١٤. و أورد ابن أبي الحديد في شرح نوح البلاغة: ٢ / ٤٥٧ مرسلًا. - أبو سعيد الخدری روى الحديث عنه: الدلمي في الفردوس، عنه البحار: ٤٣ / ٨٦. جابر بن سمرة أخرج الحديث عنه ابن شهر اشوب في المناقب ٣ /

١٠٥ نقلا من كتاب حلية الأولياء و كتاب الشيرازي باسنادهما الى عمران بن حصين و جابر بن سمرة عنه البحار: ٤٣ / ٣٧ ح ٤٠. عمران بن حصين روى الحديث عنه: أبو نعيم الأصفهاني في حلية الأولياء: ٤٢ / ٢، و الخوارزمي في مقتل الحسين: ١ / ٧٩. و الطحاوي في مشكل الآثار: ١ / ٤٨، و ابن الأثير الجزري في المختار من مناقب الأختيار: ٥٦ بطريقتين. و محب الدين الطبري في ذخائر العقبين: ٤٣، و أبو الحسن يوسف بن موسى الحنفي في كتاب المعتصر من المختصر ٢ / ٢٤٧، و الذهبي في تاريخ الإسلام: ٢ / ٩١. و الزرندي في نظم درر السمطين: ١٧٩، و باكثير الحضرمي في وسيلة المال: ٨٠ بطريقتين، و أبو بكر الحضرمي في رشفة الصادي: ٢٢٦، و السيوطي في الثغور الباسمة في مناقب سيدتنا فاطمة: ١٤، و القندوزي في ينابيع المودة: ١٩٨، و عمر رضا كحالة في أعلام النساء: ٣ / ١٢١٥، و أمين بن محمود المصري في فتح الملك المعبود: ٤ / ٨. و ولي الله اللكهنوي في مرآة المؤمن في مناقب أهل بيت سيد المرسلين: ١٨٣، و عبد القادر الشافعي السندي في تقريب المرام في شرح تهذيب الأحكام: ٣٣٢. و رواد ابن عبد البر في الإستيعاب: ٤ / ٣٨٥، عنه زين الدين أبو الفضل في طرح التثريب: ١ / ١٤٩، و العسقلاني في الإصابة: ٤ / ٣٧٨، و أحمد زيني دحلان الشافعي في السيرة النبوية: ٢ / ٦ (المطبوع بمأمش السيرة الحلبية)، و حسن الحمزاوي المالكي في مشارق الأنوار: ١٠٥، و النهاني في الشرف المؤبد: ٥٤، و توفيق أبو علم في أهل البيت: ١٢٨، و أورده مسرلا في ص ١٣٣ - ١٧٦. - عائشة روى الحديث عنها: الحافظ أبو داود الطيالسي في المسند: ١٩٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى: ٨ / ٢٦، و النسائي في الخصائص: ١١٩، و الحاكم النيسابوري في المستدرک: ٣ / ١٥٦. و أخرجه النهاني البيروتي في جواهر البحار: ١ / ٣٦٠، و السيوطي في الخصائص: ٢ / ١٨، و في الجامع الكبير: ٧ / ٧٣٤) المطبوع في هامش جامع الأحاديث) و المتقى الهندي في كنز العمال: ٥ / ٩٧ ج ١٣ / ٩٥، و القلندر الهندي في الروض الأزهري: ١٠٣، و الزبيدي الحنفي في تحاف السادة المتقين: ٦ / ٢٤٤. و رواد أبو نعيم في حلية الأولياء: ٢ / ٣٩ بثمانية طرق عن عائشة، و الخوارزمي في مقتل الحسين: ١ / ٥٤، و البغوي في مصابيح السنة: ٢ / ٢٠٤، و ابن الأثير الجزري في أسد الغابة: ٥ / ٥٢٢، و الذهبي في تاريخ الإسلام: ٢ / ٩٤، و العسقلاني في الإصابة: ٤ / ٣٧٨، و ابن عبد البر في الإستيعاب: ٤ / ٣٧٥، و البدخشي في مفتاح النجا: ١٢ (مخطوط). و أخرجه النقشبندی في صلح الاخوان: ١١٦ عن صحيح مسلم. و أخرجه الزبيدي الحنفي في تحاف السادة المتقين: ٧ / ١٨٤ عن صحيح البخاري و مسلم. أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في عوالم فاطمة عليها السلام: ١١ / ٤٤ - ٥١، و احقاق الحق: ١٠ / ٢٧ - ٤١ ج ١٩ / ١٨ - ٢٢.

<sup>١</sup> في نسخة «ب»: حبيبي، و في المطبوع: خبرتي، و في خ ل: خطني، و في البحار: حنفي.

<sup>٢</sup> عنه البحار: ٢٥ / ٣٦٠ ح ١٨. أقول: سند هذه المنقبة متحد مع سند المنقبة- ٦٥.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک علی بن ابی طالب میرے علاوہ تمام خلق خدا سے افضل ہیں؛ اور حسن و حسین جو انانِ جنت کے سردار ہیں؛ اور ان کے والد ان سے برتر ہیں؛ اور فاطمہ جنت کی خواتین کی سردار ہیں؛ علی میرے حبیب (و محبوب) ہیں۔ (جنہوں نے مجھ سے فاطمہ کی خواستگاری کی) اگر میں فاطمہ کے لیے کسی اور کو علی سے بہتر پاتا تو فاطمہ کی شادی علی سے نہ کرتا۔

(۳)

### اسمائے پنجتن مشتق از اسمائے الہی

أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَتْوَكِّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْهَدَّادِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُوَيْزِقٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص مُهَيَّبِي الْحَسَنُ حَسَنًا لِأَنَّ لِلَّهِ قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ

۱ اس روایت میں رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین کے مقام کو امامین حسین سے برتر بتایا ہے؛ جبکہ اس سے قبل روایت میں فرمایا تھا کہ ہمارا پہلا اور آخری مساوی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ گزشتہ روایت میں ان کے مقام حجیت اور ولایت اور لوگوں کے لیے چہارہ معصومین کی اطاعت کے وجوب کا یکسر بیان مطلوب تھا۔ اور اس چیز میں کوئی تناقض نہیں کہ عین اس حال میں کہ یہ مذکورہ موارد میں ایک سا مقام رکھیں لیکن مقام رسول اللہ باقی آئمہ کے مقام سے برتر و بالا ہو یا امیر المومنین کا مقام ان کی نسل کے آنے والے باقی آئمہ سے افضل ہو۔ جیسا کہ قرآن کریم انبیاء کے مقام حجیت اور ان کی اطاعت کے وجوب کے باب میں ارشاد فرماتا ہے: لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ (بقرہ: ۲۸۵) خدا اپنے پیغمبروں کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھتا۔ لیکن ان کے درجہ بندی اور ایک دوسرے پر تفضیل کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: تِلْكَ الرُّسُلُ فَصَلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ (بقرہ: ۲۵۳) ہم نے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی۔

وَالْحُسَيْنُ مُشْتَقٌّ مِنَ الْإِحْسَانِ وَ عَلِيٌّ وَ الْحُسَيْنُ السَّمَانِ [مُشْتَقَّانِ] مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَ الْحُسَيْنُ تَصْغِيرُ الْحُسَيْنِ ۱

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام حسنؓ کا نام حسن رکھا گیا (یعنی نیکو کار)؛ کیونکہ خدا کے احسان کی وجہ سے زمین و آسمان قائم ہیں اور حسن احسان سے مشتق ہے؛ علیؓ اور حسنؓ خدا کے اسماء سے مشتق شدہ نام ہیں اور حسینؓ حسن کی تصغیر ہے۔<sup>۲</sup>

(۴)

## امام حسینؓ باب جنت ہیں۔۔!

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ [بْنِ] الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاضِي عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَمْتَةُ بِنْتُ أَحْمَدَ بْنِ ذَهَلِ بْنِ سَلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَيْمَانَ بْنِ مَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص بِي أَذْهَرُكُمْ وَ بَعْلَجِي بِنِ أَبِي طَالِبٍ ع

<sup>۱</sup> عنہ: مدينة المعاجز: ۲۰۲ ح ۴، و ص ۲۳۷ ح ۸، و حلية الابرار: ۱/ ۴۹۹. و أخرجه في البحار: ۴۳ / ۲۵۲ ذ ح ۳۰، و العوالم ۱۶- عوالم الامام الحسن عليه السلام: - ۲۵ ذ ح ۵ عن مناقب ابن شهر اشوب: ۱۶۶ / ۳.

<sup>۲</sup> تصغیر یعنی ایک اسم سے دوسرا اسم بنانا اس صورت میں کہ دوسرا اسم کسی چیز کے چھوٹا ہونے پر دلالت کرے۔ اردو اور فارسی زبان میں بھی اسمائے مصغرا اور تصغیر کا عمل موجود ہے۔ مثلاً اردو میں اگر کسی اسم کا مصغر بنانا ہو تو اس کے آگے ہ یا چ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے: چچ سے چچو اور دیگ سے دیگی وغیرہ البتہ اردو میں یہ قانون ہر اسم پر جاری نہیں کیا جاسکتا بلکہ یہ سماعی ہے۔ اس صورت میں حسن کے معنی نیکو کار اور حسین کے معنی چھوٹا نیکو کار ہو گئے۔ البتہ حسن کے معنی خوبصورت اور نیک کے بھی ہوتے ہیں؛ لیکن اس حدیث میں وہی معنی مورد نظر ہیں جو پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔

اَهْتَدَيْتُمْ وَفَرَأْتُمْ أَنَّمَا أُنْتُمْ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۚ وَ بِالْحَسَنِ أَعْطَيْتُمُ الْإِحْسَانَ وَ بِالْحَسَنِ تَسْمَعُونَ وَ بِهِ تَشْفِقُونَ ۗ أَلَا وَ إِنَّ الْحَسِينَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَاهُ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۗ<sup>۱</sup>

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں میرے ذریعے سے ڈرایا گیا اور علی بن ابی طالبؑ کے ذریعے ہدایت بخشی گئی۔ اس کے بعد آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اِنَّمَا اَنْتُمْ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ بے شک اے رسول آپ ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے کوئی نہ کوئی ہدایت کرنے والا ہے۔ (اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا) تم پر حسنؑ کے ذریعے سے احسان کیا گیا اور تم حسینؑ کے وجود کی وجہ سے سعادت مندی شافی بنو گے۔ آگاہ ہو جاؤ! حسینؑ جنت کے دروازوں میں سے ایک در ہے؛ جو کوئی بھی اس سے عداوت رکھے گا خدا نے اس پر جنت کی بوتل حرام کر دی ہے۔

(۵)

### کارہائے ائمہ معصومینؑ در روز قیامت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْقُضَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ وَ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص أَنَا وَ اِرْدُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ وَ اَنْتُمْ يَا عَلِيُّ السَّائِي

<sup>۱</sup> من مقتل الخوارزمي. ترجم له في رجال النجاشي: ۶۷ و رجال السيد الخوئي: ۲ / ۳۰۲ رقم ۸۹۵ و النابس في اعلام القرن الخامس: ۲۵، و لسان الميزان: ۱ / ۲۸۸ رقم ۷۵۲ و جامع الرواة: ۱ / ۶۹، ياتي ذكره في المنقبة ۲۵ و ۹۳.

<sup>۲</sup> الرعد: ۷.

<sup>۳</sup> عنه البحار: ۳۵ / ۴۰۵ ح ۲۸ و غاية المرام ص ۲۳۵ ح ۶ و البرهان: ۲ / ۲۸۱ ح ۱۸. و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين ۱ / ۱۴۵ بإسناده الى ابن شاذان.

وَالْحَسَنُ الدَّائِدُ وَالْحُسَيْنُ الْأَمْرُ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَارِضُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاشِرُ وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّائِقُ وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ مُحْصِي الْحَجَبِيِّنَ وَالْمُبْعِضِينَ وَقَامِعُ الْفِتْنَانِ وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى هَزْرِيْنُ الْمُؤَمِّنِينَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مُنْبِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي دَرَجَاتِهِمْ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَطِيبُ شَبْعِيَّةِ وَمُرَوِّجُهُمُ الْحَوْرَى [الْعَيْنُ] وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَسْتَضِيئُونَ بِهِ وَالْقَائِمُ شَفِيعُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَيْثُ لَا يَأْذُنُ اللَّهُ إِلَّا لِمَنْ يَشَاءُ وَ يَرْضَى<sup>۲</sup>.

امیر المؤمنین رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: حوض کوثر پر میں (محمد ﷺ) تمہارا رہبر ہوں، اور اے علی! تم اس حوض کے ساتی ہو، حسن اس حوض سے دشمنوں کو دور بھگانے والے، حسین حکم دینے والے، امام سجاد پیشرو، امام باقر باٹنے والے، امام صادق دوسروں سے پہلے دشمنوں پر حملہ کرنے والے، امام موسی کاظم دوسنتوں اور دشمنوں کو گننے والے اور منافقوں کی سرکوبی کرنے والے، امام رضا مومنین کو مزین کرنے والے، امام تقی جنتیوں کو جنت میں ان کے مکان دینے والے، امام تقی شیعوں کا حوروں سے نکاح کروانے والے، امام حسن عسکری جنتیوں کو اپنے نور سے منور کرنے والے کہ اہل بہشت ان کے نور سے استفادہ کریں گے، اور امام مہدی روز قیامت ان کی شفاعت کرنے والے ہونگے؛ یہ وہ روز ہوگا جس دن خدا کسی کو شفاعت کی اجازت نہیں دے گا مگر جس کے لیے وہ خود چاہے اور اس کی شفاعت سے راضی ہو۔

<sup>۱</sup> فی نسختی الأصل: و الھادی، و فی البحار: و الھادی المھدی، و فی المقتل: و المھدی.

<sup>۲</sup> رواه بالاسناد عنه الخوارزمي في مقتل الحسين: ۱/ ۹۴، عنه الطوائف ص ۱۷۳ ح ۲۷۱ و الصراط المستقيم: ۲/ ۱۵۰، و حلیة الابرار: ۲/ ۷۲۱ ح ۱۳۰، و غایة المرام ص ۳۵ ح ۲۲ و ص ۶۹۲ ح ۰۲ و رواه الحموی فی فرائد السمطين: ۲/ ۳۲۱ ح ۵۷۲ بإسناده الی الخوارزمي، عنه غایة المرام ص ۱۹۵ ح ۰۴۳ و آورد ابن شهر اشوب فی المناقب: ۱/ ۲۵۱ عن الحارث بن سعید بن قیس عن علی علیه السلام و عن جابر کلھما عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ، عنه البحار: ۳۶/ ۲۷۰ ضمن ح ۹۱ و عن الطوائف. و أخرجه فی الإنصاف: ۱۴ عن الطوائف.

(۶)

## منجیان امت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ وَهْبٍ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَبِيصَةَ شُرَيْحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع: يَا عَلِيُّ أَنَا نَذِيرُ أُمَّتِي وَأَنْتَ هَادِيهَا وَالْحَسَنُ قَائِدُهَا وَالْحُسَيْنُ سَائِقُهَا وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ جَامِعُهَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَارِضُهَا وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَاتِبُهَا وَهُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ مُحْصِيهَا وَعَلِيُّ بْنُ مُوسَى مُعَذِّبُهَا وَمُنْجِيهَا وَطَارِدُ مُبْغِضِيهَا وَمُدْنِي مُؤْمِنِيهَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَائِمُهَا وَسَائِقُهَا وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سَائِرُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ جَامِعُهَا وَمُنْجِيهَا وَأَنْتَ عَارِضُهَا وَمُعْطِيهَا وَالْقَائِمُ الْخَلْفُ سَائِقُهَا وَمُنَاشِدُهَا ۱ فِي ذَلِكَ آيَاتٍ لِلْمُسْتَوْصِيَيْنِ ۲ يَا عَبْدَ اللَّهِ ۳.

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! اس امت کا نذیر میں ہوں، اور تم اس کے ہادی ہو؛ حسنؑ اس کے قائد؛ حسینؑ اس کا تعقب کرنے والے؛ امام سجادؑ اسے اکھاڑنے والے؛ امام باقرؑ اس کے عارف؛ امام صادقؑ اس کے کاتب؛ امام موسیٰ کاظمؑ اس کے محاسب؛ امام رضاؑ اس کے رہبر و نجات

<sup>۱</sup> فی نسخة «ب» و البحار و المطبوع: ساہرا.

<sup>۲</sup> فی نسخة «ا» و المطبوع: نادبھا، و فی البحار: نادبھا.

<sup>۳</sup> الحجر: ۷۵.

<sup>۴</sup> أخرجه فی البحار: ۳۶ / ۲۸۰ ضمن ح ۹۱ عن مناقب ابن شهر اشوب: ۱ / ۲۵۱ عن عبد ابن محمد البغوی بإسناده المذكور الی ابن عمر، و فی ذیلہ قال: و قد روی ذلك جماعة عن جابر بن عبد الله، عن النبي صلى الله عليه و آله، و أخرجه فی اثبات الهداة: ۳ / ۲۲۲ عن الصراط المستقیم: ۲ / ۱۵۰ عن البغوی. و قال صاحب الاثبات: أسنده ابن خلیل الی ابن عمر بأربعة و ثلاثین طریقاً.

دھندہ اور مومنین کو آگے لانے والے اور دشمنوں کو دور کرنے والے، امام تقیؑ اس کے قائد اور پیشرو؛ امام تقیؑ اس کے ساتر اور عالم؛ امام حسن عسکریؑ اس کے منادی اور بخش سے نوازنے والے اور امام مہدیؑ اس کے ساتی اور خواستار و طلب کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّمَنْتَوَسَّعِيْنَ (یہ جو میں نے کہا ہے) اس میں صاحبان عقل کے لیے نشانیاں ہیں۔ اے عبداللہ!

(۷)

ہم خدا کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام کرنے والے ہیں۔۔۔!

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ دَعَاهُنَّ فَأَجَبَتْهُ فَعَرَضَ عَلَيْهِنَّ مُبَوَّئِي وَوَلَايَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَبِلَتْهَا ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَفَوَّضَ إِلَيْنَا أَمْرَ الدِّينِ فَالْسَّعِيدُ مَنْ سَعِدَ بِنَا وَ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ بِنَا نَحْنُ الْمُحِلُّونَ لِلْحَلَالِ وَالْمُحَرِّمُونَ لِلْحَرَامِ<sup>۲</sup>.

<sup>۱</sup> قال عنه تلميذه: أبو الفرج المعافى بن زكريا النهرواني - الاتى ذكره في المنقبه الثامنة:- « علامة وقته و امام عصره و فقيه زمانه ولد بأمل سنة أربع و عشرين و مائتين و مات في شوال سنة عشر و ثلثمائه، و له سبع و ثمانون سنة، أخذ الحديث عن الشيخ الفضلاء» و عد منهم هناد بن السرى، و الطبري هذا ليس أبو جعفر محمد بن جرير بن رستم الطبري الشيعي صاحب كتاب « دلائل الإمامة » و « المسترشد في امامة علي بن أبي طالب عليه السلام ». تجد ترجمته في فهرست ابن النسم ص ۲۹۱ - ۲۹۲، و الكنى و الألقاب: ۱ / ۲۳۳.

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۲۰۸ ح ۰۹. و رواه الخوارزمي في المناقب: ۷۹، و في مقتل الحسين: ۱ / ۴۶ بإسناده الى ابن شاذان، عنه المختصر: ۹۷، و كشف الغمة: ۱ / ۲۹۱، و مصباح الأنوار: ۶۴ (مخطوط) و أخرجه في البحار

جابر بن عبد اللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب خدا نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا تو اس نے انہیں آواز دی، ان سب نے جواب دیا، (تو) خدا نے ان کے سامنے میری نبوت اور علیؑ کی ولایت پیش کی، انہوں نے اطاعت کرتے ہوئے اسے قبول کیا۔ اس کے بعد خدا نے دوسری مخلوقات کو خلق کیا اور ان کے امور دین ہمارے سپرد کیے، پس سعادت مند وہ ہے جو ہمارے ہاتھوں سعادت تک پہنچے اور شقی و بد بخت وہ ہے جو ہماری عدم اطاعت و دشمنی کی وجہ سے رو سیاہ ہو۔ فقط ہم ہی ہیں جو خدا کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام کرنے والے ہیں۔

(۸)

## آسمانی سیب

حَدَّثَنِي الْقَاضِي الْمَعَاذِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَرِيزِ الْبَغَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ<sup>۲</sup> قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقُصْبِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ

۲۸۴ / ۲۷ ح ۸ عن المختصر، و أخرجه في البحار: ۱۷ / ۱۳ ح ۲۵ و ج ۲۵ / ۳۳۹ ح ۲۰ عن كشف العمّة.

<sup>۱</sup> أبو الفرج ابن طرار المعافى بن زكريا بن يحيى - ولد سنة ۳۰۳ هـ في النهروان و توفي بها سنة ۳۹۰ هـ - ولي القضاء ببغداد، و يقال له «الجزيري» لانه كان على مذهب ابن جرير الطبري المتقدم ذكره. و هو من مشايخ أبو القاسم علي بن محمد الخزاز القمي الرازي صاحب كتاب «كفاية الاثر». ترجم في وفيات الأعيان: ۲ / ۱۰۰، البداية و النهاية: ۱۱ / ۳۲۸، الكامل لابن الأثير: ۹ / ۵۷، فهرست ابن النديم: ۲۹۲ و الاعلام للزرگلي: ۸ / ۱۶۹.

<sup>۲</sup> في الأصل و المنقبة «۳۵»: الجمال، و في المنقبة «۶۴»: الجمال بالحميم، و ما أئنتناه في المتن من المقتل و كتب الرجال، و هو يحيى بن عبد الحميد بن عبد الرحمان الحماني الكوفي أبو زكريا، أول من صنف المسند في الكوفة، ترجم له في تذكرة الحفاظ: ۲ / ۱۰، تهذيب التهذيب: ۱۱ / ۲۴۳، تقريب التهذيب: ۲ / ۳۵۲، تاريخ

جالساً بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَ دَاتِ يَوْمٍ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ إِذْ هَبَطَ جَبْرَائِيلُ عَ وَ مَعَهُ تَفَاحَةٌ فَحَيَّا بِهَا النَّبِيَّ صَ فَتَحَيَّا بِهَا النَّبِيَّ صَ وَ حَيَّا بِهَا عَلِيٌّ بَنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَحَيَّا بِهَا عَلِيٌّ وَ قَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَ فَتَحَيَّا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَ وَ حَيَّا بِهَا الْحَسَنُ فَتَحَيَّا بِهَا الْحَسَنُ وَ قَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَ فَتَحَيَّا بِهَا وَ حَيَّا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَ وَ حَيَّا بِهَا الْحُسَيْنُ فَتَحَيَّا بِهَا الْحُسَيْنُ وَ قَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَ فَتَحَيَّا بِهَا وَ حَيَّا بِهَا فَاطِمَةَ فَتَحَيَّتْ بِهَا وَ قَبَّلَهَا وَ رَدَّهَا إِلَى النَّبِيِّ صَ فَتَحَيَّا بِهَا الرَّابِعَةَ وَ حَيَّا بِهَا عَلِيٌّ بَنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَحَيَّا بِهَا عَلِيٌّ بَنُ أَبِي طَالِبٍ فَلَمَّا هَمَّ أَنْ يَرُدَّهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَ سَقَطَتِ التَّفَاحَةُ مِنْ بَيْنِ أَنْفَالِهِ فَانْفَلَقَتْ يَضْفَعَيْنِ فَسَطَعَ مِنْهَا نُورٌ حَتَّى بَلَغَ [إِلَى] السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا عَلَيْهَا سَطْرَانِ مَكْتُوبَانِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تَحِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَ عَلِيٍّ الْمُزْتَضَى وَ فَاطِمَةَ الزُّهْرَاءِ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ سِبْطَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَ وَ امان لِحَدِيثِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ النَّارِ<sup>۱</sup>.

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام بھی وہاں موجود تھے۔ اسی اثناء میں جبرائیل امین اپنے ساتھ ایک عدد سیب لے کر رسول اللہ پر نازل ہوئے۔ جبرائیل نے سیب رسول اللہ ﷺ کو دیا اور آپ نے وہ امیر المؤمنین کو عنایت فرمایا، علی نے اس سیب کا بوسہ لے کر رسول اللہ ﷺ کو لوٹا دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے وہ سیب امام حسن کو دیا، آپ نے بھی اس کا بوسہ لیا اور رسول اللہ ﷺ کو واپس کر دیا۔ پھر آپ نے وہ سیب امام حسین کو دیا، آپ نے بھی اس کا بوسہ لیا اور اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو لوٹا دیا۔ اس کے بعد رسول

بغداد: ۱۴ / ۱۶۷، الاعلام للزركلي: ۹ / ۱۸۸، معالم العلماء: ۱۳۰، توفي سنة ۲۲۸ هـ. تقدم ذكره في المنقبة - ۱ - و يأتي في المنقبة - ۹.

<sup>۱</sup> عنه غاية المرام: ۶۵۹ ب ۱۱۱، و مدينة المعاجز: ۶۱ ملحق ح ۱۳۱. و رواه في مقتل الخوارزمي ۱ / ۹۵ بالاسناد عنه. و أخرجه في البحار ۴۳ / ۳۰۸ ح ۷۲ و العوالم ۱۶ / ۶۲ ح ۲ عن بعض كتب المناقب القديمة عن ابن شاذان. و رواه الصدوق في أماليه ص ۴۷۷ ح ۳ بإسناده إلى ابن عباس عنه البحار ۳۷ / ۹۹ ح ۱ و مدينة المعاجز: ۲۱۶ ح ۵۹ و: ۲۵۰ ح ۸۰، و الجواهر السنينة: ۲۳۳. و أخرجه في مقصد الراغب: ۱۱۴)) مخطوط) عن كتاب أبي الحسن الفارسي بإسناده إلى ابن عباس.

اللہ ﷺ نے وہ سبب جناب سیدہ کو مرحمت فرمایا، آپ نے بھی اس کا بوسہ لے کر رسول اللہ ﷺ کو واپس لوٹا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دوبارہ امیر المؤمنین کو عنایت فرمایا اور آپ اس کا بوسہ لے کر اسے رسول اللہ ﷺ کو دینا چاہتے تھے کہ وہ سبب (امر الہی سے) امیر المؤمنین کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرا اور دو حصوں میں تقسیم ہو گیا؛ اس میں سے ایک نور ساطع ہوا جس کی شعاع آسمان تک گئی؛ اس نور پر دو سطور میں رقم تھا:

خدائے رحمن و رحیم کے نام سے؛ خدائے متعال کی جانب سے محمد مصطفیٰ ﷺ، و علی مرتضیٰ وفاطمہ الزہرا اور رسول اللہ ﷺ کے نواسوں حسن و حسین (علیہم السلام) کے لیے تحفہ۔ یہ روز قیامت رسول اللہ ﷺ کے محبوبوں کے لیے آتش سے آمان ہے۔

(۹)

## شرط عبادت

حَدَّثَنِي نُوحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّمَنْ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَصَيْنٍ [قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي] قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ [لِي] رَسُولُ اللَّهِ ص: يَا عَلِيُّ أَنْتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ وَارِثُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَ خَيْرُ الصَّادِقِينَ وَ أَفْضَلُ السَّابِقِينَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ رَوْحُ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ خَلِيفَةُ خَيْرِ الْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ (يَا عَلِيُّ أَنْتَ الْحُجَّةُ) بَعْدِي عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ اسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَ اسْتَحَقَّ النَّارَ مَنْ عَادَاكَ يَا عَلِيُّ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالنُّبُوَّةِ وَ اضْطَفَانِي عَلَى جَمِيعِ الْبَرِيَّةِ لَوْ أَنَّ عَبْدًا عَبَدَ اللَّهَ أَلْفَ عَامٍ مَا قَبِلَ اللَّهُ

<sup>۱</sup> من اليقين و الكنز.

ذَلِكَ مِنْهُ إِلَّا بَوْلَايِكَ وَوَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ وَإِنَّ وُلَايَتَكَ (لَا تُقْبَلُ) إِلَّا بِأَلْبَاءِ عَدَايِكَ وَ أَعْدَاءِ  
الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِكَ بِذَلِكَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَلِيٌّ عَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ<sup>۱</sup>.

امام صادق اپنے ابا و اجداد کے ذریعے سے امیر المومنین سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تو مومنوں کا امیر اور متقیوں کا امام ہے۔ اے علی! تو سیدہ الوصین، انبیاء کے علم کا وارث، بہترین صادق اور سبقت کرنے والوں میں سب سے افضل ہے۔ یا علی! تم سیدہ نساء العالمین کے شوہر، اور انبیاء میں سے سب سے بہتر نبی کے خلیفہ و جانشین ہو۔ اے علی! تم مومنوں کے مولا ہو۔ اے علی! تم میرے بعد تمام خلایق پر حجت (الہی) ہو، جو کوئی بھی تم سے محبت کرے اور تمہاری ولایت کو قبول کرے وہ جنت کا مستحق ہے اور جو کوئی بھی تم سے دشمنی رکھے وہ جہنم کا حقدار ہے۔ یا علی! اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث اور تمام خلق میں برگزیدہ فرمایا؛ اگر ایک شخص ہزار سال عبادت کرے اور اس کے بعد پھر ایک ہزار سال اور عبادت کرے، تو خدا اس سے یہ عبادت قبول نہیں فرمائے گا مگر یہ کہ وہ تیری اور تیری نسل سے آنے والے آئمہ کی ولایت رکھتا ہو۔ اور بے شک خدا تیری ولایت کو اس وقت تک قبول نہیں فرمائے گا جب تک تیرے اور تیری نسل سے آنے والے آئمہ کے دشمنوں سے اظہار برائت نہ ہو۔ یہ وہ بات ہے جس کی خبر مجھے (خدا کی جانب سے) جبرائیلؑ نے دی ہے۔ سو اب (سب آزاد ہیں) تو جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر اختیار کرے۔

<sup>۱</sup> عنہ البقین: ۵۶، و البحار ۲۷ / ۱۹۹ ح ۶۶، و غایة المراد: ۱۷ ح ۹، و: ۴۴ ح ۴۸ و اثبات الهداة ۴ / ۱۶۸ ح ۵۰۷. و رواه عنه الكراچکی فی الكنز: ۱۸۵، عنہ البحار ۲۷ / ۶۳ ح ۲۲، و المستدرک ۱ / ۲۳ ح ۵۴ و اثبات الهداة ۳ / ۹۷ ح ۸۱۶، و روضات الجنات ۶ / ۱۸۳. و الآیة؛ الکہف: (۲۹).

(١٠)

## اگر تم علیؑ کی اطاعت کرو۔۔۔!

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ<sup>١</sup> عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمَنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص وَقَدْ أَضْحَرَ فَنَتَفَّسَ الصُّعَدَاءُ [فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ تَتَنَفَّسُ] قَالَ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ نُعِيثُ إِلَيْ نَفْسِي فُلْتُ اسْتَخْلِفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ؟ فُلْتُ أَبَا بَكْرٍ فَسَكَتَ ثُمَّ تَنَفَّسَ فَقُلْتُ (مَا لَكَ تَتَنَفَّسُ فَدَنَّا نَفْسِي) يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نُعِيثُ إِلَيْ نَفْسِي فُلْتُ اسْتَخْلِفَ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] قَالَ مَنْ؟ فُلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَكَتَ ثُمَّ تَنَفَّسَ (ثَالِثًا فَقُلْتُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمَّي مَا لِي أَرَاكَ تَتَنَفَّسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ) قَالَ نُعِيثُ إِلَيْ نَفْسِي فُلْتُ اسْتَخْلِفَ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] قَالَ مَنْ؟ فُلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ (فَبَكَى وَ قَالَ آوَةٌ) وَلَنْ تَفْعَلُوا (فَوَاللَّهِ لَوْ أَطَعْتُمُوهُ)<sup>٢</sup> لَيْدُ جَلَّتْكُمْ الْجِنَّةُ [وَإِنْ خَالَ قَثْمُوهُ لِيَخْبِطَنَّ أَعْمَالَكُمْ]<sup>٣</sup>.

<sup>١</sup> هو الحافظ الكبير أبو بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني المولود سنة ١٢٦ و المتوفى سنة ٢١١. صاحب كتاب «المصنف»، روى الحديث فيه بهذا السند في ج ١١ / ٣١٧ ح ٢٠٦٤٦. يأتي ذكره في المنقبة: ٢٥، ٢٦، ٨٠ و ٨٤.

<sup>٢</sup> في نسخة «ب» و المطبوع: و لله لئن فعلتموه، و في خ ل: فوالله لو فعلتموه و في المناقب: إذا أبدا و الله لئن فعلتموه.

<sup>٣</sup> عنه غاية المرام: ٦٩ ح ١٤. و رواه الخوارزمي في المناقب ص ٦٤ بإسناده الى ابن شاذان، و رواه الحموي في فرائد السمطين ١ / ٢٦٧ ح ٢٠٩ بإسناده الى الخوارزمي، و في ص ٢٧٣ ح ٢١٢ بإسناده الى عبد الرزاق بن همام. و رواه الطوسي في أماليه ١ / ٣١٣ عنه البحار ٣٨ / ١١٧ ح ٥٧،

عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں: (میں ایام علالت میں) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا، رسول اللہ ﷺ کو تازہ غش سے آفاقہ ہوا تھا، آپ نے درد کی شدت سے ایک لمبی سانس کھینچی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میری وفات کی خبر سنادی گئی ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اپنے لیے کسی جائشین کو مقرر فرمائیے! فرمایا: کسے مقرر کروں؟ میں نے کہا: ابو بکر کو۔ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور کچھ دیر بعد درد کی شدت کی وجہ سے دوبارہ ایک آہ بھری۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر قربان! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا: میرا دل موت کی خبر دے رہا ہے۔ میں نے عرض کی: کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمادیجیے! فرمایا: کسے مقرر کروں؟ میں نے کہا: عمر بن خطاب کو۔ رسول اللہ ﷺ پھر خاموش ہو گئے اور اس کے بعد تیسری مرتبہ ایک غمناک آہ بھری۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ فرمایا: مجھے موت کی خبر سنادی گئی ہے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کسی کو اپنا وصی بنا دیجیے! فرمایا: کسے بناؤں؟ میں نے کہا: علی بن ابی طالب کو۔ رسول

و أخرجه في ص ۱۲۸ ح ۷۹ من البحار عن أمالي المفيد ص ۳۵ ح ۲ و عن مناقب ابن شهر اشوب ۲ / ۲۶۲ . و رواه في بشارة المصطفى: ۲۵۱، و منتجب الدين في ح ۷ من أريعيته (مخطوط) و ابن عساکر في ترجمة الإمام أمير المؤمنين عليه السلام من تاريخ دمشق: ۳ / ۷۲ ح ۱۱۱۵ بإسناده إلى إسحاق بن إبراهيم. و أوردہ شاذان بن حبريل في الفضائل: ۹۳ ح ۱۵، و صاحب كتاب الروضة في الفضائل ص ۱۱۹ ح ۶، و ابن حسونه في المناقب: ۳ (مخطوط)، و المحقق الكركي في نفحات اللاهوت: ۱۱۴، و الامر تسرى في أرجح المطالب: ۱۶۲، و مقصد الراغب: ۲۹ (مخطوط)، و أبو حفص الملا في وسيلة المتعبدين (علی ما في مناهج الفضائل) للعلامة محمد بن محمد بن إسحاق الحموي الخراساني ص ۱۷۹ (مخطوط) و العيني الحيدري آبادي في مناقب سيدنا علی ص ۱۷. و أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد ۵ / ۱۸۵، و الدهلوي في قرة العينين في الشيخين ص ۲۳۳، و السيوطي في اللآلئ المصنوعة ۱ / ۳۲۵ جميعا عن الطبراني. و أخرجه ابن كثير في تفسيره (المطبوع بمأمش فتح البيان ۹ / ۲۰۰) عن دلائل النبوة لابی نعیم بإسناده إلى أحمد بن حنبل عن عبد الرزاق بن همام. و أخرجه بدر الدين الشبلي الحنفي في آكام المرجان ص ۵۲ عن أبي نعیم.

اللہ ﷺ گریہ کرتے ہوئے فرمانے لگے: آہ! تم (لوگ) اسے کبھی قبول نہیں کرو گے۔ خدا کی قسم! اگر تم علیؑ کی اطاعت کرو تو وہ یقیناً تمہیں بہشت تک لے جائے گا اور اگر تم اس کی مخالفت کرو گے تو تمہارے اعمال حبط ہو جائیں گے۔

## (۱۱)

### رسول اللہ ﷺ کا ہنشین کہاں ہے۔۔۔!!؟

أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَفْقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ السَّرَّاجُ قَالَ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّجَاءِ<sup>۱</sup> عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْحَطَّابِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُدِّيَ بِكَ عَلَى نَجِيبٍ مِنْ نُورٍ وَعَلَى رَأْسِكَ تَاجٌ يُضِيءُ بِكَ نُورُهُ يُخَطِّفُ أَبْصَارَ أَهْلِ الْحُشْرِ فَيَأْتِي التِّدَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ أَيْنَ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَتَقُولُ يَا عَلِيُّهَا أَنَا فَيُنَادِي الْمُتَنَادِي مَنْ أَحَبَّكَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَادَاكَ أَدْخَلَهُ النَّارَ فَأَنْتَ الْقَسِيمُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِأَمْرِ الْمَلِكِ الْجُبَّارِ<sup>۲</sup>.

<sup>۱</sup> رسول اللہ ﷺ کا خطاب فقط ابن مسعود سے نہیں تھا بلکہ آپ تو (ایک اعنی واسمعی یا جارہ۔ یعنی میں کہہ تجھے رہا ہوں لیکن منظور یہ ہے کہ پڑوسن لے) کے عنوان سے تمام مسلمانوں سے خطاب فرما رہے تھے۔

<sup>۲</sup> ہو ابو رجاء قتیبہ بن سعید بن جمیل البغلاقی، ولد فی بغلان من قرى بلخ سنة ۱۵۰ و سكن العراق و توفي سنة ۲۴۰ هـ، روى عنه البخارى « ۳۰۸ » أحاديث و مسلم « ۶۶۸ » حديثا. تجد ترجمته في تهذيب التهذيب ۸ / ۳۵۸، و تاريخ بغداد ۱۲ / ۴۶۴.

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۶۹ ح ۱۵ و: ۶۸۴ ح ۲۰. رواه الصدوق في الأمالي: ۲۹۵ ح ۱۴ بإسناده الى إبراهيم بن محمد الثقفي، عن أبي رجاء قتیبہ بن سعید، عن حماد بن زيد، عن عبد الرحمن السراج عن نافع، عن ابن عمر، عن البحار ۷ / ۲۳۲ ح ۳ و: ۳۹ / ۱۹۹ ح ۱۲، و الجواهر السننية: ۲۷۷، و اثبات الهداة ۳ / ۴۰۲ ح

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے علیؑ! روز قیامت تمہیں ایک نوری ناتی پر سوار کرا کے لایا جائے گا۔ تمہارے سر پر ایک نوری تاج ہو گا (جس کی ضیاء) سے قریب ہو گا کہ اہل محشر کی آنکھیں بے نور ہو جائیں۔ ناگاہ خدا کی جانب سے ندا آئے گی: محمد رسول اللہ ﷺ کا خلیفہ کہاں ہے؟ اس وقت اے علیؑ تم جواب دو گے؟ ہاں میں یہاں ہوں! منادی ندا دے گا:

یا علیؑ! جو بھی تم سے محبت کرتا ہے اسے وارد جنت اور جو تم سے بغض رکھتا ہے اسے داخل جہنم کرو! تو مالک جبار کے امر سے جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہے۔

(۱۲)

## لسبریز: سندر۔!

أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّاشِيِّ، مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ الْقَطَّانِ فِي دُكَّانِهِ بِدَارِ الْقَطْنِ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنِي (يُحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَفَّارِ) ۲ قَالَ حَدَّثَنِي

۲۷۲ و غاية المرام ص ۵۹۱ ح ۲۷. و رواه الطبري في بشارة المصطفى: ۶۸ بإسناده عن الصدوق. و أخرجه القندوزي في منابع المودة ص ۸۳ عن الخوارزمي.

۱ في الكنز: الشامي.

۲ في الأصل: عمر بن عبد الغفار قال: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَ مَا أَتْبَهْتُهُ مِنْ كَنْزِ الْكِرَاحِكِيِّ. وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ هَذَا هُوَ: أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادِ الْقَطَّانِ التَّمِيمِيُّ سَنَةَ ۳۵۰ هـ، رَوَى عَنْهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَ وَقْتُهُ، وَ ذَكَرَهُ الْخَطِيبِيُّ فِي تَارِيخِ بَغْدَادٍ. أَمَا يَحْيَى فَهُوَ: يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ، وَ لِدَ سَنَةَ ۱۸۰ وَ تَوَفَّى سَنَةَ ۲۷۵ عَنْ عَمْرِ بْنِ نَاهِزِ الْإِسْطَخْرِيِّ. وَ مَعَ مَلاحِظَةِ أَنَّ الْأَعْمَشَ (سَلِيمَانَ بْنَ مَهْرَانَ) وَ لِدَ سَنَةَ ۶۰ وَ تَوَفَّى سَنَةَ ۱۴۸ هـ فَلَا يُمْكِنُ لِيَحْيَى أَنْ يَرَوِيَ عَنْهُ، إِذْ أَنَّهُ وَ لِدَ بَعْدَ وَفَاةِ الْأَعْمَشِ بِأَثْنَيْ وَ ثَلَاثِينَ سَنَةً لَدَا اسْتِظْهَرْنَا صَحَّةَ تَرْتِيبِ رِجَالِ السَّنَدِ فِي كَنْزِ الْكِرَاحِكِيِّ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ.

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ص إِذْ أَقْبَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ص  
[يَا أَبَا هُرَيْرَةَ] أَتَدْرِي مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ [نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا] عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ص هَذَا الْبَحْرُ  
الرَّاحِزُ هَذَا الشَّمْسُ الطَّالِعَةُ أَسْحَى مِنَ الْقَرَارَاتِ كَفَاءً وَأَوْسَعُ مِنَ الدُّنْيَا قَلْبًا فَمَنْ أَبْغَضَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ<sup>۱</sup>.

ابو ہریرہ کہتا ہے: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں علیؑ داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کیا اسے جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں میں انہیں جانتا ہوں! یہ علی بن ابی طالب ہیں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک لبریز سمندر ہے، یہ چمکتا ہوا سورج ہے، یہ فرات سے زیادہ سخی ہے، اس کا دل دنیا سے زیادہ بڑا ہے، جو کوئی بھی اس سے بغض رکھے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

(۱۳)

## علیؑ کے عرشِ عاشق۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ اللَّحَامِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ  
حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُلُوَيْةَ الْعُرُوفِيُّ بِأَبْنِ الْأَسْوَدِ الْكَاتِبِ الْأَضْبَهَانِيِّ<sup>۲</sup> قَالَ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

<sup>۱</sup> رواه الكراجكي في الكنز: ٦٢ عن ابن شاذان، عنه البحار ٢٢٧/٢٧ ح ٢٩ و ج ٣٩ / ٣١٠ ضمن ح ١٢٣.

<sup>۲</sup> أحد مشايخ الصدوق، روى عن الحسين بن محمد بن عامر، ترجم له في جامع الرواة ١/ ١٦١ و رجال الخوئي ٤/ ١٢٢ رقم ٢٢٨٢.

<sup>۳</sup> الكرمانی كان لغویا أديبا شاعرا كاتبا راويا للحديث له كتاب «الاعتقاد في الإيضاح» و له القصيدة النونية المسماة ب «الالفية و المخبرة» في مدح أمير المؤمنين عليه السلام، و هي ثمان مائة و نيف و ثلاثون بيتا، و لما

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ص يَقُولُ: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ مَا مَرَرْتُ بِمَلَكٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا سَأَلُونِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع حَتَّى  
ظَنَنْتُ أَنَّ اسْمَ عَلِيٍّ أَشْهُرُ فِي السَّمَاءِ مِنَ اسْمِي<sup>۱</sup> فَلَمَّا بَلَغْتُ السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ ع  
(فَقَالَ لِي) يَا مُحَمَّدُ! مَا فَعَلَ عَلِيُّ ثُلُثُ مَا حَبِيبِي وَمِنْ أَقْوَمِ تَعْرِفُ عَلِيًّا؟ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى خَلْقًا  
إِلَّا وَأَنَا أَقْبَضُ رُوحَهُ بِيَدِي مَا خَلَا أَذْتُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَإِنَّ اللَّهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقْبِضُ أَرْوَاحَكُمْ  
بِقُدْرَتِهِ فَلَمَّا صَرَفْتُ تَحْتَ الْعَرْشِ [نَظَرْتُ] إِذَا أَنَا بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَاقِفٌ تَحْتَ عَرْشِ رَبِّي فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ  
سَبَعْتَنِي فَقَالَ لِي جَبْرَيْلُ<sup>۲</sup> يَا مُحَمَّدُ (مَنْ الَّذِي تُكَلِّمُهُ) قُلْتُ هَذَا أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ لَيْسَ  
هَذَا عَلِيًّا بِنَفْسِهِ وَلَكِنَّهُ مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى صُورَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَتَحْنُ الْمَلَائِكَةَ  
الْمُتَقَرَّبُونَ كُلَّمَا اسْتَفْقْنَا إِلَى وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع ذُرْنَا هَذَا الْمَلِكَ لِكَرَامَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى اللَّهِ  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِشَيْعِهِ<sup>۳</sup>.

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب سفر معراج میں مجھے  
آسمان کی سیر کرائی گئی، تو میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرتا وہ مجھ سے علی کے بارے میں  
پوچھتے، یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ آسمان میں علی کی آواز زمین میں میری آواز سے زیادہ مشہور  
ہے۔

جو تھے آسمان میں میں نے ملک الموت کو دیکھا؛ اس نے مجھ سے کہا: یا محمد ﷺ! علی کیا کر رہے ہیں؟  
میں نے کہا: اے میرے دوست! تم علی کو کیسے جانتے ہو؟ بولا: اے محمد ﷺ! تمام خلق خدا کی روح قبض

عرضت علی أبي حاتم السجستاني قال: «يا أهل البصرة غلبكم والله شاعر أصفهان في هذه القصيدة في  
احكامها وكثرة فوائدها». توفي سنة ۳۱۲ أو ۳۲۰ و نيف، وكان قد تجاوز المائة. الكنى والألقاب ۱/ ۲۰۳.

<sup>۱</sup> أضاف في نسخة «أ»: في الأرض.

<sup>۲</sup> في نسخة «أ»: صلصائل.

<sup>۳</sup> عنه مدينة المعاجز: ۱۴۳ ح ۴۰۴، و: ۱۷۵ ح ۴۸۹، و رواه الكراچكي في كنز: ۲۵۹ عن ابن شاذان،  
عنه البحار: ۱۸/ ۳۰۰ ح ۳.

کرنا میرے اختیار میں ہے سوائے تمہارے اور علیؑ کے، تم دونوں کی روح اللہ جل اسمہ خود اپنی قدرت سے قبض کرے گا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں زیر عرش پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ علی بن ابی طالبؑ وہاں کھڑے ہیں! میں نے کہا: اے علیؑ کیا تم مجھ سے بھی پہلے آگئے؟ جبرائیل نے کہا: یا محمد ﷺ! آپ کس کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: اپنے بھائی علیؑ کے ساتھ۔ جبرائیل نے کہا اے محمد ﷺ! یہ خود علیؑ نہیں ہیں! بلکہ یہ تو خدا کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جسے خدا نے علیؑ کی شکل پر پیدا کیا۔ جب بھی خدا کے مقرب فرشتے علیؑ کے اس مقام کی وجہ سے جس کی بدولت وہ بارگاہ خدا میں منزل قرب رکھتے ہیں علیؑ کی زیارت کے مشتاق ہوتے ہیں، تو اس فرشتے کی زیارت کر لیتے ہیں اور خدا کی بارگاہ میں ان کے شیعوں کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

(۱۴)

### حبیب محمد ﷺ

حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَتَّوَيْهِ الْقُرْبِيُّ<sup>۱</sup> رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فَرَاتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

<sup>۱</sup> الواحدي المفسر تلميد أبو إسحاق التعلبي، عالم بالادب، أصله من ساوة (بين الرى و همدان)، و مولده و وفاته بنيسابور، و له مؤلفات منها: «اسباب النزول» يروى فيه عن أبو بكر أحمد بن محمد الأصفهاني، توفي سنة ٤٦٨ هـ. ترجم له آقا بزرك الطهراني في «الناس في أعلام القرن الخامس» ص ١١٨. و في النجوم الزاهرة ٥ / ١٠٤، و وفيات الأعيان ١ / ٤٣٣ و الاعلام للزركلى ٥ / ٥٩.

<sup>۲</sup> أضاف في البحار: عن علي بن محمد. و الظاهر أنه اشتباه، راجع الهامش السابق.

جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ [عَنْ أَبِيهِ] قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَلِيفَةُ اللَّهِ وَخَلِيفَتِي وَحُجَّةُ اللَّهِ وَحُجَّتِي وَبَابُ اللَّهِ وَبَابِي وَصَفِيُّ اللَّهِ وَصَفِيِّي وَحَبِيبُ اللَّهِ وَحَبِيبِي وَخَلِيلُ اللَّهِ وَخَلِيلِي وَسَيْفُ اللَّهِ وَسَيْفِي وَهُوَ أَحْيَى وَصَاحِبِي وَزَيْدِي وَوَصِيِّي مُحِبُّهُ مُحِبِّي وَمُنْعِضُهُ مُنْعِضِي وَوَلِيُّهُ وَوَلِيِّي وَعَدُوُّهُ وَعَدُوِّي وَرَوْحُ ابْنَتِي (وَ وُلْدُهُ وَوَلَدِي وَحَرْبُهُ حَرْبِي) وَ قَوْلُهُ قَوْلِي وَ أَمْرُهُ أَمْرِي وَ هُوَ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ خَيْرُهُ أُمَّتِي [وَ سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ بَعْدِي] <sup>۱</sup>.

امام محمد باقرؑ اپنے آباء و اجداد کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ خدا کا خلیفہ ہے اور میرا بھی، خدا کی حجت ہے اور میری بھی، خدا کا دروازہ ہے اور میرا بھی، خدا کا چنا ہوا ہے اور میرا بھی، خدا کا محبوب ہے اور میرا بھی، خدا کا خالص دوست ہے اور میرا بھی، خدا کی تلوار ہے اور میری بھی، علیؑ میرا بھائی، میرا ساتھی، میرا وزیر اور میرا وصی ہے۔ اس کا محب میرا محب ہے، اور اس سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے، اس کا دوست میرا دوست ہے، اور اس کا عدو میرا عدو ہے۔ میری بیٹی اس کی زوجہ، اس کے بیٹے میرے بیٹے، اس کی جنگ میری جنگ، اس کا قول میرا قول، اس کا حکم میرا حکم ہے۔ علیؑ سید الوصیین ہے، میری امت میں سب سے بہتر ہے، اور میرے بعد بنی آدم میں سب کا سردار ہے۔

<sup>۱</sup> فی نسخة «ب»: و زوجته.

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ح ۶۹، ۱۶، و: ح ۱۶۵، ۴۹، و: ح ۶۱۳، ۷، و رواه عنه في كنز الكراحيكي: ۱۸۵، عنه البحار ۲۶/۲۶۳ ح ۴۷، و ۳۸/۱۵۱ ح ۱۲۳، و اثبات الهداة ۳/۶۳۲ ح ۸۶۰.

(۱۵)

## میں آیا ہوں نور کا نور سے عت پر ہانے۔۔!

حَدَّثَنِي الْقَاضِي الْقَعْقَاقِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْعَاصِمِيِّ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي صُهَيْبٌ عَنْ أَبِيهِ<sup>۲</sup> عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ص فِي بَيْتٍ أُمِّ سَلَمَةَ إِذْ هَبَطَ عَلَيْهِ مَلَكَ لَهُ عَشْرُونَ رَأْسًا فِي كُلِّ رَأْسٍ أَلْفُ لِسَانٍ يُسَبِّحُ اللَّهَ وَيُقَدِّسُهُ [كُلُّ لِسَانٍ] بِلِقَاعٍ لَا تُشْبِهُ الْأُخْرَى وَرَاحَتُهُ أَوْ سَعٍ مِنْ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ وَسَبْعِ أَرْضِينَ فَحَسِبَ النَّبِيُّ ص أَنَّهُ جَبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا جَبْرَائِيلُ لِمَ تَأْتِينِي فِي مِثْلِ هَذِهِ الصُّورَةِ قَطُّ فَقَالَ [الْمَلَكُ] مَا أَنَا جَبْرَائِيلُ أَنَا صِرْضَائِيلُ بَعَثَنِي اللَّهُ إِلَيْكَ لِتُذَوِّجَ الثُّورَ مِنَ الثُّورِ فَقَالَ النَّبِيُّ ص (مَنْ يَهْمَنُ؟) قَالَ ابْتَلَاكَ فَاطِمَةُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ فَذَوِّجَ النَّبِيُّ ص فَاطِمَةَ ع مِنْ عَلِيِّ ع بِشَهَادَةِ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ [وَإِسْرَافِيلَ] وَصِرْضَائِيلَ ع قَالَ فَظَنَرَ النَّبِيُّ ص فَإِذَا<sup>۳</sup> بَدَأَ كَيْفِي صِرْضَائِيلَ مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُقِيمٌ الْحُجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ص يَا صِرْضَائِيلُ مَنْنُذُ [كَمْ] كُتِبَ هَذَا بَيْنَ كَيْفِيكَ؟ قَالَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَ (اللَّهُ آدَمَ)<sup>۴</sup> يَا نَبِيَّ عَشَرَ أَلْفِ سَنَةٍ<sup>۵</sup>.

<sup>۱</sup> في مناقب الخوارزمي: الهاشمي.

<sup>۲</sup> في المناقب: بن عباد.

<sup>۳</sup> في نسخة «أ»: اذ رأى.

<sup>۴</sup> في نسخة «ب»: «اللَّهُ الدنيا، و في المطبوع و المناقب: الدنيا.

<sup>۵</sup> عنه مدينة المعاجز: ۱۵۸ ح ۴۳۶. و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۴۵ بإسناده الى ابن شاذان، عنه كشف

الغمة-- ۱/ ۳۵۲، و أخرجه في البحار ۴۳/ ۱۲۳ ح ۳۱، و العوالم ۱۱/ ۱۸۴ ح ۲۶ عن كشف الغمة.

و أورده في المختصر ص ۱۳۳ عن الحسن عليه السلام.

امام صادق اپنے اجداد کے توسط سے امیر المؤمنین سے نقل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ام سلمہ کے حجرے میں تشریف فرما تھے کہ ایک بہت ہی با عظمت فرشتہ نازل ہوا جس کے میں سر تھے اور ہر سر میں ہزار زبانیں تھیں، اور ہر زبان، خدا کی تسبیح و تقدیس میں مصروف تھی اور یہ حمد و تسبیح ایک زبان میں نہیں تھی بلکہ ہر زبان ایک دوسرے سے جدا لغت میں مصروف ذکر الہی تھی۔ اس کی ہتھیلی کی وسعت ساتوں آسمان وزمین سے زیادہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ سمجھے کہ یہ جبرائیل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل تم اس سے پہلے تو کبھی اس صورت میں نہیں آئے؟

وہ ملک گویا ہوا: میں جبرائیل نہیں صرف صائیل ہوں؛ خدا نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں نور کا نور سے عقد پڑھ دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کس کا کس سے عقد پڑھنا (چاہتا) ہے؟ اس نے کہا: آپ کی بیٹی فاطمہ کا عقد علی سے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و صرائیل کی گواہی سے ساتھ جناب سیدہ کا عقد امیر المؤمنین سے کر دیا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی نظر صرائیل کے کندھوں کے درمیان پڑی تو کیا دیکھا کہ وہاں لکھا ہے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مُقِيمٌ الْحَقِّ خَدَاكَ سَوَاكُوعِي مَعْبُودٌ نَبِيٌّ اور محمد اس کے پیغمبر ہیں جو نبی رحمت ہیں اور علی بن ابی طالب حجت قائم کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے صرائیل! یہ عبارت کب سے تیرے کندھوں کے مابین لکھی ہوئی ہے؟ اس نے عرض کیا: آدم کی (یا اس دنیا کی) خلقت سے بارہ ہزار سال پہلے سے یہ عبارت میری پشت پر کندہ ہے۔

(١٦)

## عسلى كاديا هو امان نامر---

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ<sup>١</sup> الْهَمْدَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّعْفَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّقْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْقَدُوسِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلِبَائِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَكَيْعِ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ<sup>٢</sup> عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى مَلَكَئِينَ يَقْعُدَانِ عَلَى الصِّرَاطِ فَلَا يَجُوزُ [بِهِمَا] أَحَدٌ إِلَّا بِبِرِّ أُمَّةٍ (عَلَيْهِ بِنِ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بِرَاءَةٌ أَمَرَ اللَّهُ تَعَالَى الْمَلَكَئِينَ الْمُوَكَّلَيْنِ عَلَى الْجُوزِ أَنْ يُوتِفَعَاهُ وَيَسْأَلَاهُ فَلَمَّا عَجَزَ عَنْ جَوَابِهِمَا فَيَكْتَبَاهُ عَلَى مَنْحَرَيْهِ فِي النَّارِ<sup>٣</sup>) وَ

<sup>١</sup> « ثقة من أصحابنا، واضح الرواية، قليل التخليط، سكن البصرة، وله مؤلفات كثيرة » قاله النجاشي و العلامة الحلي. وقيل: « رهبان ». وقد اختلف في لقبه على ثمانية أقوال: الهنائي، الهناني، الهباني، النبهاني، الهناد، الديلمي، الديلي و الصالي. ترجم له في رجال النجاشي: ٣٠٩، جامع الرواة ٢ / ٢١١، خلاصة الأقوال: ١٦٣ رقم ١٧١، معالم العلماء: ١٠٤، و رجال السيد الخوئي: ١٧ / ٣٥٤ رقم ١١٩٤٢. و يأتي ذكره في المنقبة (٤٥).

<sup>٢</sup> في نسخة « أ »: العوفي، و الظاهر أنه تصحيف. و هو: عطية بن سعد بن جنادة العوفي يكنى أبا الحسن، أحد رجال العلم و الحديث، ثقة روى أن علياً عليه السلام سماه بهذا الاسم، و انه أول من زار الحسين عليه السلام مع جابر الأنصاري، و توفي في الكوفة سنة ١١١ هـ. الكشي و الألقاب ٢ / ٤٤٨، رجال السيد الخوئي ١١ / ١٦٠ رقم ٧٧١٠.

<sup>٣</sup> في كل من نسخة « ب » و خ ل و اليقين و البحار باختلاف يسير لا يضر بالمعنى.

ذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَ قَفُوهُمْ إِتْمَهُمْ مَسْئُولُونَ<sup>۱</sup> قُلْتُ فَاذَكَ أَبِي وَأُخِي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا مَعَنِي (الْبِرَاءَةُ الَّتِي  
 أَعْطَاهَا عَلِيٌّ) فَقَالَ [مَكْتُوبٌ بِالنُّورِ السَّاطِعِ] إِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (عَلِيٌّ وَبِيَّ اللَّهُ)<sup>۲</sup> .  
 ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب قیامت کا دن آئے گا تو خدا بیل  
 صراط پر دو فرشتوں کو مامور فرمائے گا تاکہ کوئی بھی وہاں سے گزر نہ سکے سوائے اس کے کہ جس کے پاس علیؑ  
 کا دیا ہوا امان نامہ ہو۔ اور جس کے پاس بھی علیؑ کا دیا ہوا امان نامہ نہ ہو تو خدا ان دونوں فرشتوں کو حکم دے گا  
 کہ اسے روک کر سوال جواب کریں؛ پس جب وہ جواب دینے سے عاجز آجائے گا تو اسے ناک سے پکڑ کر آگ  
 میں ڈال دیں گے، اور یہ معنی ہیں خدا کے اس کلام کے: وَ قَفُوهُمْ إِتْمَهُمْ مَسْئُولُونَ انہیں روکو کہ ابھی ان  
 سے سوال ہونگے۔ ابوسعید خدری کہتے ہیں: میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپ پر فدا اے رسول خدا! علیؑ  
 جو امان نامہ دینگے اس کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا: نور ساطع کے ساتھ لکھا ہوا ہوگا؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ  
 (عَلِيٌّ وَبِيَّ اللَّهُ)۔

(۱۷)

اے محمد ﷺ میں نے فقط ان کے لیے آسمان اٹھا رکھا ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ سَيَّانٍ الْمُؤَصِّلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا  
 أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَلِيلِيِّ الْأَمَلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ] قَالَ حَدَّثَنِي سَلِيمَانُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي

<sup>۱</sup> الصافات: ۲۴ .

<sup>۲</sup> في اليقين: على أمير المؤمنين وصي رسول الله صلوات الله عليه وآله .

<sup>۳</sup> عنه اليقين في امرأة أمير المؤمنين: ۵۷، و البرهان ۴ / ۱۷ ح ۳، و غاية المرام: ۱۷ ح ۱۰ و: ۱۶۵ ح ۵۰،  
 و: ۲۶۰ ح ۸ و: ۲۶۲ ح ۷ و أخرجه في البحار ۳۹ / ۲۰۱ ح ۲۲ عن اليقين.

زِيَادُ بْنُ مُسْلِمٍ (قَالَ حَدَّثَنِي) ° عُبَيْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ٦ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَامٌ ٧ عَنْ أَبِي سَلْمَى ٨ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِي بِي إِلَى السَّمَاءِ قَالَ لِي الْجَلِيلُ جَلَّ جَلَالُهُ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ قُلْتُ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلُّ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ٩ وَكُنِيَ وَرُسُلِهِ ٩ قَالَ

١ هو المحدث العلامة الشيخ أبو عبد الله أحمد بن محمد بن عبيد الله بن الحسن بن عياش بن إبراهيم بن أيوب الجوهري، كان من أهل العلم والأدب القوى، طيب الشعر، حسن الخط، من فضلاء الإمامية ورئيسهم، من أهل بغداد، وتوفي سنة ٤٠١ و كان من المعمرين، و يروى عنه المصنف في هذه المنقبة والمنقبة ٢٠، ٤٦، ٤٦٣ و ٩٦. له مؤلفات منها كتاب مقتضب الاثر. روى هذه المنقبة فيه بهذا الاسناد ص ١٠. عنه البحار ٣٦ / ٢١٦ ح ١٨، و اثبات الهداة ٣ / ١٩٨ ح ١٤٨. ترجم له في رياض العلماء ٦ / ٣١، فهرست الطوسي: ٣٣ رقم ٨٩، رجال النجاشي: ٦٧ أعيان الشيعة ٩ / ٤٨٦، خلاصة الأقوال: ٢٠٤، أعلام الزركلي ١ / ٢٠٣ منهج المقال: ٤٥، النابس: ٢٣، أعلام القرن الرابع: ٥١.

٢ أبو عبد الله الطبري، له كتب منها الوصول الى معرفة الأصول، و ترجم له في رجال النجاشي: ٧٥، و خلاصة الأقوال: ٢٠٥ رقم ٢٠، و جامع الرواة ١ / ٥٨.

٣ ابن محمد الهمداني الدهقان، من أصحاب العسكري عليه السلام وكيل الناحية، خرج لاسحاق بن إسماعيل توقيع من أبي محمد عليه السلام و فيه: «فاذا وردت بغداد فقرأه على الدهقان وكيلنا و ثقنا». رواه الكشي في رجاله: ٤٨٥، و عنه البحار ٥٠ / ٣٣، ترجم له في رجال الشيخ: ٤٣٦ و جامع الرواة ٢ / ١٣١.

٤ في المقتضب: الريان، و في غيبة الطوسي: الذمال.

٥ في الفقيه: و.

٦ الأزدي أبو عتبة الشامي الداراني، ثقة مات سنة ١٥٤ هـ و هو ابن بضع و ثمانين سنة ترجم له في تقريب التهذيب ١ / ٥٠٢ رقم ١١٥٣، و ابن سعد في الطبقات ٧ / ٤٦٦.

٧ في نسخة «أ»: سلامة، و ما أئبناه في المتن من المقتضب و كتب الرجال. و هو أبو علي سلام بن أبي عمرة الخراساني، ثقة روى عن الصادق و الباقر عليهما السلام، سكن الكوفة، له كتاب. ترجم له في رجال الشيخ: ٢١٠ رقم ١٢٩، رجال النجاشي: ١٤٣، رجال السيد الخوئي ٨ / ١٧٠، تقريب التهذيب ١ / ٣٤٢ رقم ٦١٨.

٨ في نسخة «أ»: سليمان، و ما في المتن هو الصحيح كما في المقتضب و كتب الرجال. ترجم له في الإصابة ٤ / ٩٤، أسد الغابة ٥ / ٢١٩، و تقريب التهذيب ٢ / ٤٣٠ رقم ٦٠.

٩ البقرة: ٢٨٥.

صَدَقْتُ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَقْتَ فِي أَمْنِكَ فُلْتُ خَيْرَهَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فُلْتُ نَعَمْ يَا رَبِّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي  
 أَطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ [إِطْلَاعَةً] فَأَخْتَرْتُكَ مِنْهَا فَشَقَقْتُ لَكَ اسْمًا مِنْ أَسْمَائِي فَلَا أَدْرِكُ فِي مَوْضِعِ الْأُدْكُرَاتِ  
 مَعِيَ فَأَنَا الْمُحْمُودُ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ أَطَّلَعْتُ الثَّانِيَةَ فَأَخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيًّا فَشَقَقْتُ لَهُ اسْمًا مِنْ أَسْمَائِي فَأَنَا  
 [الْعَلِيُّ] الْأَعْلَى وَهُوَ عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَ[خَلَقْتُ] عَلِيًّا وَقَاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ وَالأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِي  
 مِنْ سِنِّ نُوحٍ وَ عَرَضْتُكَ وَلايَتَكُمُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَ أَهْلِ الْأَرْضِينَ فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ  
 الْمُؤْمِنِينَ وَ مَنْ جَحَدَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ الْكَاذِبِينَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبِيدِي عَبْدِي حَتَّى يَنْقَطِعَ وَيَصِيرَ  
 كَالشَّيْنِ الْبَالِي ثُمَّ أَتَانِي بِجَاهِدٍ أَوْلَايَتِكُمْ مَا عَفَرْتُ لَهُ حَتَّى يُقَرَّرَ بِوَلَايَتِكُمْ يَا مُحَمَّدُ أَنُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ فُلْتُ نَعَمْ  
 يَا رَبِّ فَقَالَ لِي التَّبِيُّ عَنْ جَمِينِ الْعَرِشِ فَالتَّفْتُ فَإِذَا أَنَا بِعَلِيٍّ وَقَاطِمَةَ وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ وَ عَلِيٍّ بْنِ الحُسَيْنِ وَ  
 مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ وَ عَلِيٍّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الحَسَنَ بْنِ  
 عَلِيٍّ<sup>١</sup> وَ المُهَدَّبِيِّ فِي صَخَصَاحٍ مِنْ نُورٍ قِيَامُهُ يُصَلُّونَ وَ [هُوَ] فِي وَسَطِهِمْ [يَعْنِي] المُهَدَّبِيُّ يُضِيءُ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ  
 دُرِّيٌّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هُوَ لَوْلَا الحَجَّجُ (وَ هُوَ القَائِرُ) مِنْ عَثْرَتِكَ فَوَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي (إِنَّهُ النَّاصِرُ)<sup>٢</sup> لِأَوْلِيَائِي وَ  
 المُتَّقِمُ مِنْ أَعْدَائِي (وَهُمْ الحُجَّةُ الوَاجِبَةُ)<sup>٣</sup> بِهِمْ يُمَسِّكُ اللهُ السَّمَاوَاتِ أَنْ تَنْقَعَّ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا  
 بِإِذْنِهِ<sup>٤</sup>.

<sup>١</sup> أضاف في نسخة «أ»: و الحجة القائم.

<sup>٢</sup> في نسخة «ب» و البحار: له الحجة الواجبة. و في المقتل و المقتضب: انه الحجة الواجبة.

<sup>٣</sup> ليس في البحار و المطبوع.

<sup>٤</sup> عنه البحار ٢٧ / ١٩٩ ح ٦٧، و مدينة المعاجز: ١٤٣ ح ٤٠٥، و أربعين الخاتون آبادي ح ١٧. و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين ١ / ٩٥ بإسناده الى ابن شاذان، عنه الطرائف: ١٧٢ ح ٢٧٠ و حلية الابرار ٢ / ٧٢٠ ح ١٢٩، و بناييع المودة: ٤٨٦، و الصراط المستقيم ٢ / ١١٧، و غاية المرام: ٣٥ ح ٢١ و: ٢٧ ح ٥، و الزمام الناصب ١ / ١٨٦. و رواه في فرائد السمطين ٢ / ٣١٩ ح ٥٧١ بإسناده الى الخوارزمي، عنه غاية المرام: ٦٩٥ ح ٢٧. و رواه الطوسي في الغيبة: ٩٥ بإسناده الى أبي سلمى، عنه اثبات الهداة ٢ / ٤٦٢ ح ٣٧٤، و أخرجه في البحار ٣٦ / ٢٦١ ح ٨٢، عنه و عن الطرائف و تفسير فرات. و رواه فرات الكوفي في تفسيره ص ٥

رسول اللہ ﷺ کے چوپان، ابو سلمیٰ کہتے ہیں کہ میں سے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب مجھے شب معراج آسمان کی سیر پر لے جایا گیا تو خدائے جلیل نے مجھ سے کہا: جو کچھ خدا کی جانب سے نازل ہوا ہے رسول اس پر ایمان رکھتا ہے۔ تو میں نے کہا: اور مومن بھی ایمان رکھتے ہیں۔۔۔ خدانے کہا: اے محمد ﷺ تو نے سچ کہا؛ اپنی امت میں کسے چھوڑ آیا ہے؟ میں نے کہا: اسے جو ان میں سب سے بہتر ہے۔ خدانے کہا: کیا علی بن ابی طالب کو چھوڑ آئے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں اے میرے پروردگار! خدا نے کہا: اے محمد ﷺ میں نے زمین کی جانب توجہ کی پس ان میں سے تجھے منتخب کیا اور تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا؛ تاکہ جس جگہ بھی میرا ذکر ہو اس میں تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ شامل رہے؛ پس میں محمود ہوں اور تو محمد ﷺ ہے۔

پھر میں نے دوسری مرتبہ زمین کی جانب توجہ کی تو اس میں سے علی کو منتخب کیا اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا، پس میں اعلیٰ ہوں اور وہ علی ہے۔ اے محمد ﷺ! میں نے تجھے اور علی وفاطمہ و حسن و حسین اور حسین کی نسل سے آنے والے آئمہ (علیہم السلام) کو اپنے نور کے نمونے سے خلق کیا۔ پھر میں نے ان کی ولایت آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والوں پر پیش کی؛ پس جس نے اسے قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین میں شمار ہوا اور جس نے اس سے انکار کیا وہ میرے نزدیک کافروں میں شمار ہوا۔

اے محمد ﷺ! اگر میرے بندوں میں سے کوئی میری اتنی عبادت کرے کہ تھک کر پرانی مشک کی طرح بوسیدہ ہو جائے لیکن وہ میری بارگاہ میں تمہاری ولایت کے بغیر حاضر ہو تو میں اسے نہیں بخشوں گا

و ص ۷ بطریقین، عنہ البحار ۳۷ / ۶۲ ح ۳۰. و رواہ النعمانی فی الغیبة: ۹۳ ح ۲۴ یاسنادہ الی الباقر علیہ السلام، عنہ البحار ۳۶ / ۲۸۰ ح ۱۰۰ و غایة المرام: ۱۸۹ ح ۱۰۵ و: ۲۵۶ ح ۲۴. و أخرجه فی الجواهر السنية: ۳۱۲ عنہ الطراف. و فی اثبات الهداة ۳ / ۲۲۲ ح ۲۰۹ عن الصراط المستقیم، و فی غایة المرام: ۱۹۴ ح ۳۹ و: ۲۵۰ ح ۲ و: ۶۹۱ ح ۱ عن کتاب فضائل امیر المؤمنین للخوارزمی. و روی نحوه فی کمال الدین ۱ / ۲۵۲ ح ۰۲ و أورده فی تأویل الآیات: ۳۵ (مخطوط) عن أبي سلمی. و أخرجه مرسلًا فی المختصر: ۱۰۶ و کفایة المهتدی: ۱۳۰ (مخطوط).

یہاں تک کہ وہ تمہاری ولایت قبول کرے۔ اے محمد ﷺ! کیا تم انہیں دیکھنا چاہو گے؟ میں نے کہا: اے میرے رب! ہاں کیوں نہیں۔

اس وقت خدا نے مجھے سے کہا: عرش کی داہنی جانب دیکھ؛ میں نے نظر ڈالی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں، علی، وفاطمہ و حسن و حسین و علی بن الحسین سجاد، محمد بن علی الباقر، جعفر بن محمد الصادق، موسیٰ بن جعفر اکاظم، علی بن موسیٰ الرضا، محمد بن علی الجواد، علی بن محمد النقی، حسن بن علی العسکری اور حجت قائم کے ساتھ موجود، نماز میں مشغول ہوں؛ اور مہدیؑ ان سب کے درمیان ایک نور کے ہالے میں موجود ہیں جیسے وہ ایک درختاں ستارہ ہو۔

خدا نے فرمایا: اے محمد ﷺ! یہ (میری) ججیتیں ہیں جو سب کی سب تیری نسل سے ہونگی؛ مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی؛ بے شک یہ (مہدی) میرے دوستوں کا ناصر اور میرے اعداء سے انتقام لینے والا ہے۔ انہی (چودہ) کی وجہ سے میں آسمان کو سنبھالے ہوئے ہوں تاکہ وہ میرے اذن کے بغیر زمین پر نہ جا پڑے۔

(۱۸)

## حکمت کا شہر

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَرِيفٍ الْمَخَافُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَلِيٍّ: [يَا عَلِيُّ] أَنَا مَدِينَةُ

<sup>۱</sup> الهمداني الكوفي المعروف بابن عقدة، نقل عنه أنه قال: أحفظ مائة و عشرين ألف و أذاكر بثلثمائة ألف حديث؛ و حكي ان مجموع كنبه كانت حمل ستمائة بعير. ولد سنة ۲۴۹ و توفي في الكوفة سنة ۳۳۳ هـ، ترجم

الحِكْمَةَ وَأَنْتَ بِأَيْهَا وَلَنْ نُؤْفَى الْمَدِينَةَ إِلَّا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ وَكَذَّبَ مَنْ رَعِمَ أَنَّهُ يُجِئُنِي وَيُبْعِضُكَ لِأَنَّكَ مَعِي وَأَنَا مِنْكَ لِحَمَلِكَ مِنْ لَحْمِي وَدَمِكَ مِنْ دَمِي وَرُوحِكَ مِنْ رُوحِي وَسِرِّرُكَ مِنْ سِرِّرِي وَعَلَانِيَتُكَ مِنْ عَلَانِيَتِي وَأَنْتَ إِيمَانُ أُمَّتِي وَخَلِيفَتِي عَلَيْهَا بَعْدِي سَعِدَ مَنْ أَطَاعَكَ وَشَقِيَ مَنْ عَصَاكَ وَرَبِيحَ مَنْ تَوَلَّاكَ وَخَسِرَ مَنْ عَادَاكَ وَقَارَ مَنْ لَزَمَكَ وَخَسِرَ مَنْ قَارَاكَ فَمَمَّلَكَ وَمَمَّلَ الْأَيْمَةَ مِنْ وُلْدِكَ بَعْدِي مِثْلَ سَفِينَةِ نُوحٍ عَ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ وَمِثْلُكُمْ مِثْلَ النَّجْمِ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۲.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: اے علی میں حکمت کا شہر ہوں اور تم اس کا دروازہ ہو؛ اور بنادر وازے کے (کوئی) کس طرح شہر میں داخل ہو سکتا ہے؟

اور جو یہ سوچتا ہے کہ وہ مجھ سے تو محبت کرتا ہے لیکن تجھ سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں؛ تیرا گوشت میرا گوشت ہے اور تیرا خون میرا خون ہے؛ تیری روح میری روح ہے؛ تیری نیت میری نیت ہے؛ تیرا عمل میرا عمل ہے؛ تو میری امت کا امام اور ان میں

له معظم أصحاب التراجم. أقول: و في سند هذه المنقبة سقط واضح إذ أن ابن عقدة يروي عن سعد بأربعة وسائط راجع رجال السيد الخوئي ۸ / ۶۸.

۱ سعد بن طريف الحنظلي الكوفي، سعد الاسكاف، سعد الخفاف، و سعد بن طريف الشاعر، كلهم واحد راجع رجال السيد الخوئي ۸ / ۶۸ - ۷۲. و في نسخه «أ» سعيد بن طريف الخفاف.

۲ عنه غاية المرام: ۵۴۳ ح ۷. و روه الصدوق في أماليه: ۲۲۲ ح ۱۸ و كمال الدين ۱ / ۲۴۱ ح ۶۵ من طريق البرقي بإسناده الى سعد بن طريف، عنه البحار ۲۳ / ۱۲۵ ح ۵۳، و غاية المرام: ۵۰ ح ۱۶ و ص ۲۳۹ ح ۳ و ص ۵۲۲ ح ۷. و روه الطبري في بشارة المصطفى: ۳۹، و الحموي في فرائد السمطين ۲ / ۲۴۳ ح ۵۱۷، و جامع الأخبار: ۱۶ جميعا باسنادهم الى الصدوق. و أخرجه في البحار ۴۰ / ۲۰۳ ح ۹ و اثبات الهداة ۳ / ۸۸ ح ۷۹۲ عن جامع الأخبار و في اثبات ۳ / ۱۸ ح ۶۲۴ عن بشارة المصطفى، و في غاية المرام: ۳۷ ح ۳۱ و: ۶۹ ح ۱۳ و: ۲۰۶ ح ۷، و بنايع المودة: ۳۸، و المولوي أبو محمد الحسيني البصري في «انتقاء الافهام»: ۲۰۶ جميعا عن فرائد السمطين. و روى قطعة منه: الخطيب في تاريخ بغداد ۱۱ / ۲۰۴، و العسقلاني في لسان الميزان ۵ / ۱۹ و الصديق الحسيني المغربي في «فتح العلي»: ۱۴ و: ۱۵ بعدة طرق. أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحق ۴ / ۱۴۹ و: ۵ / ۵۰۲.

میرے بعد میرا خلیفہ ہے؛ سعادت مند ہے وہ جو تیری اطاعت کرے اور بد بخت ہے وہ جو تجھ سے روگردانی کرے۔ فائدہ اٹھانے والا ہے وہ جو تجھ سے محبت کرے اور نقصان اٹھانے والے ہے وہ جو تجھ سے بغض رکھے۔ نجات پا گیا وہ جو تیرے ساتھ ہو اور ضرر اٹھایا اس نے جو تجھ سے جدا ہوا۔

میرے بعد تیری اور تیری اولاد سے آنے والے آئمہ کی مثال کشتی نوح کی سی ہے؛ جو بھی اس پر سوار ہو اس نے نجات پائی اور جس نے اس سے سرپیچی کی وہ غرق ہوا، اور تمہاری (آئمہ) مثال ستاروں کی سی ہے کہ جب ایک ستارہ غروب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ دوسرا طلوع ہوتا ہے (اور یہ سلسلہ) قیامت تک (باقی) رہے گا۔<sup>۱</sup>

(۱۹)

## فرشتے کی علیٰ کے شیعوں کے لیے طلب مغفرت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَّارِيُّ<sup>۲</sup> قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ<sup>۳</sup> قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْقَزْوِينِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هُدْبَةُ بْنُ

<sup>۱</sup> یعنی تم بارہ اماموں میں سے جب بھی کوئی ایک شہید ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ منصب امامت سنبھال لے گا۔

<sup>۲</sup> فی المقتل: الخراز. و فی نسخة «أ»: الخراز. و هو: محمد بن حمید بن الحسین بن حمید بن الربیع اللخمی الجرار، ولد سنة ۳۲۱ و توفي سنة ۳۹۱ هـ ترجم له فی لسان المیزان ۵/ ۱۴۹ رقم ۵۰۵.

<sup>۳</sup> فی نسخة «أ» الحسین. قال عنه النجاشی فی رجاله: ۴۹: الحسن بن عبد الصمد بن محمد بن عبید اللہ الأشعری شیخ ثقة من أصحابنا القمین ... له کتاب.

خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ ۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: خَلَقَ اللَّهُ مِنْ نُورٍ وَجْهَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ وَ [لشيعته] وَ لِوَجْهِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۳ .  
 انس بن مالک کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا نے علیؑ کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتوں کو خلق کیا تاکہ وہ قیامت تک علیؑ، ان کے شیعہ اور ان کے محبوبوں کے لیے طلب مغفرت کرتے رہیں۔<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup> فی نسخة «أ»: مسرور بن غالب، و فی المناقب: حدبة بن غالب، و ما اثناه فی المتن من مقتل الخوارزمي. و هو: هدبة بن خالد بن الأسود بن هدبة أبو خالد القيسي البصري. و يقال له هدا ب روى عنه البخارى و مسلم. تقريب التهذيب ۲ / ۳۱۵ رقم ۵۲.

<sup>۲</sup> أضاف فی المقتل: عن أبيه. و ما فی المتن صحيح، اذ أن ثابت هذا هو: أبو محمد ثابت بن أسلم البناني من أهل بدر استشهد مع علي عليه السلام بصفين، و لم يرو عن أبيه، بل روى عنه ابنه محمد و حماد بن سلمة، و روى هو عن أنس. راجع طبقات ابن سعد ۸ / ۱۲۴، و رجال ابن داود: ۵۹ رقم ۲۷۵ و رجال السيد الخوئي ۳ / ۳۷۷ رقم ۱۹۳۷، و حلية الأولياء ۲ / ۳۱۸ - ۳۳۳ رقم ۱۹۸.

<sup>۳</sup> يأتي مثله فی المنقبۃ «۸۰». عنه غاية المرام: ۵۸۵ ح ۷۵، و مدينة المعاجز: ۱۷۳ ح ۴۸۷، و عن الخوارزمي الذي رواه فی المناقب: ۳۱ و مقتل الحسين ۱ / ۳۹ بإسناده الى ابن شاذان - . و أخرجه فی إرشاد القلوب: ۲۳۴، و مصباح الأنوار: ۶۴ (مخطوط)، و غاية المرام: ۸ ح ۱۸، و الكشفي الحنفي في المناقب المرتضوية: ۲۲۰، و الامر تسرى في أرجح المطالب ص ۴۶۳ و ص ۵۲۵، و كشف الغمّة ۱ / ۱۰۳ جميعا عن الخوارزمي. و أخرجه فی البحار ۳۹ / ۲۷۵ ح ۵۲ عن كشف الغمّة. و أورده فی المختصر: ۹۵ مرسلًا.

<sup>۴</sup> یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فرشتے علیؑ کے لیے بھی مغفرت طلب کرتے ہیں: اس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ علیؑ سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہے۔ فرشتوں کا معصوم کے لیے طلب مغفرت کرنا رفع گناہ کے لیے نہیں بلکہ یہ تودیع گناہ کے لیے ہے جیسا کہ معصومین کا خود اپنے لیے طلب مغفرت و استغفار کرنا بھی یہی معنی رکھتا ہے۔

(۲۰)

## کیا بت علیؑ فائدہ مند ہے۔۔؟

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْإِمَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ  
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ص فَقَالَ لَهُ أَيُّ نَفْعِي حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع (فَقَالَ لَهُ) لَا أَعْلَمُ  
 حَتَّى أَسْأَلَ جَبْرِئِيلَ ع فَأَتَاهُ جَبْرِئِيلُ فِي الْحَالِ (فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ عَنْ ذَلِكَ) فَقَالَ لَا أَعْلَمُ حَتَّى أَسْأَلَ (إِسْرَافِيلَ  
 فَأَنْزَعَهُ جَبْرِئِيلُ فَقَالَ (إِسْرَافِيلُ أَيُّ نَفْعٍ حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ص) ' فَقَالَ لَا أَعْلَمُ حَتَّى أَنَا جِي رَبِّ الْعِزَّةِ  
 جَلَّ جَلَالُهُ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى (إِلَيْهِ قُلْ يَا إِسْرَافِيلُ لِأَمْتَائِي عَلَى وَحْيِي أَنْ أَبْلِغُوا تَحِيَّاتِي إِلَى حَبِيبِي وَيَقُولُوا اللَّهُ إِنَّ  
 اللَّهَ يُفْقِرُ لَكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ) ۲ أَنْتَ مَيِّ حَبِيبٌ شَيْئٌ وَأَنَا وَعَلِيٌّ مِنْكَ حَبِيبٌ أَنْتَ مَيِّ وَحُجُبُ عَلِيٍّ مَيِّ حَبِيبٌ  
 عَلِيٍّ مِنْكَ ۳.

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:  
 کیا علی بن ابی طالب کی محبت رکھنے سے مجھے کوئی فائدہ ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک جبرائیل  
 سے نہ پوچھ لوں میں نہیں جانتا (یعنی میں نہیں بتا سکتا)۔ اسی لمحے جبرائیل نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے

<sup>۱</sup> فی نسخة «أ»: میکائیل الی أن بلغ الی اسرافیل، و الظاهر أن فیها سقط.

<sup>۲</sup> فی نسخة «ب» و خ ل و غاية المرام: الی اسرافیل فقال: قل لجرئیل یقرأ محمداً صلی الله علیه و آله السلام.  
 و یقول له.

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۵۸۵ ح ۷۶، و مدينة المعاجز: ۱۶۳ ح ۴۵۰. و أخرجه فی الجواهر السنیة عن الجزء الرابع  
 من کنز الفوائد للکراچکی بإسنادہ عن ابن شاذان.

اس بارے میں جبرائیل سے سوال کیا۔ جبرائیل نے کہا: جب تک اسرائیل سے نہ پوچھ لوں میں نہیں جانتا۔ جبرائیل عالم بالا میں گئے اور اسرائیل سے پوچھا: کیا علیؑ کی محبت کوئی فائدہ دے گی؟ اسرائیل نے کہا: جب تک اپنے پروردگار سے نہ پوچھ لوں نہیں جانتا۔ پس خدا نے اسرائیل پر وحی نازل کی: اے اسرائیل میری وحی کے امین (یعنی جبرائیل) سے کہوں کہ میرے حبیب تک میرا سلام پہنچا دے اور اس سے جا کر کہے: خدا آپ کو سلام کرتا ہے اور بعد سلام کہتا ہے: تو میرے لیے ویسا ہی ہے جیسا میں چاہتا تھا، اور علیؑ تمہارے لیے ویسا ہی ہے جیسا تو میرے لیے ہے، اور علیؑ کے محب میرے لیے ویسے ہی ہیں جیسے علیؑ تیرے لیے ہے۔<sup>۱</sup>

(۲۱)

## خدا جسم خلق ہی نہ کرتا۔۔!

حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحُشَّابُ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ تَغْلِبٍ قَالَ

<sup>۱</sup> یہ جو پیغمبر ﷺ، جبرائیل اور اسرائیل نے کہا کہ: ہم نہیں جانتے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ واقعا نہیں جانتے اور وہ بھی ایسا سوال جو اتنا روشن ہو، یہ اس لیے تھا تاکہ اس پر خدا کی طرف سے تاکید وارد ہو، ایک نو مسلم کو اس سوال کی وقعت کا اندازہ ہو جائے اور یہ اس کے دل میں قرار پکڑ لے۔ نیز یہ جو اس سوال کے جواب جاننے کی نفی اور نبی کے علم ماکان و مایکون کا حامل ہونے میں تناقض نہیں پایا جاتا کیونکہ یہاں مراد بذات جاننا ہے اور یہ بات طے ہے کہ خداوند عالم کے سوا کوئی بھی عالم بالذات نہیں ہے۔ ورنہ بالعرض اور غیر استقلالی طور پر رسول اللہ ﷺ اور یہ دونوں مقرب فرشتے خدا کے عطا کردہ علم سے اس حقیقت سے بخوبی واقف تھے۔

<sup>۲</sup> ہو الحسن بن حمزة بن علی بن عبد اللہ بن محمد بن الحسن بن الحسين بن علی بن الحسن بن علی بن ابي طالب أبو محمد الطبري يعرف بالمرعشي، من أجلاء هذه الطائفة وفقهاؤها، زاهد، عالم، أديب، فاضل، ورع، كثير المحاسن، توفي سنة ۳۵۸ هـ. تجد ترجمته في رجال النجاشي: ۵۱، رجال الطوسي: ۴۶۵، و فيه «الحسن

حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص بَعْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ جَبْرَيْلَ الرُّوحِ الْأَمِينِ نَزَلَ عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَِّّي<sup>١</sup> اسْتَقْبَلْتُ إِلَى لِقَائِكَ فَأَوْصِ بِخَيْرٍ وَتَقَدَّمْ فِي أَمْرِكَ أَيُّهَا النَّاسُ (إِنَّي قَدْ افْتَرَبْتُ) أَجْلِي وَكَأَيُّ بِكُمْ وَ قَدْ فَارَقْتُمُونِي وَ فَارَقْتُمْكُمْ فَإِذَا فَارَقْتُمُونِي بِأَبْدَانِكُمْ فَلَا تُفَارِقُونِي بِقُلُوبِكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ (إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ) لِلَّهِ نَبِيٌّ قَبْلِي خَلِدَ فِي الدُّنْيَا فَأَخْلَدَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَقَابًا مِمَّنْ فَهُمْ الْخَالِدُونَ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ<sup>٢</sup> أَلَا وَإِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي بِوَصِيَّتِكُمْ أَلَا وَإِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أَذْكَكُمْ عَلَى سَفِينَةٍ تُجَاتِكُمْ وَبَابِ حَطِّتِكُمْ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ التَّجَاةَ بَعْدِي وَ السَّلَامَةَ مِنَ الْفِتَنِ الْمُرْدِيَةِ فَلْيَتِمَّ سَلَكَ بِيُولَاةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَإِنَّهُ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَ الْقَارِئُ الْأَعْظَمُ وَ هُوَ إِمَامُ كُلِّ مُسْلِمٍ بَعْدِي [مَنْ أَحَبَّهُ وَ] افْتَدَى بِي فِي الدُّنْيَا وَرَدَّ عَلَيَّ حَوْضِي وَ مَنْ خَالَفَهُ لَمْ أَرَهُ وَ لَمْ يَرِنِي وَ اخْتَلَجَ دُونِي فَأُجِدَ بِهِ ذَاتَ الشِّمَالِ إِلَى النَّارِ [ثُمَّ قَالَ] أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّي قَدْ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لَكِنْ لِأَحِبُّونَ النَّاصِحِينَ أَتُوقِي قَوْلِي هَذَا أَوْ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ لِي وَ لَكُمْ ثُمَّ أَخَذَ رَأْسَ عَلِيٍّ وَ قَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ فَضْلُكَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُحْضِيَ قَوْلَ الَّذِي فَلَقِيَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسَمَةَ لَوْ اجْتَمَعَ الْخَلَائِقُ عَلَى مَحَبَّتِكَ وَ عَرَفَتْ حُقُوقَكَ مِنْكَ مَا يَلِيئُ بِكَ مَا خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ<sup>٣</sup>.

بن محمد بن حمزة»، الفهرست: ٥٢ رقم ١٨٤، خلاصة الأقوال: ٣٩ رقم ٨، جامع الرواة ١/ ١٩٥، و أعلام القرن الرابع ص ٨٦.

<sup>١</sup> أيوب بن نوح بن دراج، ثقة، له كتب و روايات و مسائل عن الهدى عليه السلام و كان وكيله و للامام الحسن العسكري عليهما السلام، روى عن عمرو بن سعيد المدائني، عن أبي الحسن العسكري عليه السلام أنه قال له: ان أحببت أن تنظر الى رجل من أهل الجنة فانظر الى هذا، يعنى أيوب بن نوح. تجد ترجمته في جامع الرواة ١/ ١١٢، لسان الميزان ١/ ٤٩٠ رقم ١٥١٨ و غيرها.

<sup>٢</sup> (٣) في نسخة «ب» و المطبوع: انى قد.

<sup>٣</sup> الأنبياء: ٣٤.

<sup>٤</sup> عنه غاية المرام: ٤٥ ح ٤٨. و أخرج قطعة منه في إحقاق الحق: ٤/ ٣٣١ عن أبي بكر بن مؤمن الشيرازى الموتى سنة ٣٨٨ هـ في رسالة الاعتقاد على ما في مناقب الكاشى.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر حج الوداع کے بعد فرمایا: اے لوگوں! جبرائیل خدا کی طرف سے مجھ پر نازل ہوئے اور کہا: اے محمد ﷺ! خدا فرماتا ہے: میں تجھ سے ملاقات کا مشتاق ہوں، پس نیکی کی وصیت کر اور دنیا سے رخصت ہونے کے لیے تیار ہو جا! اے لوگوں! میری اجل نزدیک ہے، نزدیک ہے کہ تم مجھ سے اور میں تم سے جدا ہو جاؤں؛ پس جب بھی تمہارا جسم مجھ سے جدا ہو (تو اس بات کا خیال رکھنا کہ کہیں تمہارے دل بھی مجھ سے جدا نہ ہو جائیں)۔

اے لوگوں! مجھ سے پہلے بھی کوئی پیغمبر اس دنیا میں زندگی جاوید حاصل نہیں کر سکا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہتا، خدا فرماتا ہے: ہم نے تم سے پہلے بھی کسی بشر کے لیے ہمیشہ کی زندگی قرار نہیں دی اور کہتا ہے: ہر نفس کو موت کا ذائقہ چھلکانا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں تمہیں وصیت کروں اور تمہارے لیے کشتی نجات اور بارگاہ بخشش کا تعارف کروادوں۔ جو کوئی بھی میرے بعد نجات کا خواہاں اور سرکش فتوں سے امان و سلامتی کا طلب گار ہو اس کے لیے علیؑ کے دامن سے متمسک ہونا ناگزیر ہے، وہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے؛ وہ میرے بعد تمام مسلمانوں کا امام ہے، جو کوئی بھی اس سے محبت اور دنیا میں اس کی اقتداء کرے گا کل قیامت کے دن میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوگا، اور جو کوئی اسے چھوڑ دے گا تو میں اسے نہیں دیکھوں گا اور وہ بھی مجھے نہیں دیکھے گا، اس کے اور میرے درمیان حجاب حائل ہو گا اور اسے بائیں جانب سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

اس کے بعد فرمایا: اے لوگوں! میں نے تمہیں نصیحت کی لیکن تم نصیحت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے لیکن میں خدا سے اپنے اور تمہارے لیے طلب مغفرت کرتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے علیؑ کا سر ہاتھوں سے پکڑ کر پیشانی کا بوسہ لیا اور علیؑ سے گویا ہوئے: اے علیؑ! تیرے فضائل اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ حصر و شمار کیے جاسکیں، اس ذات کی قسم جس نے دانائے کائنات اور جانداروں کو پیدا کیا! اگر تمام خلق تیری محبت پر جمع ہو جاتی اور تیرے حق کو ویسے ہی پہچان جاتی جیسے پہچاننے کا حق ہے تو خدا کبھی جہنم خلق ہی نہ کرتا۔

(٢٢)

## وداع رسول الله ﷺ

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُلُوبِيهِ<sup>١</sup> رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُضَيْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمْ طَاعَتِي وَهَذَا كُمْ عَنْ مَعْصِيَتِي وَأَوْجَبَ عَلَيْكُمْ الْإِيتَاءَ أَمْرِي وَأَنْ تُطِيعُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَعْدِي فَإِنَّهُ أَخِي وَزَيْرِي وَوَارِثُ عَلِيٍّ وَهُوَ مِيٌّ وَأَنَا مِنْهُ حُبُّهُ إِيمَانٌ وَبُغْضُهُ كُفْرٌ أَلَا فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهُوَ مَوْلَاهُ أَنَا وَعَلِيُّ أَبَوَاهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ فَمَنْ عَصَى أَبَاهُ فَحَشِرْهُ مَعَ وَلَدِ نُوْحٍ حَيْثُ قَالَ لَهُ أَبُوهُ يَا بُنَيَّ ارْكَبْ مَعَنَا وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِينَ قَالَ سَأَوِي إِلَى جَبَلٍ<sup>٢</sup> الْآيَةُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ص اللَّهُمَّ انصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاحْذِلْ مَنْ خَذَلَهُ وَ

<sup>١</sup> وهو من ثقات الإمامية ونبلائهم في الفقه والحديث. «كلما يوصف به الناس من جميل وثقة وفقه فهو فقيه». روى عن أبيه الذي هو من مشايخ الكندي، و عن الكليني صاحب موسوعة «الكافي»، وله كتب كثيرة منها: «كامل الزيارات»، توفي سنة ٣٦٨ هـ و دفن بمحاذاة حضرة مولانا الجواد عليه السلام حذاء الشيخ المفيد. ترجم له معظم العلماء في كتبهم، منهم العلامة الحلي في خلاصة الأقوال: ٣١، رجال الطوسي: ٤٥٨، فهرسته: ٤٢، لسان الميزان: ٢ / ١٢٥ أعلام، القرن الرابع: ٧٦، رجال النجاشي: ٩٥، روضات الجنات: ٢ / ١٧١، رياض العلماء: ١ / ١١٢.

<sup>٢</sup> هود: ٤٢ و ٤٣.

وَالِ وَّلِيَّتُهُ وَ عَادَ عَدُوًّا لَّمَّ بَكَى النَّبِيُّ ص وَ وَدَّعَهُ ثَلَاثَ كَرَّاتٍ بِمَشْهَدٍ يَجْمَعُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ كَانُوا حَوْلَهُ جَالِسِينَ يَبْكُونَ<sup>۱</sup> .

امیر المؤمنین علی بن ابی طالبؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنی زندگی کے آخری دنوں میں مسلمانوں سے ایک خطاب میں) فرمایا: بے شک خدا نے تم پر میری اطاعت واجب کی اور میری معصیت کرنے کی نہی فرمائی؛ تم پر میرے امر کی اتباع واجب فرمائی، لازم ہے کہ تم میرے بعد علی بن ابی طالبؑ کی اطاعت کرو، کیونکہ وہ میرا بھائی، وزیر، وصی اور میرے علم کا وارث ہے۔ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ اس سے محبت کرنا ایمان اور اس سے بغض رکھنا کفر ہے؛ اس کا محب میرا محب اور اس سے بغض رکھنے والا مجھ سے بغض رکھنے والا ہے، وہ ہر اس شخص کا مولا ہے جس کا میں مولا ہوں اور میں ہر مسلم مرد و زن کا مولا ہوں۔

آگاہ ہو جاؤ کہ جس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں، پس جو کوئی بھی اپنے باپ (یعنی میری اور علیؑ) کی نافرمانی کرے گا وہ پسرِ نوح کے ساتھ محشور ہو گا کہ جس کے

<sup>۱</sup> فی نسخة «ب» و (ح ل) و المطبوع: (و فرض علیکم من طاعة علی بن ابی طالب، كما فرض علیکم من طاعتی، و تحاکم عن معصيته، و جعله أخی و وزیرى و وصیى و وارثى و هو منى و أنا منه، حبه ایمان، و بغضه كفر، محبه محبى، و مبغضه مبغضى، و هو مولى من من أنا مولاہ، و أنا مولى كل مسلم و مسلمة، و أنا و هو أبو هذه الأمة). و فی کنز الکرآحکى: (و فرض علیکم من طاعته طاعة علی بن ابی طالب بعدى، كما فرض علیکم من طاعتی؛ و تحاکم عن معصيته، كما تحاکم عن معصیتى، و جعله أخی ...) الی آخر ما فی نسخة «ب».

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۱۶۵ ح ۵۱ و: ۵۸۶ ح ۷۷ و: ۶۱۳ ح ۰۸ و. رواه الکرآحکى فی الکنز ۱۸۵ بإسناده عن ابن شاذان، عنه البحار: ۲۶ / ۲۶۳ ح ۴۸ و ج ۳۸ / ۱۵۱ ح ۱۲۴، و اثبات الهداة: ۳ / ۶۳۲ ح ۸۶۱، وروضات الجنات: ۶ / ۱۸۴. و رواه الصدوق فی الأمالی: ۲۲ ح ۶ بإسناده الی ثابت بن أبى صفیة، عن سید العابدین عن آبائه علیهم السلام، عنه البحار: ۳۸ / ۹۱ ح ۴، و اثبات الهداة: ۳ / ۳۷۹ ح ۲۱۸. و رواه الطبري فی بشارة المصطفى: ۱۹۶ بإسناده الی الصدوق.

والد نے اس سے کہا: اے بیٹا! ہمارے ساتھ کشتی پر سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو! اس نے جواب میں کہا: میں پہاڑ پر چڑھ کر اس کی پناہ لے لوں گا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خدا مدد فرما اس کی جو علیؑ کی مدد کرے، اور چھوڑ دے اسے جو علیؑ سے روگردانی کرے، دوست رکھے اور اسی عالم میں مہاجرین و انصار کے سامنے تین دشمنی رکھے، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ گریہ فرمانے لگے اور اسی عالم میں مہاجرین و انصار کے سامنے تین مرتبہ علیؑ سے خدا حافظی اور وداع کی، جبکہ اطراف میں بیٹھے تمام مسلمان بھی گریاں تھے۔

(۲۳)

### اٹھو اور ان کفار کو دوزخ میں جھونک دو۔۔!

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ<sup>۱</sup> رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ<sup>۲</sup> قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي (عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ بَجِيٍّ) قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ<sup>۳</sup> عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص وَسُئِلَ عَنْ

<sup>۱</sup> الظاهر أنه هو الذي تقدمت ترجمته في المنقبه (۱۷).

<sup>۲</sup> ابن الحسين بن مالك الحميري شيخ القميين و وجههم، له تصانيف كثيرة.

ترجم له في رجال النجاشي: ۱۶۲، رجال ابن داود: ۲۰۰ رقم ۸۳۱، فهرست الطوسي: ۱۰۲، جامع الرواة: ۱/ ۴۷۸، رجال السيد الخوئي: ۱۰ / ۱۴۴ و غيرهم.

<sup>۳</sup> حدث الثباسب في السند، و الظاهر أن الصحيح: (عبيد بن بجي)، عن محمد بن الحسين بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، عن أبيه، عن جده۔۔۔ اذ أن عبید اللہ بن بجي هو الكاهلي من أصحاب الامامين الكاظم و الصادق عليهما السلام و رجل آخر اسمه عبد اللہ بن بجي، و هو يروي عن إبراهيم بن هاشم كما في تفسير القمي ۲ / ۷۳ و راجع معجم الثقات: ۲۲۰ رقم ۱۳۵، و ذكر السيد الخوئي في رجاله: ۱۱ / ۶۵۔

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى الْقِيَامَةَ فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ<sup>۲</sup> (قَالَ يَا عَلِيُّ إِنَّ اللَّهَ إِذَا جَمَعَ الخَلَائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ كُنْتُ أَنَا وَ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ عَنِيدٌ عَنِ الْعَرْشِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ تَوَمَّا وَالْقِيَامَةَ مَنْ أَبْغَضَكُمْ مَا وَ كَذَّبَكُمْ مَا وَ خَالَفَكُمْ مَا فِي النَّارِ<sup>۳</sup> .

امام محمد باقر اپنے اجداد کے توسط سے امیر المومنین سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال ہوا:

الْقِيَامَةَ فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ  
یعنی تم دو افراد ہر ضدی کافر کو دوزخ میں جھونک دو۔

۶۶ الارقام ۷۴۲۳ و ۷۴۲۴ و ۷۴۲۵، فی ترجمة عبید بن یحیی الثوری العطار، و فی ج ۱۶ / ۱۹ رقم ۱۰۵۷۹ فی ترجمة محمد بن الحسین بن علی بن الحسین، أن عبید بن یحیی الثوری روی عنه کما فی الکافی ۶ / ۴۷۲ و ج ۸ / ۲۲۱ ح ۲۷۷، و کامل الزیارات: ۵۸ ح ۷. ثم ان الناسخ ظن أن محمد بن الحسین بن علی هو محمد بن علی بن الحسین الباقر، فلذا قدم اسم (علی) علی (الحسین) فلاحظ. و بهذا أصبح السند یوافق ما فی تفسیر القمّي مع وجود اشکال آخر، و هو أن علی بن إبراهیم بن هاشم روی الحدیث عن محمد بن مروان مباشرة، و لیس عن أبيه - إبراهیم بن هاشم - عن جعفر بن محمد بن مروان، من هذا يظهر أن محمد بن مروان أدرك عصر علی بن إبراهیم؛ و الله أعلم.

<sup>۱</sup> فی نسخة «ب»: عن أبيه.

<sup>۲</sup> سورة ق: ۲۴.

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۳۹۰ ب ۱۰۱ ح ۲ و: ۶۸۵ ب ۱۳۹ ح ۲۸، و البرهان: ۴ / ۲۲۷ ح ۱۸، و اللوامع النورانية: ۴۰۹. و رواه القمّي فی تفسیره: ۶۴۴، عنه البحار: ۳۹ / ۱۹۹ ح ۱۳، و البرهان: ۴ / ۲۲۳ ح ۱، و غاية المرام: ۳۹۰ ب ۱۰۲ ح ۱، و: ۶۸۵ ب ۱۴۰ ح ۱، و: اللوامع النورانية: ۴۰۵. و رواه فرات الکوفي فی تفسیره: ۱۶۶ و ۱۶۷، عنه البحار: ۷ / ۳۳۸ ح ۲۸ و ج ۷۴ / ۳۶ ح ۲۶ و فی الثاني عبید الله بن محمد بن مهران الثوری، عن محمد بن الحسین. و رواه الحسکانی فی شواهد التنزیل: ۲ / ۱۹۱ ح ۸۹۷ عن فرات الکوفي، و فيه عبیدة بن یحیی بن مهران الثوری. - و - و أورد ابن شهر آشوب فی المناقب ۲ / ۸ عنه الباقر علیه السلام، عنه البحار ۳۹ / ۲۰۳ ضمن ح ۲۳ و أخرجه القندوزی فی ینابيع المودة ص ۸۵ بطریقین عنه الصادق عن آباءه علیهم السلام، و عن أبي سعید الحدري.

رسول اللہ نے (اپنا رخ علیؑ کی طرف کرتے ہوئے) فرمایا: اے علیؑ جب خدا روز قیامت تمام خلق کو ایک مقام پر جمع کرے گا تو میں اور تو عرش کے دائیں طرف کھڑے ہونگے۔ اس وقت خدا فرمائے گا: اے محمد ﷺ اور اے علیؑ! کھڑے ہو جاؤ اور جو لوگ تم دونوں سے بغض رکھتے تھے اور تمہیں جھٹلاتے تھے اور تمہاری مخالفت کرتے تھے انہیں آتش جہنم میں جھونک دو۔

(۲۴)

### علیؑ، نوارانی پیشانی والے افراد کے امام

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ<sup>۱</sup> [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَعْقُوبَ]<sup>۲</sup> قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْمُقَدَّمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا [مَا اسْتَقَرَّ الْكُرْسِيُّ وَالْعَرْشُ<sup>۳</sup> وَلَا دَاخِرُ الْقَلْبِ وَلَا قَامَتِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ صَوْن

<sup>۱</sup> محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبید اللہ بن البهلول بن المطلب أبو المفضل الشیبانی سافر فی طلب الحدیث عمره، و أدرك مشايخ كثيرين، حتى أن أبو الفرج الفناي - أحد مشايخ النجاشي - صنف كتاب «معجم رجال أبي المفضل»، و كان من المعمرين ولد سنة ۲۹۷ هـ و توفي سنة ۳۸۷، ترجم له في تاريخ بغداد: ۵ / ۴۶۶، أعلام القرن الرابع: ۲۸۰، رجال النجاشي: ۳۰۹، جامع الرواة: ۲ / ۱۴۳، رجال السيد الخوئي: ۱۶ / ۲۷۲، لسان الميزان: ۵ / ۲۳۱. يأتي ذكره في المنقبة: ۲۷، ۲۹، ۸۴، و ۹۴.

<sup>۲</sup> من اليقين. و هو الصحيح، اذ ان أبو المفضل الشیبانی روى عن محمد بن القاسم بن زكريا أبو عبد اللہ الخاربي، عن عباد بن يعقوب كما في أمالي الطوسي: ۲ / ۱۵۷ ح ۲ و ص ۲۱۹ ح ۱. و روى النجاشي كتابا لعمرو بن المقدم بإسناده الى محمد بن القاسم عن عباد بن يعقوب عنه. رجال النجاشي: ۲۲۲، رجال السيد الخوئي: ۱۳ / ۸۰ و ص ۸۸.

<sup>۳</sup> في نسخة «ب»: و لا العرش.

إِلَّا (بَعْدَ أَنْ) كَتَبَ (اللَّهُ عَلَيْهِهَا) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيَّ وَوَلِيُّ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ وَ اخْتَصَّ بِي بِلَطِيفِ نِدَائِهِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فُلْتُكَ لَبَّيْكَ رَبِّي وَ سَعَدْتُكَ فَقَالَ أَنَا الْمُحْمُودُ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ شَقَّقْتُ السَّمَكَ مِنَ السَّمِيِّ وَ فَضَّلْتُكَ عَلَى جَمِيعِ بَرِيَّتِي فَأَنْصَبُ أَحَاكَ عَلِيًّا عَلِمَا لِعِبَادِي يُهْدِيهِمْ إِلَى دِينِي يَا مُحَمَّدُ إِيَّيْ قَدْ جَعَلْتُ (الْمُؤْمِنِينَ) [أَخَصَّ عِبَادِي وَ جَعَلْتُ عَلِيًّا الْأَمِيرَ عَلَيْهِمْ] فَمَنْ تَأَمَّرَ عَلَيْهِ لَعْنَتُهُ وَ مَنْ خَالَفَهُ عَذَابُهُ وَ مَنْ أَطَاعَهُ قَرَّبْتُهُ يَا مُحَمَّدُ [إِي] [قَدْ] جَعَلْتُ عَلِيًّا إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ فَمَنْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ أَخْزَيْتُهُ وَ مَنْ عَصَاهُ (اسْتَجَفَيْتُهُ فَإِي جَعَلْتُ) عَلِيًّا سَيِّدَ الْوَصِيِّينَ وَ قَائِدَ الْعُرَى الْمُحْجَلِينَ وَ حُجَّتِي عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ<sup>۱</sup>.

ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنایا: نہ کہ کسی کو قرار آیا اور نہ عرش نے قرار پکڑا: نہ فلک قائم ہو اور نہ آسمان اور زمینیں قائم ہوئیں مگر یہ کہ جب ان پر لکھ دیا گیا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَوَلِيُّ اللَّهِ۔

اس کے بعد فرمایا: جب خدا نے مجھے معراج پر بلایا اور اپنی لطیف آواز کو مجھے سے مخصوص کر کے فرمایا: اے محمد ﷺ! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار میں حاضر ہوں اور سن رہا ہوں۔ خدا نے کہا: میں محمود ہوں اور تو محمد ﷺ، میں نے تیرا نام اپنے نام سے مشتق کیا، اور تجھے اپنی تمام مخلوقات پر برتری عطا کی: پس (اب) تو اپنے بھائی علی کو (اپنی جگہ) مقرر کر دے تاکہ وہ لوگوں کی میرے دین کی جانب ہدایت کرے۔ اے محمد ﷺ! بے شک میں نے مومنین کو اپنے خاص بندوں میں سے قرار دیا اور علی کو ان پر امیر بنایا؛ جو خود کو علی پر امیر سمجھے اس پر لعنت۔ جو اس کی مخالفت کرے گا میں اس پر عذاب کرونگا، اور جو اس کی اطاعت کرے گا اسے اپنا قرب بخشوں گا۔ اے محمد ﷺ! میں نے علی کو مسلمانوں کا امام قرار دیا، جو کوئی بھی اس سے آگے بڑھے گا میں اسے ذلیل و خوار کروں گا، اور جو کوئی بھی اس کی نافرمانی کرے گا تو وہ سزا کا

<sup>۱</sup> عنه اليقين في امرة أمير المؤمنين: ۵۷، و مدينة المعاجز: ۱۵۷ ح ۴۲۸ و غاية المرام: ۱۷ ح ۱۱ و ص ۴۵ ح ۵۰ و ص ۱۶۶ ح ۵۲ و ص ۶۲۰ ح ۱۸. و أخرجه في البحار: ۲۷/ ۸ ح ۱۶ و ج ۳۸/ ۱۲۱ ح ۱۶۹ عن اليقين. و أخرجه في البحار: ۲۷/ ۳۲۸ ضمن ح ۸۲ و الجواهر السنوية: ۳۰۰ و تأويل الآيات: ۱۸۶ ح ۳۴ عن الجزء الثالث من كنز الفوائد للكراجكي بإسناده عن ابن شاذان.

حقدار قرار پائے گا، میں نے علیؑ کو اوصیاء کا سردار، نورانی پیشانیوں والے افراد کا امام، اور اپنی تمام خلق پر اپنی حجت قرار دیا ہے۔

(۲۵)

## علیؑ رسول کی امت میں سب سے بہتر

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرَانَ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثَيْدٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَاشِمٍ وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَقْدَمُ أَقْدَمِي سَلْمًا وَأَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَأَصْحَهُمْ دِينًا وَأَفْضَلُهُمْ بَقِيْنًا وَأَكْمَلُهُمْ حِلْمًا وَأَسْمَحُهُمْ كَفًّا وَأَشْجَعُهُمْ قَلْبًا وَهُوَ الْإِمَامُ وَالْحَلِيقَةُ بَعْدِي<sup>۲</sup>.

جابر ابن عبد اللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؑ اسلام لانے کے معاملے میں میری تمام امت پر تقدم رکھتا ہے، اس کا علم سب سے زیادہ، اس کا دین سب سے صحیح، اس کا یقین سب سے افضل، اس کا حلم سب سے کامل، اس کی سخاوت سب سے زیادہ اور اس کا قلب سب سے شجاع ہے۔؛ وہی ہے جو امام اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔

<sup>۱</sup> هو نفسه ابن الجراح، تقدم ذكره في المنقبة (۴) و يأتي في المنقبة (۹۳).

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۴۵ ح ۵۱ و ص ۵۰۸ ح ۱۴ و ص ۵۱۲ ح ۱۷. و رواه الكراحي في الكنز: ۱۲۱ بإسناده عن ابن شاذان، عنه اثبات الهداة: ۳/ ۶۳۳ ح ۸۶۲. و رواه الصدوق في الأمالي: ۱۶ ح ۶ بإسناده الی يحيى بن أبي كثير. عنه البحار: ۳۸/ ۹۰ ح ۱ و حلية الابراز: ۱/ ۲۳۵، و اثبات الهداة: ۳/ ۳۷۶ ح ۲۱۳ و غاية المرام: ۴۷ ح ۱ و ص ۵۰۴ ح ۱.

(٢٦)

## نقط حيدر امير المؤمنين است...!

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ  
 الدَّبَرِيُّ<sup>١</sup> قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ<sup>٢</sup> قَالَ حَدَّثَنِي مُعَمَّرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ<sup>٣</sup> عَنْ أَبِيهِ  
 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ص إِذْ دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحِمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ عَلِيُّ [إِنْدَ عَوِي بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ] وَأَنْتَ حَيٌّ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ نَعَمْ وَأَنَا حَيٌّ وَإِنَّكَ يَا عَلِيُّ [قَدْ] مَرَّرْتَ بِنَا أَمْسٍ وَأَنَا وَجَبْرَيْلُ فِي حَدِيثٍ وَلَمْ تُسَلِّمْ فَقَالَ  
 جَبْرَيْلُ ع مَا بَالُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مَرَّرَ بِنَا وَلَمْ يُسَلِّمْ أَمَا وَاللَّهِ لَوْ سَلَّمَ لَسُرَرْنَا وَرَدَدْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ رَأَيْتَكَ وَرِحْيَةَ اسْتَحْلَيْتُمَا فِي حَدِيثٍ فَكْرَهْتَ أَنْ أَقْطَعَهُ عَلَيْكُمَا فَقَالَ [لَهُ] النَّبِيُّ ص إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ  
 رِحْيَةً وَإِنَّمَا كَانَ جَبْرَيْلُ ع فَقُلْتُ يَا جَبْرَيْلُ كَيْفَ سَمَّيْتَهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ كَانَ اللَّهُ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ فِي عَزْوَةِ  
 بَدْرٍ أَنْ أَهْبِطَ إِلَى مُحَمَّدٍ ص وَمُرُهُ أَنْ يَأْمُرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع أَنْ يَجُولَ بَيْنَ الصَّفْقَيْنِ فَإِنَّ  
 الْمَلَائِكَةَ يَجُولُونَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيْهِ وَهُوَ يَجُولُ بَيْنَ الصَّفْقَيْنِ فَسَمَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى مِنَ السَّمَاءِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ [ذَلِكَ

<sup>١</sup> في الأصل: الدر، و في اليقين و البحار: الديرى، و ما في المتن هو الصحيح أثبتناه من لسان الميزان: /١

٣٤٩ رقم ١٠٨٤ حيث قال عنه: سمع من عبد الرزاق تصانيفه و هو ابن سبع سنين، مات سنة ٢٨٥ هـ.

<sup>٢</sup> في اليقين: هاشم، و في البحار: هشام، و كلاهما خطأ، تقدم ذكره في المنقبة - ١٠ -.

<sup>٣</sup> في اليقين: معمر بن عبد الله بن طاووس، و هو خطأ.

الْيَوْمَ] فَأَنْتَ يَا عَلِيُّ أَمِيرٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَأَمِيرٌ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَأَمِيرٌ مَنْ مَضَى وَأَمِيرٌ مَنْ بَقِيَ فَلَا أَمِيرَ قَبْلِكَ وَ  
لَا أَمِيرَ بَعْدَكَ لِأَنَّكَ لَا تَجُودُ أَنْ يُسَمَّى بِهَذَا الْإِسْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّهِ اللَّهُ تَعَالَى بِهِ ۲۶.

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ امیر المؤمنین علیؑ داخل ہوئے اور فرمایا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. علیؑ نے کہا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! آپ مجھے امیر المؤمنین کہہ کر پکار رہے ہیں جبکہ آپ ابھی خود حیات ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں میں زندہ ہونے کے باوجود بھی تمہیں امیر المؤمنین کہہ رہا ہوں۔ اے علیؑ میں اور جبرائیل کل بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ تمہارا گزر ہمارے پاس سے ہوا؛ لیکن تم نے سلام نہیں کیا! تو جبرائیل بولے: امیر المؤمنین ہمارے پاس سے تو گزرے لیکن انہوں نے سلام نہیں کیا؟ ایسا کیوں؟ اگر وہ سلام کرتے تو میں بہت خوش ہوتا اور انہیں جواب بھی دیتا!

علیؑ نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ میں نے دیکھا کہ آپ اکیلے میں دحیہ کلبی کے ساتھ مشغول گفتگو ہیں سو میں نے مغل ہونا اچھا نہیں سمجھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ دحیہ کلبی نہیں بلکہ جبرائیل

<sup>۱</sup> فی المطبوع: بسم.

<sup>۲</sup> فی البقیۃ: فَأَنْتَ يَا عَلِيُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي السَّمَاءِ، وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْأَرْضِ، وَ لَا يَتَقَدَّمُكَ بَعْدِي الْكَافِرُ، وَ لَا يَتَخَلَّفُ عَنكَ بَعْدِي الْكَافِرُ، وَ أَنْ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ يَسْمُونُكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. وَ هُوَ خَلَطَ بَيْنَ هَذِهِ الْمُنْقَبَةِ وَ الَّتِي بَعْدَهَا.

<sup>۳</sup> عَنْهُ الْبَقِيۃ: ۵۸ بَاب ۷۶، وَ غَايَةُ الْمَرَامِ: ۱۸ ح ۱۲، وَ مَدِينَةُ الْمَعَاجِزِ: ۸. وَ أورد نحوه فِي الصَّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ: ۲/ ۵۴ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَشْهَدِيِّ. وَ أَخْرَجَهُ فِي الْبَحَارِ: ۳۷/ ۳۰۷ ح ۳۹ عَنْ الْبَقِيۃ، وَ مَنَاقِبِ ابْنِ شَهْرٍ اشْوَب: ۲/ ۲۵۳.

<sup>۴</sup> دحیہ بن خلیفہ الکلبی رسول اللہ ﷺ کے بزرگ اصحاب میں سے ایک اور آپ کے رضاعی بھائی تھے۔ دحیہ ان چھ افراد میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور جنگ بدر کے علاوہ دوسری جنگوں جیسے، احد خندق وغیرہ میں شرکت کی۔ دحیہ اس قدر حسین و جمیل تھے کہ ان کے حسن کی مثالیں دی جاتی تھیں۔ ابن عباس کہتے ہیں: جب بھی دحیہ مدینے آتے لوگ انہیں دیکھنے کے لیے گھروں سے باہر نکل آتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں جبرائیل سے تشبیہ دیا کرتے تھے۔ دحیہ کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جبرائیل رسول اللہ ﷺ کے پاس اکثر ان کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ وہ ایک تاجر اور

تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبرائیل سے کہا: تم کس بنا پر علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا: خدا نے جنگ بدر میں مجھ پر وحی کی کہ محمد ﷺ پر نازل ہو اور کہہ:

امیر المؤمنین کو حکم دے کہ میدان کے وسط میں آکر (اپنے گھوڑے کو) جو لان دے کیونکہ علیؑ کو اس حال میں دیکھنا فرشتوں کو پسند ہے۔ خدا نے روز بدر علیؑ کو آسمانوں میں امیر المؤمنینؑ کے لقب سے پکارا۔ پس اے علیؑ! تم آسمان میں امیر ہو، تم زمین میں امیر ہو، تم گزر جانے والوں کے امیر ہو، تم بعد میں آنے والوں کے امیر ہو، تمہارے بعد کوئی امیر نہیں اور تم سے پہلے بھی کوئی امیر نہیں تھا۔ کیونکہ کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ جس نام سے خدا نے اسے نہیں پکارا وہ اس نام سے پکارا جائے۔<sup>۱</sup>

مالدار شخص تھے اور جب کبھی وہ تجارت کے سفر سے واپس آتے تو رسول اللہ ﷺ کے لیے تحائف لایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ بھی ان سے لطف و محبت کا اظہار فرمایا کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے قیصر روم کو اسلام قبول کرنے کا دعوت نامہ انہیں کے ہاتھوں بھیجا تھا اور عیسائیوں کے پاپ اعظم کو بھی دحیہ کے ہاتھوں ہی پیغام بھیجا یا تھا۔ اور جیسے ہی اس پاپ کا اسلام لانا آشکار ہوا تھا مسیحیوں نے اسے اسی کلیسا میں قتل کر ڈالا تھا۔ ابن اثیر اپنی کتاب حجتہ التفضیل میں لکھتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو کہہ رکھا تھا کہ: جب بھی دحیہ کلبی کو میرے پاس بیٹھا دیکھو تو تم میں سے کوئی میرے پاس نہ آئے، (بخاری: ج ۳، ص ۳۲۶) (پیغمبر و یاران، ج ۳، ص ۱؛ نقل از اسد الغابہ و طبقات)

<sup>۱</sup> مکتب اہلبیت میں لقب امیر المؤمنین فقط جناب امیر علی بن ابی طالبؑ کی ذات والا صفات سے مخصوص ہے اور کسی اور کے لیے یہاں تک کہ دوسرے آئمہ کے لیے بھی اس لقب کے استعمال کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ اس کے برخلاف اہلسنت کے یہاں اس لقب کی جو گلد بنائی گئی ہے اس سے دنیا واقف ہے کہ ہر سوتے جاگتے، روتے بھگانے، ادھوا کھوا دوا دھو کدھڑ بیڑ غلڈ کو اس لقب سے نواز دیا گیا۔ حال ہی میں بہت سے اسلامی ممالک کے سربراہان بھی اس کوشش میں ہیں کہ کسی طرح یہ لقب اپنے نام سے پہلے چسپاں کر لیں۔ البتہ اہل تشیع کے یہاں یہ لقب مولا علیؑ کے علاوہ کسی اور کے لیے استعمال کرنا حرام مانا گیا ہے۔ اس ضمن میں ہمارے علماء نے پوری پوری کتب تالیف فرمائی ہیں جن میں سے سید ابن طاووس کی التیقین کا نام لیا جاسکتا ہے۔ جس میں اس موضوع پر تمام احادیث جمع کر کے اثبات کیا گیا ہے کہ یہ لقب فقط علیؑ سے مخصوص ہے اور کسی اور کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں۔

(۲۷)

## ساتوں آسمانوں میں امیر المؤمنین؛ علی ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الشَّيْبَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ الْحَرَّازِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْحَزْرَجِ صَاحِبُ رَايَةِ الْأَنْصَارِ قَالَ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ع يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع: لَا يَتَقَدَّمُكَ بَعْدِي إِلَّا كَاؤُورٌ وَلَا يَتَخَلَّفُ عَنْكَ بَعْدِي إِلَّا كَاؤُورٌ وَإِنَّ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ يُسْمَوْنَكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى ۲.

انصار کے علمدار حارث بن خزرج کہتے ہیں: میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: میرے بعد کوئی بھی شخص خود کو تجھ پر مقدم نہیں جانے گا مگر کافر اور میرے بعد کوئی تجھ سے سرپچی نہیں کرے گا مگر کافر، بے شک خدا کے حکم سے ساتوں آسمان والے تجھے امیر المؤمنین کہہ کر پکارتے ہیں۔

<sup>۱</sup> في بعض المصادر: الحرث، و في بعضها: خزرج.

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۶۹ ح ۱۷. و رواه عباد بن يعقوب الرواحني في كتاب المعرفة بإسناده الى أبي قتادة الحرّازي. عنه اليقين: ۷۸ و مصباح الأنوار: ۱۶۴ (مخطوط). و رواه أحمد بن محمد الطبري في كتاب في فضائل أمير المؤمنين عليه السلام، عنه اليقين: ۱۰۴ و اثبات الهداة: ۴/ ۱۷۰ ح ۵۱۷. - و أوردته في الصراط المستقيم: ۲/ ۵۵ عن الحارث بن الخزرج، عنه اثبات الهداة: ۳/ ۶۵۳ ح ۹۲۸. و أوردته ابن شهر آشوب في المناقب: ۲/ ۲۵۴ عن الحارث، عنه البحار: ۳۷/ ۳۱۰ ح ۴۳ و عن اليقين.

(٢٨)

## واسطه فضيل الی

حَدَّثَنِي أَبِي<sup>١</sup> رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ]<sup>٢</sup> قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ<sup>٣</sup>  
قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الخَنْعَمِيُّ<sup>٤</sup> قَالَ  
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُهْلُولٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنُ

<sup>١</sup> هو: أحمد بن علي بن الحسن بن شاذان الفامي القمي، قال عنه النجاشي في رجاله: ٦٦ « شيخنا الفقيه، حسن المعرفة، صنف كتابين لم يصنف غيرهما: كتاب زاد المسافر و كتاب الأمالي، أخبرنا بما ابنه أبو الحسن رحمهما الله تعالى». و ترجم له ابن داود في رجاله: ٣٢ رقم ٩٦.

<sup>٢</sup> من بشارة المصطفى. و هو الصواب، لان أحمد بن علي بن الحسن بن شاذان لا يروى عن الصفار الا بواسطة كمحمد بن الحسين مثلا أو محمد بن الحسن بن الوليد كما في أمالي الطوسي: ٢٩٥ ح ٧ و كنز الكراكي: ٦٣ و كلاهما من الرواة عن الصفار كما أثبت ذلك في كتب تراجم الرجال.

<sup>٣</sup> الثقة الجليل و المحدث النبيل، شيخ القميين أبو جعفر محمد بن الحسن بن فروخ الصفار من أصحاب الامام الحسن العسكري عليه السلام، و له إليه مسائل، له مؤلفات كثيرة منها: « بصائر الدرجات»، و روى عن جماعة من أجلاء المشايخ بلغ عددهم أكثر من (١٥٠) رجلا، و توفي سنة ٢٩٠ هـ في قم المقدسة، و ترجم له معظم أصحاب التراجم.

<sup>٤</sup> في الأصل و بشارة المصطفى: علي بن المغيرة و جرير [ في البشارة: محمد] بن يحيى الخنعمي. و أصلحناه كما في المتن لانه ليس هناك راوي بهذا الاسم و هذه الطبقة، مضافا الى أن في البشارة «محمد» و هو الصحيح كما في كتب تراجم الرجال. ثم ان: علي بن المغيرة و ابن أبي المغيرة و ابن غراب و ابن حسان الزبيدي أسماء لرجل واحد من أصحاب الباقر عليه السلام، أدرك الصادق فلا يحتاج الى واسطة ليروى عن الصادق عليه السلام، إضافة الى ذلك لم نجد أن أحمد بن محمد روى عن أبيه، -- بل روى عن عبد الله بن المغيرة، كما صرح بذلك السيد الخوئي في رجاله: ١٠ / ٣٥٨، و روى عبد الله بن المغيرة عن محمد بن يحيى الخنعمي، عنه محمد بن بهلول العبدى كما في الكافي: ٢ / ٢٥٥ ح ١٨. من هذا استظهرنا صحة السند في المتن.

بُن عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَمَّا أُسْرِيَ بِنِي إِلَى السَّمَاءِ وَ انْتَهَيْتُ بِنِي إِلَى حُجُبِ الثُّورِ كَلَّمَنِي رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ بَلِّغْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع مِثِّي السَّلَامَ وَ أَعْلِمُهُ أَنَّهُ حُجَّتِي بَعْدَكَ عَلَى خَلْقِي بِهِ أَشْقَى عِبَادِي الْعَيْتِ وَ بِهِ أَدْفَعُ عَنْهُمْ السُّوءَ وَ بِهِ أَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَلْقَوْنِي فَإِيَاهُ فَلْيَطِيعُوا وَ لِأَمْرِهِ فَلْيَأْتُمُوا وَ عَنْ هَبِيهِ فَلْيَبْتَئَهُوا أَوْجَعْلُهُمْ عُنْدِي فِي مَقْعَدِ صِدْقِي (وَ أُبَيِّحْ لَهُمْ جَنَّتِي وَ إِنْ لَمْ يَفْعَلُوا أَسْكَنْتُهُمْ نَارِي مَعَ الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أَعْدَائِي ثُمَّ لَا أَبَالِي) ۱.

امام صادق اپنے اجداد کے توسط سے امام حسینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جا کر حجاب نور تک پہنچایا گیا تو میرے رب نے مجھ سے کلام کیا: پس خدا نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! علی بن ابی طالب کو میرا سلام دینا، اور اسے بتانا کہ وہ تیرے بعد خلق پر میری حجت ہے؛ میں اس کے واسطے سے اپنے بندوں پر بارش برساتا ہوں، اور اسی کے ذریعے سے اپنے بندوں سے بلائیں اور مشکلات دور کرتا ہوں، اور روز قیامت اسی کے ذریعے سے اپنے بندوں پر احتجاج کرونگا۔

پس ضروری ہے کہ فقط اس کی اطاعت کریں اور فقط اس کے فرماں بردار رہیں اور جس سے وہ روکے رک جائیں؛ تاکہ انہیں اپنے نزدیک جگہ دوں اور انہیں اپنی جنت سے نوازوں، اور اگر وہ اس پر عمل نہیں کریں گے تو میں انہیں اپنے اعداء میں سے موجود اشقیاء کے ساتھ دوزخ میں جھونک دوں گا۔

۱ فی نسخة «أ»: أرفع.

۲ عنه: مدينة المعاجز: ۱۵۷ ح ۴۳۰، و رواه الطبري في بشارة المصطفى: ۷۹ بإسناده الى ابن شاذان، عنه البحار: ۳۸ / ۱۳۸ ح ۹۹.

(۲۹)

## چشم تسنیم

أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ الطَّرِيفِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكُوَيْطِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ هَانُونَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَبِشَّرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ص جَالِسًا إِذْ أَقْبَلَ عَلَيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَأَذَنَاهُ وَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِبُرْدَتِهِ وَ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَلَا أَبَشَّرَكَ بِمَا بَشَّرَنِي بِهِ جَدُّي لُع؟ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ عَيْنًا يُقَالُ لَهَا تَسْنِيمٌ يُخْرَجُ مِنْهَا هَرَّانٌ لَوْ أَنَّ بَيْنَهُمَا سُنْفُنٌ الدُّنْيَا بُجِرَتْ وَ عَلَى شَاطِئِ التَّسْنِيمِ أَشْجَارٌ [قَضْبَانُهَا] مِنَ اللُّؤْلُؤِ وَ الْمَرْجَانِ [الرُّطْبِ] وَ حَشَبِيئُهَا مِنَ الرَّعْفَرَانِ عَلَى حَافَتَيْهِمَا كَرِاسِيٌّ مِنْ نُورٍ عَلَيْهَا أَنْاسٌ جُلُوسٌ مَكْتُوبٌ عَلَى جِبَاهِهِمْ بِالنُّورِ هُوَ لَاءُ الْمُؤْمِنُونَ هُوَ لَاءُ مُحِبِّهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع<sup>۱</sup>.

جابر بن عبد اللہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ علی تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے علی کو اپنے پاس بلایا اور علی کے چہرے کو اپنے رومال سے صاف کیا اور فرمایا: اے ابو الحسن! کیا میں تمہیں وہ بشارت نہ دوں جو جبرائیل نے مجھے سنائی ہے؟

علی نے کہا: جی جی ضرور سنائیں اے اللہ کے رسول ﷺ۔ رسول اللہ گویا ہوئے: بے شک جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام تسنیم ہے، اس سے دو نہریں پھوٹی ہیں؛ اگر ساری دنیا کی کشتیاں بھی اس میں ڈال دی جائیں (تو تب بھی اس میں اتنی گنجائش ہے کہ) وہ حرکت کر سکتی ہیں۔ اس کے سنگریزے لؤلؤ اور مرجان

<sup>۱</sup> عنہ البرهان: ۴ / ۴۴۰ ح ۱۰ و غایة المراد: ۵۸۶ ح ۷۸.

اور اس کی گھاس زعفران ہے۔ اس کے کنارے پر نور کی کرسیاں لگی ہوئی ہیں، اور ان پر کچھ افراد بیٹھے ہیں جن کی پیشانیوں پر نور سے لکھا ہوا ہے: یہ مومنین ہیں، یہ علی بن ابی طالب کے محبین ہیں۔

(۳۰)

### علی مصباح الدجلی

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَيَّاشٍ ۱ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاضِي عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ فَالِحٍ [قَانِعٍ] قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع: يَا عَلِيُّ إِنَّ جَبْرَيْلَ ع أَخْبَرَنِي فِيكَ بِأَمْرٍ قَرَّتْ بِهِ عَيْنِي وَفَرِحَ لَهُ قَلْبِي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِي أَقْرَأُ مُحَمَّدًا مِثِّي السَّلَامَ وَاعْلَمَهُ أَنْ عَلِيًّا ع إِمَامُ الْهُدَى وَمُضْبَاخُ الدُّجَى وَالْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَنَّ الصِّدِّيقَ الْأَكْبَرَ وَالْقَاهِرَ وَالْأَعْظَمَ وَأَنِّي الْيَتِيمُ بَعْزَتِي وَ[بِجَلَالِي] أَنْ لَا أُدْخِلَ النَّارَ أَحَدًا تَوَلَّاهُ وَسَلَّمَهُ لَهُ وَاللَّادُصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ وَ[أَنْ] لَا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ تَرَكَ وَلَا يَتَهُ وَالتَّسْلِيمَ لَهُ وَاللَّادُصِيَاءَ مِنْ بَعْدِهِ [وَلَكِنْ] حَقَّ الْقَوْلُ مِثِّي لِأَمْلَاقِ جَهَنَّمَ وَاطْبَاقِهَا [مِنْ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ مَنْ يَكُونُ] مِنْ أَعْدَائِهِ وَلَأَمْلَاقِ الْجَنَّةِ مِنْ [خِلَافِي مَنْ يَكُونُ مِنْ] أَوْلِيَائِهِ وَشِيعَتِهِ ۲.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی سے فرمایا: اے علی جبرائیل نے تمہارے بارے میں مجھے ایسی خبر سنائی جس سے میری آنکھیں روشن اور میرا دل شاد ہو گیا ہے؛ جبرائیل نے مجھ سے کہا: اے

۱ فی الأصل: عباس، و ما فی المتن هو الصحيح، راجع المنقبة (۱۷).

۲ عنه البحار: ۳۷/۱۱۳ ح ۸۸ و غایة المرام: ۴۵ ح ۵۲ و ص ۱۶۶ ح ۵۳.

محمد ﷺ! خدا نے مجھ سے کہا: محمد ﷺ کو میرا سلام پہنچا دے اور اسے خبر دے کہ علیؑ امام ہادی، ظلمت میں چراغ اور اہل دنیا پر حجت ہے، وہی صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں اسے جہنم میں نہیں ڈالوں گا جو علیؑ سے محبت کرتا ہو اور اس کے آگے اور اس کے بعد آنے والے اوصیاء کے آگے سر تسلیم خم کر لے، اور میں اسے جنت میں داخل نہیں ہونے دوں گا جو اس کی ولایت کو چھوڑ دے اور اس کے سامنے اور اس کے بعد آنے والے اوصیاء کے سامنے تسلیم نہ ہو۔ میری جانب سے قول حق یہ ہے کہ میں جہنم اور اس کے طبقوں کو جن وانس میں موجود اس کے دشمنوں سے پاٹ دوں گا جبکہ جنت کو اس کے محبوبوں اور شیعوں سے بھر دوں گا۔

(۳۱)

## یا علی! تم میرے بعد لوگوں کو تاویل قرآن کی تعلیم دو گے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ وَعُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ ضِيَاءِ الْجَعْفِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَنَسٍ ' بِنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ خَادِمًا لِرَسُولِ اللَّهِ ص فَبَيْنَمَا أَنَا أَوْضِيهِ ۱ إِذْ قَالَ يَدْخُلُ دَاخِلٌ هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ وَ خَيْرُهُ الْوَصِيِّينَ وَ أَوْلَى النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِينَ وَ قَائِدُ الْعُرِّ الْمُحَجَّلِينَ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى (فَرَعَ قَارِعَ النَّبَابِ) فَإِذَا (أَنَا يَعْطِي) بِنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَلَمَّا دَخَلَ عَرَقَ وَجْهَ النَّبِيِّ ص عَرَقًا

<sup>۱</sup> السنن في اليقين هكذا: محمد بن حماد بن بشير، عن محمد بن الحسين بن محمد بن جمهور قال: حدثني أبي، عن عبد الحسين بن عبد الكريم، عن إبراهيم بن ميمون و عثمان ابن سعيد، عن عبد الكريم، عن يعقوب، عن جابر الجعفي، عن أنس.

<sup>۲</sup> في نسخة «ب» و (خ ل) احده.

شَدِيدٍ اَقْمَسَحَ الْعَرَقَ مِنْ وَجْهِهِ وَبُجَّهِ عَلِيٍّ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنْزَلْ فِيَّ شَيْءً فَقَالَ ص اَنْتَ مِنِّي نُؤَدِي عَنِّي [دُنِّي وَنُؤَدِي دُنِّي] وَتُبَلِّغُ رِسَالَتِي فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ (اَوْ لَمْ) تُبَلِّغُ الرِّسَالَةَ؟ قَالَ بَلَى وَ لَكِنْ تُعَلِّمُ النَّاسَ مِنْ بَعْدِي مِنْ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ مَا (لَمْ يَعْلَمُوا) وَتُخَيِّرُهُمْ بَيْنَ اَلْمَ بَقَهْمَا<sup>۱</sup>.

انس بن مالک کہتا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا خادم تھا۔ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بات کرنے میں مشغول تھا کہ آپ نے فرمایا: اب کچھ دیر میں ایک ایسا شخص آئے گا جو مومنین کا امیر، مسلمانوں کا سید و سردار، خیر الوصین، لوگوں میں سب سے زیادہ پیغمبروں سے نزدیک اور سفید پیشانی والے افراد کا امام ہے۔ (کیونکہ میں انصار میں سے تھا لہذا خود سے) کہا: خدایا! انصار میں سے کسی کو بھیج دے! اچانک دق الباب ہوا؛ دیکھا تو علی بن ابی طالبؑ تھے! جب علیؑ داخل ہوئے تو (فرط شوق سے) رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر شدید پسینہ نمودار ہوا؛ رسول اللہ ﷺ نے اپنا (معطر) پسینہ علیؑ کے چہرے پر ملا۔ علیؑ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میرے بارے میں کوئی چیز نازل ہوئی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو مجھ سے ہے، (میرے بعد) میرا قرض ادا کرنے والا ہے۔ میری ذمہ داریاں پوری کرنے والا ہے، اور میرے بعد میری رسالت کا ابلاغ کرنے والا ہے۔ علیؑ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! تو کیا آپ نے خود ابلاغ رسالت نہیں فرمایا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں میں نے بھی کیا ہے لیکن تم میرے بعد لوگوں کو قرآن کی تاویل سے آگاہ کروں گے جسے وہ نہیں جانتے ہو گئے اور اس چیز کی خبر دو گے جسے وہ سمجھتے نہیں ہو گئے۔

<sup>۱</sup> اُضَافُ فِي نَسَخَةِ «أ»: النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

<sup>۲</sup> عَنْهُ الْيَقِينُ: ۵۹ وَ غَايَةُ الْمَرَامِ: ۱۸ ح ۳ وَ ص ۱۶۶ ح ۵۴ وَ اُخْرَجَهُ فِي الْيَقِينِ: ۱۰ وَ ص ۲۰ عَنْ مَنَاقِبِ ابْنِ مَرْدُوَيْهِ بَطْرِيْقِيْنَ، وَ فِي ص ۳۲ عَنْ أَبِي الْفَتْحِ النَّطْنَزِيْ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَبِي الطَّفِيلِ، وَ فِي ص ۴۰ - ۴۱ عَنْ كِتَابِ الْمَعْرِفَةِ لِإِبْرَاهِيْمِ الثَّقَفِيِّ الْأَصْفَهَانِيِّ بِإِسْنَادِهِ إِلَى أَنَسِ بَطْرِيْقِيْنَ. وَ اُخْرَجَهُ عَنْ الْيَقِينِ فِي الْبَحَارِ: ۲۹۶ / ۳۷ ح ۱۳ وَ ج ۹۲ / ۹۱ ح ۳۸ وَ الْمُسْتَدْرَكُ: ۳ / ۱۹۲ ح ۳۲. وَ أُوْرَدَهُ ابْنُ شَهْرٍ أَشُوْبٍ فِي الْمَنَاقِبِ: ۲ / ۲۵۳ عَنْ بَشِيْرِ الْغَفَارِيِّ وَ الْقَاسِمِ بْنِ حَنْدَبٍ وَ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْهُ الْبَحَارُ: ۳۷ الْمَذْكُورِ.

(۳۲)

## فرشتوں کی تسبیح

حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ زَيْنُ الْعَبْدِينَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ع قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ خَلَقَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص فِي أُمَّتِهِ فَأَنَا حُجَّةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ بَعْدَ نَبِيِّهِ وَإِنَّ وَلَايَتِي لَتَلْزَمُ أَهْلَ السَّمَاءِ كَمَا تَلْزَمُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَذَكَّرُنِي فَفَضَّلِي وَذَلِكَ تَسْبِيحُهَا عِنْدَ اللَّهِ أَهْلُهَا النَّاسُ اتَّبِعُونِي أَهْدِكُمْ (سَبِيلَ الرَّشَادِ) لَا تَأْخُذُوا بِمَجِينَا وَشِمَالًا فَتَضَلُّوا أَنَا وَصِيبِي نَبِيِّكُمْ وَخَلِيفَتُهُ وَإِمَامُهُ [الْمُتَّقِينَ وَ] الْمُؤْمِنِينَ وَأَمِيرَهُمْ وَمَوْلَاهُمْ وَأَنَا قَائِلٌ شِيعَتِي إِلَى الْجَمْعَةِ وَسَائِقٌ أَعْدَائِي إِلَى النَّارِ أَنَا سَيْفُ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِ وَرَحْمَتُهُ عَلَى أَوْلِيَائِهِ أَنَا صَاحِبُ حَوْضِ رَسُولِ اللَّهِ ص وَلِوَالِدِهِ وَصَاحِبُ مَقَامِهِ وَشَفَاعَتِهِ أَنَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَتِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ع خُلَفَاءُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَأُمَّتُهُ عَلَى وَحْيِهِ وَأُمَّةُ الْمُسْلِمِينَ بَعْدَ نَبِيِّهِ وَحُجَجِ اللَّهِ عَلَى بَرِيَّتِهِ<sup>١</sup>.

مسبب کہتے ہیں کہ امیر المومنین نے فرمایا: خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی امت میں خلیفہ بنایا؛ پس بے شک بعد رسول میں ان پر خدا کی حجت ہوں، اور جیسے میری ولایت زمین والوں پر لازم ہے بالکل ایسے ہی آسمان والوں پر بھی لازم ہے۔ فرشتے میرے فضائل کا ذکر کرتے ہیں اور ان کا یہ ذکر کرنا خدا کی بارگاہ میں ان کی تسبیح شمار ہوتا ہے۔

<sup>١</sup> عنہ غایۃ المرام: ١٨ ح ١٤ و ص ٤٥ ح ٥٣ و ص ٦٩ ح ١٨ و ص ١٩٩ ح ٥٥.

اے لوگوں! میری اتباع کرو تاکہ میں تمہاری راہِ رشد کی جانب ہدایت کروں، اور دائیں بائیں نہ ہو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے، میں تمہارے نبی کا وصی اور ان کا خلیفہ ہوں، میں متقین و مومنین کا امام ہوں، میں ان کا (یعنی اپنے شیعوں کا) امیر اور مولا ہوں، میں اپنے شیعوں کی جنت کی جانب رہبری کرنے والا اور اپنے دشمنوں کو دوزخ کی جانب بھیجنے والا ہوں۔ میں خدا کے دشمنوں کے لیے اس کی تلوار ہوں، اور اس کے اولیاء پر اس کی رحمت، میں رسول اللہ ﷺ کے حوض اور ان کے علم کا مالک اور ان کے مقام و شفاعت میں شریک ہوں۔

میں، حسن، حسین اور حسین کی اولاد سے نوبیٹے (علیہم السلام) خدا کی زمین میں اس کے خلیفہ، اس کی وحی پر اس کے امین، اس کے پیغمبر ﷺ کے بعد مسلمانوں کے امام اور اس کی خلق پر خدا کی حجت ہیں۔

(۳۳)

یا علی تم میرے بھائی ہو۔۔۔!

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الدِّهْقَانِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْعَلَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الْمُؤَمِّدِينَ ع قَالَ: أَتَيْتُ<sup>۱</sup> النَّبِيَّ ص وَهُوَ فِي بَعْضِ حُجْرَاتِهِ فَأَسْمَأْتُ<sup>۲</sup> عَلَيْهِ فَأُذِنَ لِي فَلَمَّا دَخَلْتُ قَالَ يَا

<sup>۱</sup> السند في كنز الكراحيكي هكذا: محمد بن سعيد المعروف بالدهقان رحمه الله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد، قال: حدثنا محمد بن منصور، قال: حدثنا أحمد بن عيسى العلوي، قال: حدثنا حسين بن علوان، عن أبي خلد، عن زيد ... الى آخره.

<sup>۲</sup> في نسختي «أ، ب»: دخلت علي.

علیؑ اٰما علمت (اَنّ بِنَبِیِّ بَیْتِکَ) ۱ فَمَا لَکَ تَسْتَأْذِنُ عَلَیَّ قَالَ فَفَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْبَبْتُ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلَکَ قَالَ  
 یَا عَلِیُّ اَحْبَبْتُ مَا اَحَبَّ اللّٰهُ وَاَخَذْتُ بِاَدَابِ اللّٰهِ یَا عَلِیُّ اٰما علمت اَنْتَ اَخِی وَاَنْ ۲ خَالِقِی وِرَدَّ اَبِی اَنْ  
 یَکُوْنَ لِی اَخٌ ۳ ذُوْنَاکَ یَا عَلِیُّ اَنْتَ وَصِیِّی مِنْ بَعْدِی وَاَنْتَ الْمَظْلُوْمُ الْمَظْطَهْدُ بَعْدِی یَا عَلِیُّ النَّابِیْتُ عَلَیْکَ  
 کَاْلْفَقِیْمِ مَعِی وَّمَعَارِفُکَ مَعَارِفِی یَا عَلِیُّ کَذَبَ مَنْ زَعَمَ اَنْهُ یُحِیْثِنِی وَیُبْعِثُکَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَنِی وَاِیَّاکَ مِنْ  
 نُورٍ وَاِحْدٍ ۴ .

زید بن علی اپنے والد امام سجادؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا: ایک  
 دن میں رسول اللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ کسی حجرے میں موجود تھے، پس میں نے داخل  
 ہونے سے پہلے ان سے اجازت طلب کی، آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ جب میں داخل ہو گیا تو آپ نے  
 فرمایا: اے علیؑ! کیا تم نہیں جانتے کہ میرا گھر تمہارا گھر ہے تو پھر داخل ہونے سے قبل اجازت کیوں مانگتے  
 ہو؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہؑ مجھے اچھا لگتا ہے کہ یہ کام انجام دوں (تاکہ ادب کی رعایت ہو  
 سکے)۔ آپ نے فرمایا: یا علیؑ! جو کچھ خدا کو پسند ہے وہی تمہیں بھی پسند ہے۔ تم آداب الہی کی رعایت کرتے  
 ہو۔

اے علیؑ! کیا تم نہیں جانتے کہ تم میرے بھائی ہو اور میرا خالق و رازق یہ نہیں چاہتا کہ میرا تمہارے  
 سوا کوئی اور بھائی ہو اور میرے اور تمہارے درمیان کوئی چیز رازر ہے۔ اے علیؑ! بس تم ہی میرے جانشین ہو  
 اور تم میرے بعد مظلوم ستم دیدہ ہو۔ یا علیؑ! جو کوئی بھی تیری (ولایت) پر ثابت قدم رہے گا وہ ایسا ہے جیسے

۱ فی نسختی «أ» و«ب»: ما بینی و بینک.

۲ فی نسخة «ب» و غاية المرام ص ۱۶۶: أما علمت أن، و فی الكنز و البحار: ۳۸: أما علمت أنك أخی؟  
 أما علمت أنه أخی. و لیس فیها کلمة «أبی» التي بعد قوله: «و رازقی». و فی البحار: ۲۷: أما علمت أنه أخی.

۳ فی الكنز: سر.

۴ عنه غاية المرام: ۷ ح ۱۲ و ص ۱۶۶ ح ۵۵ و المستدرک: ۲ / ۷۱ ح ۱ (قطعة) و رواه فی کنز الکرکاجی:  
 ۲۰۸ عن ابن شاذان، عنه البحار: ۲۷ / ۲۳۰ ح ۳۸. و ج ۳۸۹ / ۳۸ ح ۴۱ و ج ۷۶ / ۱۴ ح ۵، و  
 روضات الجنات: ۶ / ۱۸۴.

میرے ساتھ کھڑا رہا؛ اور جس نے تجھے چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔ اے علی! وہ جھوٹا ہے جو تجھ سے بغض رکھتے ہوئے یہ سوچتا ہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے؛ کیونکہ بتحقیق خدا نے مجھے اور تجھے ایک ہی نور سے خلق کیا ہے۔

(۳۴)

## میں علیؑ کے فضائل اپنی طرف سے بیان نہیں کرتا۔۔۔!

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ<sup>۱</sup> رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَا أَطْلَقْتُ الْخَصْمَاءَ وَلَا أَقَلَّتِ الْقَبْرَاءُ بَعْدِي عَلَى أَحَدٍ أَفْضَلَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَإِنَّهُ إِمَامٌ أُمَّتِي وَ أَمِيرُهَا وَ هُوَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي عَلَيْهَا مِنْ أَقْتَدَى بِهِ بَعْدِي [فَقَدْ] اهْتَدَى وَ مِنْ أَقْتَدَى بِغَيْرِهِ ضَلَّ وَ عَوَى وَ [إِنِّي] أَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى مَا أَنْطَقُ بِفَضْلِ عَلِيٍّ عَنِ الْهُوسَى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيِي يُوحَى [إِنِّي] نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْمُجْتَبَى عَنِ اللَّهِ لَمْ يَلِدْهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَ مَا فِي الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ مَا تَحْتُ الثَّرَى<sup>۲</sup>.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان نیلگوں نے کسی ایسے پر سایہ نہیں کیا جو میرے بعد علیؑ سے زیادہ افضل ہو اور زمین نے کسی ایسے شخص کا بوجھ نہیں اٹھایا جو میرے بعد علیؑ سے زیادہ

<sup>۱</sup> أضاف في الكنز: بن محمد.

<sup>۲</sup> في نسخة «أ»: علي.

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۴۵ ح ۵۴. و رواه في كنز الكراچكي: ۲۰۸ عن ابن شاذان، عنه البحار: ۲۵ / ۳۶۱ ح ۳۱ و ج ۳۸ / ۱۵۲ ح ۱۲۵ و اثبات الهداة: ۳ / ۶۳۳ ح ۸۶۴ (قطعة) و روضات الجنات: ۶ / ۱۸۵.

طه: ۶.

افضل ہو۔

بے شک علی میری امت کا امام اور اس کا امیر ہے، وہ میری امت پر میرا وصی و خلیفہ ہے؛ جو بھی میرے بعد اس کی اقتداء کرے گا ہدایت پائے گا اور جو اس کے غیر کی اقتداء کرے گا وہ گمراہی اور ضلالت میں جا پڑے گا۔

بے شک میں برگزیدہ نبی ہوں، میں علی کے باب فضائل میں اپنی ہوا و ہوس سے کچھ نہیں کہتا؛ بلکہ وہی کہتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ یہ مجھ پر جبرائیل نازل کرتے ہیں اس (رب) کی جانب سے کہ (جس کے لیے یہ آیت ہے کہ) آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور جو کچھ تخت الشری میں ہے سب اسی کا ہے۔

(۳۵)

یہ سب بس آپ ہی کے پاس ہے!

حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُطَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى الْجَمَالُ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئُونَ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَا مَرَرْتُ فِي لَيْلَةٍ أُسْرِي بِي بِشَيْءٍ مِنْ مَلَكَوَاتِ السَّمَاءِ وَلَا عَلَى شَيْءٍ مِنْ (الْحُجُبِ مِنْ) فَوْقَهَا إِلَّا وَجَدْتُهَا [كُلِّهَا] مَسْحُونَةً<sup>۱</sup> بِكِرَامِ مَلَائِكَةٍ اللَّهُ تَعَالَى يُنَادُونَ<sup>۱</sup> هَنِيئًا لَكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلَكَ وَلَا يُعْطَا<sup>۲</sup> أَحَدٌ بَعْدَكَ أُعْطِيَ عَلَيَّ<sup>۲</sup> بِنِ أَبِي طَالِبٍ عَ أَحَا<sup>۲</sup> وَ فَاطِمَةَ زَوْجَتَهُ بِنْتًا<sup>۲</sup> وَالْحَسَنَ وَ

<sup>۱</sup> في نسخة «أ»: يقولون، و في المطبوع: ينادون.

<sup>۲</sup> في نسخة «أ»: و لا يعطى.

الْحُسَيْنَ أَوْلَادًا وَحُبِّيهِمْ شَيْعَةً يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ أَفْضَلُ النَّبِيِّينَ وَ عَلِيٌّ أَفْضَلُ الْوَصِيِّينَ وَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ أَكْرَمُ مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَوْلَادِ الْمُرْسَلِينَ وَ شَيْعَتُهُمْ أَفْضَلُ مَنْ تَصَمَّتَتْهُ عَرَصَاتُ الْقِيَامَةِ (يَسْتَعْمِلُونَ عَلِيَّ) عُرِفَ الْجَنَّةَ وَ قُصُورَهَا وَ مُتَنَزَّهَاتَهَا فَلَمْ يَزَالُوا يَقُولُونَ ذَلِكَ فِي مَصْدَرِي<sup>۱</sup> وَ مَرْجِعِي فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَجَبَ عَنْهَا آذَانَ الثَّقَلَيْنِ لَمَّا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَمِعَهَا<sup>۲</sup>.

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں شب معراج ملکوت سموات اور اس سے آگے کے حجابات میں سے جس چیز کے پاس سے بھی گزرا ہر جگہ کو ملا ننگہ سے پر پایا۔ جو سب سے سب بلند آواز میں مجھ سے کہہ رہے تھے:

اے محمد ﷺ! مبارک ہو آپ کو آپ کو وہ چیز عطا ہوئی جو نہ آپ سے پہلے کسی کو ملی اور نہ آپ کے بعد ہی کسی کو دی جائے گی، آپ کو علی بن ابی طالب جیسے بھائی سے نوازا گیا اور علی کی زوجہ فاطمہ جو آپ کی بیٹی ہے، حسن و حسین (علیہم السلام) جو آپ کی اولاد ہیں اور ان کے شیعہ جو آپ کے شیعہ ہیں۔  
اے محمد ﷺ! آپ افضل الانبیاء، علی افضل الاولیاء، فاطمہ سیدۃ العالمین، اور حسن و حسین (علیہم السلام) جنت میں داخل ہونے والے انبیاء کی اولادوں میں سے سب سے افضل ہیں اور ان کے شیعہ ان سب میں افضل ہیں جنہیں روز محشر حاضر کیا جائے گا اور انہیں بہشت کے حجرے، قصر اور تفریح گاہیں بطور مسکن عطا کی جائیں گی۔

میرے آتے جاتے فرشتے مجھ سے یہی جملے کہتے رہے، اگر خدا نے جن وانس کے کانوں پر فرشتوں کی آواز نہ سننے کے لیے حجاب نہ ڈال رکھا ہوتا، تو سب فرشتوں کے ان جملوں کو سنتے۔

<sup>۱</sup> فی نسخه «ب» و المطبوع: ابنة.

<sup>۲</sup> فی نسخه «ب»: و بنیاتها، و فی غایة المرام: و تنزهها، و فی المطبوع: و غرفها.

<sup>۳</sup> فی نسخه «ب»: صعودی، و فی المطبوع: مصعدی.

<sup>۴</sup> عنه غایة المرام: ۱۶۶ ح ۵۶ و ص ۵۸۶ ح ۸۰.

(۳۶)

## مجھے خدا نے اس کام کا حکم دیا ہے۔۔!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُرَّةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَاصِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ [الشَّوَارِبِ] قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سَلِيمَانَ الضَّبْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ ظَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ الْقَارِيسِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَن عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ [وفاطمة ص] فَقَالَ [سَلْمَانُ] سَمِعْتُ النَّبِيَّ ص يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ مَوْلَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَ كَبِيرُكُمْ فَأَتَّبِعُوهُ وَ عَابِدُكُمْ فَأَكْرِمُوهُ وَ قَائِدُكُمْ إِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّزُوهُ وَإِذَا دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَإِذَا أَمَرَكُمْ فَأَطِيعُوهُ [وَ] أَجِيبُوهُ بِحُبِّي وَ أَكْرِمُوهُ بِكَرَمَتِي مَا قُلْتُ لَكُمْ فِي عَلِيِّ إِلَّا مَا أَمَرَني بِهِ رَبِّي جَلَّتْ عَظَمَتُهُ ۳.

اصبح بن نباتہ کہتے ہیں کہ ہم نے سلمانؓ سے علی اور فاطمہ (علیہما السلام) کے بارے میں پوچھا، سلمان نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا:

<sup>۱</sup> فی المناقب: محمد بن مرّة، و فی البحار: محمد بن أحمد بن مرّة.

<sup>۲</sup> فی البحار: الضبعی. و هو: جعفر بن سلیمان الضبعی البصری. قال عنه ابن حجر فی تقریب التهذیب: صدوق زاهد، لکنہ کان بتشیع، و قال عنه الذهبی فی المختصر: مع کثرة علومه قبل کان امیا .... توفی سنة ۱۷۸ هـ. ترجم له فی رجال الطوسی: ۱۶۲، جامع الرواة: ۱ / ۱۵۲ رجال الخوئی: ۴ / ۶۹، تقریب التهذیب: ۱ / ۱۳۱.

<sup>۳</sup> عنه غایة المرام: ۵۸۶ ح ۸۱. و رواه الکرآحکی فی الكنز: ۲۰۸ عن ابن شاذان، عنه البحار: ۲۷ / ۱۱۲ ح ۸۶ و ج ۳۸ / ۱۵۲ ح ۱۲۶، و روضات الجنات: ۶ / ۱۸۵. و رواه الخوارزمی فی المناقب: ۲۲۶، و فی المقتل: ۱ / ۴۱ بإسناده الی ابن شاذان. و رواه الحموی فی فرائد السمطين: ۱ / ۷۸ ح ۴۵ عن ابن شاذان، و الظاهر أنه رواه بإسناده الی الخوارزمی بإسناده الی ابن شاذان، فحدث سقط فی النسخ، لان الحموی لا یروی مباشرة عن ابن شاذان، بل بواسطة الخوارزمی.

علی بن ابی طالبؑ سے (نیکی) تم پر (لازم) ہے۔ بے شک وہ تمہارا مولا ہے پس اس سے محبت کرو، وہ تمہارا بڑا ہے پس اس کی اتباع کرو، تم (میں) عالم ہے پس اس کا احترام کرو، تمہارا رہبر ہے جو جنت کی جانب لے جائے گا پس اس کی عزت کرو۔ وہ جب بھی تمہیں پکارے اسے جواب دو، وہ جب تمہیں حکم دے اس کی اطاعت کرو۔ مجھ سے محبت کی خاطر اس سے محبت کرو، اور میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو، میں تم سے علیؑ کے بارے میں کچھ نہیں کہتا مگر یہ کہ جو مجھے میرے رب نے کہنے کا حکم دیا ہے۔

(۳۷)

### حبِ علیؑ کی جزا اور بغضِ علیؑ کی سزا۔!

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْعَطْرِيفِ الْجُرْجَانِيُّ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو خَلِيفَةَ الْقَضَلِيُّ بْنُ صَالٍ [حَبَابٍ] الْجَمْحِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ [عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ]<sup>۲</sup> قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ص عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَغَضِبَ وَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَدُكُونُ مَنْ لَهُ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ كَمَا نَزَلَتْ لِي وَمَقَامٌ كَمَا قَامِي إِلَّا التُّبُوَّةَ (أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ رَضِيَ اللَّهَ عَنْهُ كَانَتْ لَهُ الْجَنَّةُ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا اسْتَعْفَرْتُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّ بَابٍ شَاءَ يَغْيَرُ حِسَابِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا

<sup>۱</sup> هو محمد بن أحمد بن الحسين بن القاسم بن العطريف الجرجاني الحافظ. قال عنه ابن حجر العسقلاني في لسان الميزان: ۵ / ۳۵: «سمع من عبد الله بن شبرويه و أبي خليفة ... ثقة ثبت من كبار حفاظ زمانه ... توفي في رجب سنة ۳۸۷». و هو أحد مشايخ أبي محمد جعفر القمي، حيث روى عنه في كتاب «نوادير الاثر في على خير البشر»: ۴۳.

<sup>۲</sup> ليس في نسخة «ب» و البحار و المطبوع.

أَعْطَاهُ اللَّهُ كِتَابَهُ بِبَيِّنَةٍ وَحَاسِبُهُ [حَسَاباً يَسِيرًا] حِسَابَ الْأَنْبِيَاءِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا لَا يُخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَشْرَبَ مِنْ [حَوْضِ] الْكَوْثَرِ وَيَأْكُلُ مِنْ شَجَرَةِ طُوبَى وَيَرَى مَكَانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا هَوَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَجَعَلَ قَبْرَهُ رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا أَعْطَاهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ بِمَلِّ عِزِّي فِي بَدَنِهِ حَوْزَاءً وَشَفَعَهُ فِي ثَمَانِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَهُ بِمَلِّ شَعْرَةٍ [عَلَى بَدَنِهِ] مَدِينَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَمَنْ عَرَفَ عَلِيًّا عَ وَأَحَبَّهُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ كَمَا يَبْعَثُ إِلَى الْأَنْبِيَاءِ وَرَفَعَ عَنْهُ أَهْوَالَ مُنْكَرٍ وَكَبِيرٍ وَنَوَّرَ قَبْرَهُ وَفَسَّخَهُ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَامًا وَبَيَّضَ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ أَطَّلَعَ اللَّهُ فِي [ظِلِّ] عَرْشِهِ مَعَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ وَ آمَنَهُ مِنَ الْقَرَعِ الْأَكْبَرِ وَ أَهْوَالِ [يَوْمِ] الصَّاحَّةِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنْهُ حَسَنَاتِهِ وَ تَجَاوَزَ عَنْ سَيِّئَاتِهِ وَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ رَفِيقَ حَمْرَةَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ أَثَبَّتَ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فِي قَلْبِهِ وَأَجْرَى عَلَى لِسَانِهِ الصَّوَابَ وَ فَتَحَ اللَّهُ لَهُ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ سُمِّيَ أَسِيرَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَ بَاهَى اللَّهُ بِهِ مَلَائِكَتَهُ وَ حَمَلَةَ عَرْشِهِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ نَادَاهُ مَلَكٌ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ يَا عَبْدَ اللَّهِ ٢ اسْتَأْذِنِ الْعَمَلَ فَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ الذُّنُوبَ كُلَّهَا أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجْهُهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ وَضَعَ اللَّهُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجَ الْكِرَامَةِ وَ أَلْبَسَهُ حِلَّةَ الْعِزِّ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ مَرَّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبُرْقِ الحَاطِفِ وَ لَمْ يَرِ ضُعُوبَةَ الْمُرُورِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَ بَرَاءَةً مِنَ الْبَغْيِ وَ جَوَّازَ أَعْلَى الصِّرَاطِ وَ أَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا عَ لَا يُنْشَرُ لَهُ دِيْوَانٌ وَ لَا يُنْصَبُ لَهُ مِيزَانٌ وَ قِيلَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ أَلَا وَمَنْ أَحَبَّ [آلَ مُحَمَّدٍ ص] آمَنَ مِنَ الْحِسَابِ وَ الْمِيزَانِ وَ الصِّرَاطِ أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ص صَافَحَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَ زَارَتْهُ أَرْوَاحُ الْأَنْبِيَاءِ وَ قَضَى اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَاجَةٍ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ ص مَاتَ كَافِرًا أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ص [مَاتَ عَلَى الْإِيمَانِ وَ كُنْتُ] أَنَا كَفِيلُهُ بِالْجَنَّةِ [أَلَا وَمَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ ص] (جاء

<sup>١</sup> في نسخة «ب» و البحار: و دفع.

<sup>٢</sup> في نسخة «ب»: «الان يا عبد الله. و في البحار: أن يا عبد الله.

يَوْمَ الْقِيَامَةِ) مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ هَذَا آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ الْأَوْ مِنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ ص لَمْ يَشْمَعْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ الْأَوْ مِنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ ص يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهِ أَسْوَدَ الْوَجْهِ<sup>١</sup>.

<sup>١</sup> عنه البحار: ٢٧ / ١١٤ ح ٨٩ و غاية المرام: ٢٠٧ ح ١٠ و ٥٨٠ ح ٢٩. و رواه الصدوق في فضائل الشيعة: ٢ ح ١، عنه البحار: ٧ / ٢٢١ ح ١٣٣. و تأويل الآيات: ٨٦٣ ح ١. و رواه الطبري في بشارة المصطفى: ٣٦، و الخزاوي في أربعين ح ١. و أخرجه في البحار: ٣٩ / ٢٧٧ ح ٥٥ عن جمال الدين الفقيه الشامي في كتاب الأربعين عن الأربعين جميعا باسنادهم الى ابن عمر. و رواه التعلي في تفسيره «الكشف و البيان» في تفسير «لا أسألكم عليه من أجر الا المودة في القربى» - الشورى: ٢٣ - باسناده الى جرير بن عبد الله البجلي عن رسول الله صلى الله عليه و آله بلفظ:

الأم من مات على حب آل محمد مات شهيدا. الأم من مات على حب آل محمد مات مغفورا له. الأم من مات على حب آل محمد مات تأبيا. الأم من مات على حب آل محمد مات مؤمنا مستكمل الايمان. الأم من مات على حب آل محمد بشرة ملك الموت بالجنة ثم منكر او نكيرا. الأم من مات على حب آل محمد جعل الله قبره مزارا ملائكة الرحمة. الأم من مات على حب آل محمد فتح له في قبره بابان من الجنة. الأم من مات على حب آل محمد يزف الى الجنة كما تزف العروس الى بيت زوجها. الأم من مات على حب آل محمد مات على السنة والجماعة. الأم من مات على بغض آل محمد جاء يوم القيامة مكتوب بين عينيه «آيس من رحمة الله». الأم من مات على بغض آل محمد مات كافرا. الأم من مات على بغض آل محمد لم يشم رائحة الجنة.

و أخرجه عن الثعلبي: ابن طاووس في الطرائف: ٢٩ عنه البحار: ٢٧ / ١١١ ح ٨٤. و الامر تسرى في أرجح المطالب: ٣٢٠، و ابن القوطي في الحوادث الجامعة: ١٥٣ و القندوزي في ينابيع المودة: ٢٧ و ص ٢٦٣ و ص ٣٦٩، و ولي الله اللكهنوي في مرآة المؤمنين: ٥٠٠ - و رواه الحموي في فرائد السمطين: ٢ / ٢٥٥ ح ٥٢٤ باسناده الى الثعلبي. و رواه الزمخشري في تفسيره الكشاف: ٤ / ١٧٣ عنه سعد السعود: ١٤١، و فضائل الخمسة: ٢ / ٧٨. و رواه ابن حجر العسقلاني في الكاف الشاف: ١٤٥. و أخرجه النبهاني في الشرف المؤبد: ٧٤، و المولوى محمد مبین الهندي الفرنكي في وسيلة النجاة: ٥١، و الحضرمي في رشفة الصادى: ٤٥، و القرطبي في تفسيره: ١٦ / ٢٣ جميعا عن الثعلبي و الزمخشري. و أخرجه السيد محمد أبو الهدى الرفاعي في ضوء الشمس: ١٠٠، و الصفوري في نزهة المجالس: ٢ / ٢٢٢ عن القرطبي. و أخرجه الدهلوى في تجهيز الجيش: ١٣ عن الزمخشري و الرازي. و أورده الشبلنجي في نور الابصار: ١٠٤، و ابن حجر الهيتمي في الصواعق: ٢٣٠ و المالكي في الفصول المهمة: ١١٠، و العلامة أحمد سودة الادريسي في رفع اللبس و الشبهات: ٥٣، و في ص ٩٨ قال: «أورده الثعلبي محتجا به و رجاله من محمد بن أسلم الى منتهاه أثبات». و السيد على الهمداني في مودة القربى: ١١٧. و العسقلاني في لسان الميزان: ٤ / ٤٥٠، و باكتير الحضرمي في وسيلة المال: ١٩٩. و السمهوى

عبداللہ ابن عمر (اپنے والد سے روایت کرتا ہے کہ) ہم نے رسول اللہ ﷺ سے علی بن ابی طالبؑ کے بارے میں پوچھا: (اس وجہ سے کہ ہم نے اب تک علیؑ کو نہیں پہچانا) رسول اللہ ﷺ جلال میں آگئے اور فرمایا:

آخر بعض الناس کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اس بات کے منکر دکھائی دیتے ہیں کہ نبوت کے سوا علیؑ کو خدا کے نزدیک وہی منزلت حاصل ہے جو مجھے حاصل ہے؟! آگاہ ہو جاؤ! کہ جس نے علیؑ سے محبت کی پس اس نے مجھ سے محبت کی؛ اور جس نے مجھ سے محبت کی تو خدا اس سے راضی ہو اور جس سے خدا راضی ہو تو وہ اس کا اجر بہشت قرار دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! جو علیؑ سے محبت رکھے گا ملائکہ اس کے لیے استغفار کریں گے، اس کے لیے بہشت کے تمام دروازے کھول دیا جائیں گے تاکہ وہ جس در سے بھی چاہے بنا حساب جنت میں داخل ہو جائے۔ آگاہ ہو جاؤ! جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس کا نامہ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں تھمائے گا، اور اس کا حساب (اتنا سہل ہوگا) ہوگا جیسے انبیاء سے لیا جائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت رکھتا ہے اس دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہوگا جب تک حوض کوثر کا پانی نہ پی لے، شجرہ طوبی کا پھل نہ کھالے اور جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت کرتا ہو گا خدا اس کے لیے سکرات موت کی منزل آسان کر دے گا اور اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا سے جنت میں اس کے بدن میں موجود رگوں کی تعداد کے برابر حوریں عطا فرمائے گا، اور اس کے خاندان میں سے ساٹھ لوگوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کرے گا، اور اسے جنت میں اس کے جسم پر موجود بالوں کی تعداد کے برابر شہر عنایت فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی علیؑ کو پہچانتا ہو گا اور اس سے محبت کرے گا، خدا اس کے پاس ملک الموت کو اس طرح بھیجے گا جیسے

---

في الاشراف على فضل الاشراف (مخطوط)، و العيني الحيدري آبادي في مناقب سيدنا علي: ٥٠، و محمد فتحا السوسى في الدرّة الخريدة: ١ / ٢١١، و توفيق أبو علم في أهل البيت: ٤٩. أخرجها عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحق: ٩ / ٤٨٦ - ٤٩٠ و ج ١٨ / ٤٩٠ - ٤٩٣. يأتي ما يشاهه في المنقبة - ٩٥.

وہ اسے انبیاء کی روح قبض کرنے کے لیے بھیجتا ہے، اس سے منکر و نکیر کے سوالوں کی وحشت کو دور فرما دے گا، اس کی قبر کو منور فرمائے گا، اس کی قبر کو ستر سال کی مسافت کے برابر وسیع کر دے گا اور خدا روز قیامت اس کا چہرہ سفید (ونورانی) کر دے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس پر اپنے عرش کے سائے کا سایہ کرے گا اور اسے صدیقین، شہداء اور صالحین کی معیت سے نوازے گا، اور اسے سب سے بڑے خوف (یعنی وحشت محشر) اور روز قیامت کے ڈر سے امان عنایت فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس کی نیکیاں قبول فرمائے گا، اس کے گناہوں سے درگزر فرمائے گا، اور وہ جنت میں جناب حمزہؑ سید شہداء کا ساتھی ہو گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس کے دل میں حکمت کو مستقر فرمائے گا اور اسے اس کی زبان سے جاری فرمائے گا نیز اس کے لیے ابواب رحمت کھول دے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا وہ زمین میں خدا کے خاندان کے نام سے پکارا جائے گا اور خدا اس کے ذریعے ملائکہ اور حاملان عرش پر فخر و مہابت کرے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی علیؑ سے محبت کرے گا اسے ایک فرشتہ عرش کے نیچے سے آواز دے گا: اے خدا کے بندے! اپنے اعمال کو از سر نو شروع کر کہ خدا نے تیرے تمام گناہ بخش دیے۔ آگاہ ہو جاؤ! جو علیؑ سے محبت کرے گا وہ روز قیامت اس صورت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو علیؑ سے محبت کرے گا خدا (روز قیامت) اس کے سر پر کرامت کا تاج اور اس کے تن پر حلہ عزت پہنائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا وہ پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے گا اور اسے وہاں کوئی صعوبت نہیں اٹھانی پڑے گی۔

آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی علیؑ سے محبت کرے گا خدا اس کے لیے جہنم اور نفاق سے برائت کا نامہ لکھ دے گا، اور اسے پل صراط پر سے گزرنے کے لیے گزر نامہ اور عذاب سے امان عنایت فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ

<sup>۱</sup> یعنی جس طرح انسان کو اس کا خاندان عزیز ہوتا ہے، خدا کو ایسے ہی امیر المؤمنین کے محب عزیز ہیں۔ نہ یہ کہ نعوذ باللہ اس کا کوئی ایسا ہی خاندانی سلسلہ ہے جسے انسانوں میں پایا جاتا ہے۔

جو کوئی بھی علیؑ کی محبت رکھتا ہو گا نہ اس کے لیے نامہ اعمال کھولا جائے گا اور نہ میزان لگائی جائے گی، بلکہ اس سے تو کہا جائے گا: بنا حساب کتاب کے جنت میں داخل ہو جا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی علیؑ سے محبت کرے گا اسے حساب کتاب، میزان اور صراط سے امان عنایت کی جائے گی۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی آل محمد ﷺ کی محبت پر مرفرشتے اس سے مصافحہ کریں گے، اور انبیاء کی ارواح اس سے ملنے آئیں گی، اور خدا اس کی وہ تمام حاجات قبول فرمائے گا جو وہ بارگاہ خدا میں رکھتا ہو گا۔

آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی آل محمد ﷺ کے بغض پر مرا، کافر مرا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو آل محمد ﷺ کی محبت پر مرادہ ایمان پر مر اور میں اس کی جنت کا ضامن ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ جو بھی آل محمد ﷺ کے بغض پر مرادہ روز قیامت اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے ماتھے پر لکھا ہو گا: یہ شخص خدا کی رحمت سے مایوس ہے!۔ آگاہ ہو جاؤ! جو بھی آل محمد ﷺ کے بغض پر مرادہ جنت کی بوتک نہ سو گھ پائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کوئی بھی آل محمد ﷺ کے بغض پر مرادہ قبر سے اس حال میں نکالا جائے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ ہو گا۔<sup>۱</sup>

۱ ہو سکتا ہے کہ مندرجہ بالا حدیث کے مضمون میں سنائے گئے مژدے دیکھ کر بعض افراد افراط و تفریط کا شکار ہو جائیں۔ کچھ کو ایسا لگنے لگے کہ یہ جو کچھ بھی بیان ہوا رہا ہے مبالغہ آرائی کے سوا کچھ نہیں، اور کچھ ایسے کہ جن کا دامن بالکل ہی عمل سے خالی ہو اس حدیث کو اپنی شان میں سمجھنے لگیں۔ تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ اس حدیث میں کوئی مبالغہ نہیں ہے، محبت الہییت ہے ہی ایسی شے کے جس کے پاس یہ ہو اس کے پاس سب کچھ ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس محبت کے کچھ تقاضے اور شرائط بھی ہیں یا جو کوئی بھی اس محبت کا عودیدار ہو اسے درجہ بالا مقامات سے نواز دیا جائے گا، تو جواب یہی ہے کہ اوپر بیان ہونے والے مقامات خود اس بات کے بیانگر ہیں کہ یہاں اکثر جملوں میں عام اور فقط زبانی دعوے سے متعلق محبت کی بات نہیں ہو رہی، بلکہ یہاں تو وہ محبت زیر بحث ہے جو اپنی تمام شرائط و تقاضوں کے ساتھ جلوہ نما ہو، اور پھر جس کے پاس یہ محبت ہو نیز جو امیر المؤمنین کا عملی میدان میں حقیقی پیرو ہو وہ ان تمام مقامات کا سزاوار ہے، جیسے سلمان، ابوذر، مقداد و عمار وغیرہ۔۔۔

(۳۸)

## ساکنان فردوس!

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّيْشَابُورِيُّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَجْرَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعِزِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُعْبِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيُّ ع مِي (مَعْنَى دَهْمِي) مِنْ بَدَنِي مَنْ تَوَلَّاهُ رَشِدٌ وَمَنْ أَحْبَبَهُ هَجٌّ وَمَنْ تَبِعَهُ نَجَا (أَلَا وَإِنَّ عَلِيًّا) رَابِعُ الْأَرْبَعَةِ فِي الْفِرْدَوْسِ أَنَا وَهُوَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ۲.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علیؑ کی میرے لیے وہی منزلت ہے جو میرے خون کی میرے بدن سے ہے، جو بھی اس کی ولایت قبول کرے گا ہدایت پائے گا، جو اس سے محبت کرے گا وہ صحیح راہ پر گامزن ہو گا، اور جو اس کی اتباع کرے گا وہ نجات پائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ علیؑ جنت کے چار ساکنین میں سے ہے؛ (اور وہ چار یہ ہیں) میں علیؑ، حسنؑ و حسینؑ۔

<sup>۱</sup> روى المصنف (رحمه الله) عنهما ثلاث روايات اخرى نقلها السيد ابن طووس في جمال الأسبوع: ۱۳۸، ۱۴۲ و ۱۴۵. وفيه «الحسن الاجرى بمكة».

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۲۰۷ ح ۱۱.

(۳۹)

## نور کے ہاتھ میں ہاتھ۔۔!

حَدَّثَنِي الشَّرِيفُ الْحَسَنُ بْنُ حَمَزَةَ الْعُلُوَيْيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي (عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى) <sup>۱</sup> عَنِ الزُّهْرِيِّ <sup>۲</sup> عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَنْ صَافَحَ عَلِيًّا عَ فَمَا تَمَّهَا صَافَحَنِي وَمَنْ صَافَحَنِي فَمَا تَمَّهَا صَافَحَ أَرْكَانَ الْعَرْشِ وَمَنْ عَانَقَهُ فَمَا تَمَّهَا عَانَقَنِي وَمَنْ عَانَقَنِي فَمَا تَمَّهَا عَانَقَ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ وَمَنْ صَافَحَ مُحَمَّدًا عَلِيًّا عَفَرَ اللَّهُ لَهُ الذُّنُوبَ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ <sup>۳</sup>.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی علیؑ سے مصافحہ کیا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا، اور جس نے مجھ سے مصافحہ کیا اس نے ارکان عرش سے مصافحہ کیا، جو علیؑ سے گلے ملا وہ مجھ سے گلے ملا اور جو مجھ سے گلے ملا پس بلاشک وہ تمام انبیاء سے گلے ملا۔ جو کوئی علیؑ کے کسی محب سے مصافحہ کرے تو خدا اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اسے بنا حساب جنت میں داخل کرے گا۔

<sup>۱</sup> فی مناقب الخوارزمی: علی.

<sup>۲</sup> فی السند سقط، اذ ان ابن شاذان یروی عن الزهری بخمس و سائط كما فی المنقبه (۸۰) و (۸۴).

<sup>۳</sup> عنه البحار: ۲۷ / ۱۱۵ ح ۹۰. و رواه الخوارزمی فی المناقب: ۲۲۶ یاسنادہ الی ابن شاذان، عنه مصباح الأنوار: ۱۲۲ (مخطوط)، و غایة المرام: ۵۸۳ ح ۴۷.

(۴۰)

## علی کے لیے خدائے عزیر و حکیم کی جانب سے تحفہ

حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَطِيعِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْهَاشِمِيُّ الْمَنْصُورِيُّ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرَّضَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ حَدَّثَنِي قُدْبَةُ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ص قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ص عَلَى شَاطِئِ الْفَرَاتِ فَذَرَعَ قَمِيصَهُ وَ دَخَلَ الْمَاءَ فَجَاءَتْ مَوْجَةٌ فَأَخَذَتْ الْقَمِيصَ فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ص فَلَمْ يَجِدِ الْقَمِيصَ فَأَعْتَمَهُ لِذَلِكَ [عَمَّا سَدِيداً] فَإِذَا يَهَاتِفُ يَهَيْفُ يَا أَبَا الْحَسَنِ انظُرْ عَنْ يَمِينِكَ وَ خُذْ مَا تَرَى فَإِذَا إِزَاهُ<sup>۲</sup> عَنْ يَمِينِهِ وَ فِيهِ قَمِيصٌ مَطْوِيُّ فَأَخَذَهُ لِيَلْبَسَهُ فَسَقَطَتْ مِنْ جَبِيهِ رُقْعَةٌ فِيهَا مَكْتُوبٌ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَدِيَّةٌ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هَذَا قَمِيصٌ هَاهُونَ بِنِ عَمْرَانَ ع كَذَلِكَ وَ أَوْرَثْنَاها قَوْمًا آخِرِينَ<sup>۳</sup>.

<sup>۱</sup> هو محمد بن أحمد بن عبيد الله بن أحمد بن عيسى بن المنصور الدوانقي الهاشمي العباسي. روى عن عم أبيه عيسى بن أحمد بن عيسى بن المنصور، عن أبي محمد صاحب العسكر عليه السلام معجزات و دلائل، ترجم له في رجال الطوسي: ۴۲۲ رقم ۱۴: ۵۰۰ رقم ۵۹، و رجال السيد الخوئي: ۱۵ / ۱۴. و ترجم لعم أبيه في رجال الطوسي: ۴۱۷ رقم: ۲، رجال النجاشي: ۲۲۸، جامع الرواة: ۱ / ۶۴۹ و رجال السيد الخوئي: ۱۳ / ۱۹۶.

<sup>۲</sup> في نسخة «ب» و البحار و الخصائص: منديل، و في المناقب: ميزر.

<sup>۳</sup> الدخان: ۲۸.

امام علیؑ اپنے آباؤ اجداد کے توسط سے امام حسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: امیر المومنینؑ کے غلام قنبرؓ کہتے ہیں: میں ایک دن امیر المومنینؑ کے ساتھ ساحل فرات پر کھڑا تھا، جناب امیر نے اپنا پیراہن اتار اور پانی میں اتر گئے، اس اثناء میں پانی کی ایک موج آئی اور آپؑ کی قمیض کو اپنے ساتھ بہا لے گئی، جب امیر المومنینؑ دریا سے باہر آئے اور وہاں اپنی قمیض کو نہ پایا تو بہت فکر مند ہوئے۔ ناگہاں ہاتھ غیبی نے صدای: اے ابوالحسن! اپنی دائیں جانب دیکھو اور جو ملے اسے اٹھا لو۔

پس آپؑ داہنی جانب متوجہ ہوئے تو ایک بچھی میں سلاہوا کرتا رکھا تھا، آپ نے وہ لباس اٹھا کر پہن لیا، اس کی جیب سے ایک رقعہ نکل کر گرا جس پر لکھا تھا: شروع اللہ کے نام سے جو رحمن و رحیم ہے۔ یہ خدائے عزیز و حکیم کی جانب سے علی بن ابی طالبؑ کے لیے تحفہ ہے۔ یہ ہارون بن عمران کی قمیض ہے؛ اور ہم نے اس طرح دوسری قوموں کو وراثت (منتقل) کی۔

(۴۱)

## علیؑ باب اللہ

<sup>۱</sup> عنہ غاية المراد: ۶۶۰ ح ۱۱۹. أوردہ فی الخرائج و الجرائح: ۲۸۸ ح ۶۰ (مخطوط) بالاسناد الی أبی جعفر الطوسی۔۔ عن قنبر عنہ البحار: ۳۹ / ۱۲۶ ح ۱۳، و اثبات الهداة: ۴ / ۵۵۱ ح ۲۰۱. و أوردہ ابن شہر اشوب: ۲ / ۶۹، عنہ مدینة المعاجز: ۱۶ ح ۱۴. و فی ص ۹۶ ح ۲۴۸ عن خصائص الرضی: ۲۵ و عن المناقب و عن أمالی الطوسی.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ<sup>٢</sup> قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ مُنْذِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ بُيَّاتَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: مَعَاشِرَ النَّاسِ اعْلَمُوا أَنَّ (اللَّهُ تَعَالَى جَعَلَ لَكُمْ) أَبَا مَنْ دَخَلَهُ أَمِنْ مِنَ النَّارِ وَمِنَ الْفِرْعِ الْأَكْبَرِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اهْدِنَا إِلَى هَذَا الْبَابِ حَتَّى نَعْرِفَهُ قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَأَخُو رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَخَلِيفَةُ اللَّهِ عَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى الَّتِي لَا انْفِصَامَ لَهَا فَلْيَتَمَسَّكَ بِوِلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَإِنَّ وِلَايَتَهُ وَوِلَايَتِي وَطَاعَتُهُ طَاعَتِي مَعَاشِرَ النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَغْرِثَ الْحُجَّةَ بَعْدِي فَلْيَغْرِثْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع [مَعَاشِرَ النَّاسِ (مَنْ أَرَادَ أَنْ يَتَوَلَّى اللَّهَ وَرَسُولَهُ) فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بَعْدِي] وَالْأَيْمَةَ مِنْ دُرِّيَّتِي فَإِنَّهُمْ خُذَانُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَامَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا عِدَّةُ الْأَيْمَةِ فَقَالَ يَا جَابِرُ سَأَلْتَنِي رَحِمَكَ اللَّهُ عَنِ الْإِسْلَامِ بِأَجْمَعِهِ وَعِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الشُّهُورِ وَهِيَ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ<sup>٤</sup> وَعِدَّتُهُمْ عِدَّةُ الْعُيُونِ الَّتِي انْفَجَرَتْ لِيُوسَى

<sup>١</sup> ابن الوليد شيخ القميين و فقيههم و متقدمهم و وجههم، جليل القدر، عارف بالرجال قال عنه النجاشي: « ثقة ثقة» مات سنة ٣٤٣ هـ. ترجم له في رجال النجاشي: ٢٩٧، رجال ابن داود: ٣٠٤ و ص ٣٠٨، رجال الطوسي: ٤٩٥ رقم ٢٣، فهرست الطوسي: ١٥٦ رقم ٦٩٤، رجال العلامة الحلي: ١٤٧ رقم ٤٣، أعلام القرن الرابع: ٢٥٩، و رجال السيد الخوئي: ١٥ / ٢٣٠. و في اليقين: ٦٠: محمد بن الحسين بن أحمد بن جعفر. و في ص ١٣٢: محمد بن الحسين بن أحمد، عن محمد بن جعفر. و كلا القولين ضعيف. راجع رجال السيد الخوئي: ١٥ / ١٦٧ - ١٩٧.

<sup>٢</sup> كذا في الأصل و اليقين. و الصحيح عندي: محمد بن الحسن أي الصغار. لانه روى عن إبراهيم بن هاشم، و روى عنه ابن الوليد. راجع رجال السيد الخوئي: ١٥ / ٢٨٦ - ٢٨٧.

<sup>٣</sup> في اليقين: ٦٠ و البحار: هشام. و هو تصحيف. صوابه ما في المتن.

<sup>٤</sup> إشارة الى سورة التوبة: ٣٦.

بْنِ عَمْرَانَ عَجِينَ صَرَبٍ بِعَصَاهُ [الْحَجَرِ] فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۚ وَوَدَّاهُمْ مَدَدَةَ نَبَاةٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ [قَالَ اللَّهُ تَعَالَى] وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَبِيًّا ۗ قَالُوا قَوْمًا لَا يَأْتِيهِمُ الْبَأْسُ إِلَّا بَأْسًا عَشِيرًا [إِمَامًا] وَأَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ الْمُهْدِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۗ<sup>۱</sup>

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگوں! جان لو کہ خدا نے تمہارے لیے ایک در قرار دیا ہے، جو بھی اس میں داخل ہو گا وہ جہنم اور سب سے بڑے ڈر (یعنی قیامت) سے امان میں ہے۔ اس وقت ابو سعید خدری کھڑے ہوئے اور بولے: یا رسول اللہ ﷺ! ہماری اس باب کی جانب ہدایت کیجیے تاکہ ہم بھی اسے جان جائیں!

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ علی ابن ابی طالبؑ ہے؛ جو سید الوصین، امیر المؤمنین، رب العالمین کے رسول کا بھائی، اور تمام انسانوں پر اللہ کا خلیفہ ہے۔ اے لوگوں! جو کوئی بھی پسند کرتا ہے کہ عروۃ الوثقیٰ (اللہ کی رسی) جس میں کوئی کمزوری نہیں سے متمسک ہو جائے پس اس چاہیے کہ علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت سے متمسک ہو۔ کیونکہ تحقیق اس کی ولایت میری ولایت اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے۔

اے لوگوں! اگر تم میرے بعد آنے والی (خدا کی) حجت کو جاننا پسند کرتے ہو تو پھر علی بن ابی طالبؑ کو جان لو۔ اے لوگوں! جو کوئی بھی یہ چاہتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرے اس کے لیے لازم ہے کہ میرے بعد علیؑ اور ان کی اولاد سے ہونے والے آئمہ جو میری ذریت سے ہوں گے، کی پیروی کرے کہ وہ میرے علم کے خزانہ دار ہیں۔

<sup>۱</sup> إشارة الى سورة البقرة: ۶۰.

<sup>۲</sup> المائة: ۱۲.

<sup>۳</sup> عنه اليقين: ۶۰ و غاية المرام: ۱۸ ح ۱۵ و ص ۴۵ ح ۵۵، و ص ۱۶۶ ح ۵۷ و ص ۱۹۹ ح ۵۶ و ص ۵۱۲ ح ۱۸۔۔۔ و رواه الكواحكي في الاستنصار: ۲۰ و ۲۱ عن ابن شاذان، عنه اليقين: ۱۳۲ و أخرجه في البحار: ۳۶ / ۲۶۳ ح ۸۴ عن اليقين بالطريقين.

پس جابر بن عبد اللہ انصاریؓ ٹھہرے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ان آئمہ کی تعداد کتنی ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جابر خدا تم پر رحمت نازل کرے! کہ تم نے مجھ سے تمام کے تمام اسلام کے بارے میں سوال کیا ہے۔ ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے جیسا کہ قرآن میں آیا ہے خدا کے یہاں بارہ ماہ ہیں اس دن سے جب سے خدا نے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا۔ اماموں کی تعداد اتنی ہی ہے جتنی تعداد میں موسیٰ بن عمرانؑ کے لیے پتھر پر عصا مارنے سے چشمے جاری ہوئے تھے؛ اور اس پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوئے۔ ان کی تعداد نقبائے بنی اسرائیل کے برابر ہوگی جیسا کہ خدا فرماتا ہے: اور ہم نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا اور ان میں بارہ نقیبوں کو مبعوث کیا۔ پس اے جابر! امام بارہ ہوں گے، جن کا پہلا علیؑ اور آخری قائم المہدی (صلوات اللہ علیہم) ہے۔

(۳۲)

### علی کا وضو

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى ١ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ٢ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ

<sup>۱</sup> هو ابن بابويه القمي المعروف بالشيخ الصدوق: دعا الحجة عليه السلام لايه أن يولد له مولود محدث فقيه فولد شيخنا الصدوق. ضع يدك على أي من كتب الرجال و التراجم تجد ترجمته كافية شافية.

<sup>۲</sup> في الأصل: أزهر. و الظاهر أنه تصحيف. إذ أن الشيخ الصدوق رحمه الله روى عن الحسن بن محمد بن سعيد الحمداقي، عن فرات بن إبراهيم الكوفي- صاحب التفسير المعروف باسمه- حوالی خمسة عشرة رواية تقریبا، منها علی سبیل المثال في معاني الأخبار: ۳۶ ح ۸ و ص ۵۶ ح ۵. فضائل الأشهر الثلاثة: ۱۲۴ ح ۱۳۲،

بُنَ يُحْيِي قَالَ حَدَّثَنِي سُؤَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رَبِيعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولِ اللَّهِ ص صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ عَلَى قَدَمَيْهِ فَقَالَ مَنْ يُحْيِي وَيُحْبِبُ أَهْلَ بَيْتِي فَلْيُتَدَبَّرْ فَلْيَتَدَبَّرْ بِنَا بِأَجْمَعِنَا حَتَّى أَتَى مَزْلِقَ فَاطِمَةَ ع فَقَرَعَ الْبَابَ قَرَعًا خَفِيفًا فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع وَعَلَيْهِ شِمْلَةٌ وَبِيَدِهِ مُلَطَّخَةٌ بِالطَّلِينِ فَقَالَ [لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ] حَدَّثَ النَّاسَ بِمَا رَأَيْتُ أُمِّسَ فَقَالَ [عَلِيٌّ ع] نَعَمْ [وَذَاكَ أَبِي وَأُخْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَمَا] أَنَا فِي وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ أَرَدْتُ الظُّهْرَ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي الْمَاءُ فَوَجَّهْتُ [وَلَكِنِّي الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ] فِي طَلَبِ الْمَاءِ فَأَبْطِئَا عَلِيٌّ فَإِذَا أَنَا بِهَا تَيْفٍ [يَهْتَفُ] يَا أَبَا الْحَسَنِ أَقْبِلْ عَلَيَّ يَمِينِكَ فَالْتَفَتْتُ فَإِذَا [أَنَا] بِقَدَسٍ<sup>١</sup> مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقٍ فِيهِ مَاءٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّجْلِ<sup>٢</sup> وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فَوَجَدْتُ فِيهِ رَائِحَةَ الْوَرْدِ فَوَجَّهْتُ مِنْهُ وَشَرِبْتُ حُجْرَاتٍ ثُمَّ قَطَرْتُ عَلَى رَأْسِي قَطْرَةً وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلَى فُوَادِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص هَلْ تَدْرِي مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ الْقَدَسُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْقَدَسُ مِنْ أَقْدَاسِ الْجَنَّةِ وَالْمَاءُ مِنْ تَحْتِ شَجَرَةِ طُوبَى أَوْ قَالَ مِنْ هَمْرِ الْكُوْثَرِ وَأَمَّا الْقَطْرَةُ فَمِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ثُمَّ صَمَعَهُ [رَسُولُ اللَّهِ ص] إِلَى صَدْرِهِ وَ قَبَّلَ [مَا] بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَبِيبِي مَنْ كَانَ خَادِمَهُ بِالْأَمْسِ جَزِيئِلَ ع [فَمَحَلُّهُ وَقَدْرُهُ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ]<sup>٤</sup>.

ابن عباس کہتے ہیں: ایک دن ہم نے نماز عصر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ گھڑے ہوئے اور فرمایا: جو کوئی بھی مجھ سے اور میرے اہلبیت سے محبت کرتا ہے وہ میرے پیچھے پیچھے آئے۔ پس ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو لیے یہاں تک کہ فاطمہ زہرا کا گھر آ گیا۔ رسول

عيون الأخبار: ۱/ ۲۶۲ ح ۲۲، الحاصل: ۴۱۸ ح ۱۱ و غیرہا. کما و روی فرات الکوفی عن أحمد بن موسى في تفسيره كثيرا منها في ص ۲، ۴، ۱۰۳ و غیرہا.

<sup>١</sup> في نسخة «ب»: ولداى، و في المدينة و غاية المرام: الحسن و الحسين.

<sup>٢</sup> في المطبوع: يا أبا الحسن التفت فإذا أنا بقدرح، و كذا في باقى المواضع. و القدس - بالفتح - السطل بلغة أهل الحجاز لانه يتقدس منه: أى يتطهر فيه.

<sup>٣</sup> في المطبوع: اللبن.

<sup>٤</sup> عنه غاية المرام: ۶۳۸ ح ۴، و مدينة المعاجز: ۹۶ ح ۲۴۵.

اللہ ﷺ نے آہستہ سے دق الباب کیا۔ علیؑ باہر آئے تو (ہم نے دیکھا) ان کے دوش پر بنا آستینوں والی قباحتھی اور آپ کے ہاتھ مٹی میں سے ہوئے تھے (ظاہر تھا کہ آپ گھر کی مرمت میں مصروف تھے)۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا ابوالحسن! لوگوں کے لیے کل کا ماجرا بیان کرو! علیؑ نے کہا: بہت بہتر میرے ماں باپ آپ پر فدا یا رسول اللہ ﷺ! کل نماز ظہر کے وقت میں چاہتا تھا کہ وضو کروں لیکن میرے پاس پانی موجود نہیں تھا۔ میں نے اپنے بیٹوں حسن و حسین (علیہما السلام) کو پانی لانے کے لیے بھیجا، لیکن انہوں نے آنے میں کچھ دیر کر دی (اور نماز کا اول وقت ہاتھ سے جاتا دیکھائی دیا) اچانک ہاتفِ نبیؐ نے صدای: اے ابوالحسن! اپنی دائیں جانب دیکھو۔ میں نے اس طرف رخ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سونے کا ایک چھوٹا برتن (ہوا میں) معلق ہے، جس میں ایسا پانی موجود تھا جو برف (یا دودھ) سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں تھا، اس کی خوشبو گلاب کی سی تھی، میں نے اس سے وضو کیا اور اس میں سے تھوڑا سا پانی پیا بھی، اس کے بعد میں نے اس کے چند قطرے اپنے سر پر بھی ڈالے جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں بھی محسوس کی۔

رسول اللہ ﷺ نے سوال کیا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ برتن کہاں سے آیا تھا؟ علیؑ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جاننے والے ہیں! رسول اللہ ﷺ گویا ہوئے: وہ برتن جنت کے برتنوں میں سے ایک تھا اور اس میں موجود پانی شجرہ طوبیٰ کے نیچے کا پانی تھا یا شاید رسول اللہ ﷺ نے کہا وہ حوض کوثر کا پانی تھا۔ اور وہ قطرہ (جس کی ٹھنڈک علیؑ نے دل میں بھی محسوس کی) تمہے عرش سے تھا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دے کر بولے: اے میرے دوست! کل جبرائیلؑ جس کا خادم تھا خدا کے نزدیک اس کی قدر و منزلت بہت عظیم ہے۔

(۴۳)

## خدا یا امیر المومنین، سید المسلمین اور امام المستنین کو بھیج۔!

حدَّثَنِي الشَّرِيفُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَلِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْكَاتِبِ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ زِيَادِ الْبَزَّازِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ رَافِعٍ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا لَأَخِي عَائِشَةَ فَكُنْتُ إِذَا كَانَ النَّبِيُّ ص عِنْدَهَا قَرِيبًا أُعَاطِيهِمْ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ص عِنْدَهَا ذَاتَ يَوْمٍ (وَإِذَا رَأَى يَدِي) الْبَابَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا جَارِيَةٌ مَعَهَا طَبِيقٌ مُغَطِّي قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَقَالَتْ أَدْخِلْهَا فَدَخَلَتْ فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيِ عَائِشَةَ فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ص فَجَعَلَ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ وَيَأْكُلُ وَخَرَجَتْ الْجَارِيَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ ص لَيْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَ الْمُتَّقِينَ يَأْكُلُ مَعِيَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَمَنْ (هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْمُجْتَمِعَةُ فِيهِ هَذَا الْخِصَالُ) فَسَكَتَ ثُمَّ أَعَادَ الْكَلَامَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَتْ عَائِشَةُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ [النَّبِيُّ ص] (فَجَاءَ أَحَدٌ وَدَقَّ عَلَيْنَا) الْبَابَ (فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ فَرَجَعْتُ وَقُلْتُ لِلنَّبِيِّ ص عَلِيُّ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ أَدْخِلْهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ) مَرْحَبًا وَ أَهْلًا [بِكَ] لَقَدْ تَمَثَّلْتُكَ مَرَّتَيْنِ حَتَّى لَمَّا أَبْطَأْتُ عَلَيَّ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَأْتِيَنِي بِكَ الْجَلِيسَ وَ كُلَّ

<sup>۱</sup> كذا في الأصل، و في اليقين: حميد. و الصحيح عندي: أحمد، إذ أنه روى عن عبد العظيم الحسيني اثنا عشر رواية كلها في الكافي. راجع رجال السيد الخوئي: ۱۰ / ۴۸ - ۵۴.

<sup>۲</sup> كذا في الأصل و بشارة المصطفى و البحار. و في اليقين: ۱۳: أبي رافع، و في ص ۶۱: نافع. و نافع هو مولی لابن عمر و أم سلمة. تقريب التهذيب: ۲ / ۲۹۶ رقم ۲۹ و ۳۰.

<sup>۳</sup> في نسخة «ب» و اليقين: فرجعت فقلت: هذا علي بن أبي طالب، فقال النبي صلى الله عليه و آله.

فَجَلَسَ وَ أَكَلَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ص [يَا عَلِيّ] قَاتَلَ اللَّهُ مَنْ قَاتَلَكَ وَ عَادَى مَنْ عَادَكَ فَكَأَلَتْ عَائِشَةُ وَ مَنْ يُقَاتِلُهُ وَ [مَنْ] يُعَادِيهِ قَالَ أَنْتِ وَ مَنْ مَعَكَ مَرَّتَيْنِ [أَيْدِيَهُمْ أَيْدِيَهُمْ مَعَكَ مَرَّتَيْنِ تَرَضَيْنِ بِذَلِكَ وَ لَا تُنْكِرِيهِ] ۱

ابورافع کہتے ہیں: میں عائشہ کا غلام تھا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ عائشہ کے گھر میں تھے اور میں ان کی خدمت میں مصروف تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ میں باہر گیا تو دیکھا کہ ایک کنیز ہے جس کے ہاتھ میں ایک کپڑے سے ڈھکا ہوا طبق تھا۔ میں اندر گیا اور عائشہ کو خبر دی۔ عائشہ نے کہا: اسے اندر آنے دو۔ وہ کنیز کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے وہ طبق عائشہ کے سامنے رکھ دیا۔ عائشہ نے اسے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے تناول فرمایا شروع کر دیا اور کنیز واپس چلی گئی۔

رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا: اے کاش! امیر المؤمنین، سید المسلمین اور امام المتقین بھی ہوتے اور میرے ساتھ یہ غذا کھاتے!۔ عائشہ نے پوچھا: یہ کون ہے جس میں یہ ساری صفات جمع ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب نہ دیا اور پھر یہی بات ارشاد فرمائی۔ عائشہ نے دوبارہ پوچھا یہ کون ہے؟ آپ نے پھر بھی جواب نہیں دیا۔ اسی اثناء میں دق الباب ہوا، میں باہر گیا تو دیکھا علی بن ابی طالب ہیں۔ میں واپس پلٹا اور رسول اللہ ﷺ کو جا کر خبر دی کہ علی آئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں اندر آنے دو۔ اس کے بعد فرمایا: اے ابوالحسن! خوش آمدید! میں نے دوبارہ تمہیں دیکھنے کی آرزو کی اور جب میں نے دیکھا کہ تم نے آنے میں دیر کر دی تو میں نے خدا سے چاہا کہ وہ تجھے میرے پاس بھیج دے تاکہ تم (میرے ساتھ) بیٹھو اور یہ کھانا کھاؤ۔

۱ من الیقین و المطبوع.

۲ عنہ الیقین: ۶۱، و غایۃ المرام: ۱۸ ح ۱۶، و ص ۴۵ ح ۵۶ و ص ۶۲۰ ح ۲۰. و رواہ ابن مردویہ فی المناقب بإسنادہ الی إسماعیل بن زباد البزاز، عنہ کشف الغمّة: ۱/۳۴۳، و غایۃ المرام: ۲۰ ح ۳۱، و الیقین: ۱۳. و رواہ الطبریّ فی بشارة المصطفیٰ: ۱۶۵ بإسنادہ الی رافع مولی عائشہ، عنہ البحار: ۳۸/۳۵۱ ح ۳ و عن الیقین. و أوردہ فی مصباح الأنوار: ۱۵۶ (مخطوط) عن ابن إدريس، و فیہ: «أنت یا حمیراء و من معک، حتی قالها ثلاثاً».

علیؑ بیٹھ گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تناول فرمانا شروع کر دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا علیؑ! خدا سے قتل کرے جو تمہیں قتل کرے اور اس سے دشمنی رکھے جو تم سے دشمنی کرے۔ عائشہ نے پوچھا: کون ہے وہ جو علیؑ کو قتل کرے گا اور ان سے بغض رکھے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور دوبارہ یہی دعا فرمائی۔ عائشہ نے پھر پوچھا: کون ہے جو علیؑ کو قتل کرے گا اور ان سے بغض رکھے گا؟ اس وقت رسول ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا: اے عائشہ تم اور تمہارے ساتھی۔

(۴۴)

### مخلوق کو حنالت سے ملانے والی کڑی

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَزَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَضْلُ بْنُ شَاذَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَمِيلٌ<sup>۱</sup> بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: فَاطِمَةُ مُهْجَةٌ قَلْبِي وَابْنَاهَا حَمْرَةٌ قُوَادِي وَبَعْلُهَا نُورٌ بَصْرِي وَالْأُؤْمَةُ مِنْ وَلَدِهَا أُمَّتَاءُ رِيٍّ وَحَبْلُهُ أُمَّمْدُ وَرَبِيئَتُهُ وَرَبِّيَنْ خَلْقُهُ مَنْ اعْتَصَمَ بِهِ نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ هَوَى<sup>۲</sup>.

<sup>۱</sup> فی البحار و المقتل: حمید، و هو تصحیف، و هو جمیل بن صالح الأسدی الکوفی من أصحاب الصادق و الکاظم علیهما السلام، رجال السید الخوئی: ۴ / ۱۶۰.

<sup>۲</sup> عنه غایة المرام: ۴۶ ح ۵۷، و رواه الخوارزمی فی مقتل الحسین: ۱ / ۵۹، و جار الله محمود بن عمر الزمخشري فی المناقب: ۲۱۳ (مخطوط) باسنادها الى ابن شاذان، و رواه الحموي فی فرائد السمطين: ۲ / ۶۶ ح ۳۹۰، باسنادها الى الخوارزمي، عنه ينيب المودة: ۸۲، و أخرجه في الطرائف: ۱۱۷ ح ۱۸۰، و الصراط المستقيم: ۲ / ۴۲، عنه جار الله الزمخشري، و أخرجه في البحار: ۲۳ / ۱۰۰ ح ۱۶ عن الطرائف، و أورده شاذان بن جبريل في الفضائل: ۱۴۶، و الروضة في الفضائل: ۱۴۴ عن جابر بن عبد الله الأنصاري، و رواه ابن حنويه

امام صادق اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امام حسینؑ سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرے قلب کی حیات، اس کے بیٹے میرے دل کا ثمر، اسکا شوہر میری آنکھوں کی ٹھنڈک، اس کی نسل سے آنے والے آئمہ میرے رب کے امین، اور مخلوق کو خدا سے ملانے والی کڑی ہیں۔ جو ان سے متمسک ہو اوہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے روگردانی کی وہ ہلاک ہو

(۴۵)

### سورج پر لکھی عبارتیں

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبَانَ الصَّالِي<sup>۱</sup> رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَمَانَ الْعَامِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ<sup>۲</sup> بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَلِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: إِنَّ لِلشَّمْسِ وَجْهَيْنِ فَوَجْهٌ يُضِيءُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَوَجْهٌ يُضِيءُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ وَعَلَى

في درر بحر المناقب: ۱۰۶ (مخطوط)، و محمد بن أبي الفوارس في الأربعين: ۱۴ (مخطوط) باسنادهما الى جابر. عنهما إحقاق الحق: ۱۳ / ۷۹ و ج ۴ / ۲۸۸ على التوالي.

<sup>۱</sup> تقدمت ترجمته في المنقبة (۱۶).

<sup>۲</sup> كذا في الأصل. و لم أجد له ذكرا في ما عندنا من كتب التراجم، و انما وجدته باسم (عتبة) و يكنى أبو عميس المسعودي، و الظاهر أنه هو الصحيح. عده الشيخ الطوسي في رجاله: ۲۶۲ رقم ۶۴۵ من أصحاب الصادق عليه السلام. و وثقه ابن سعد في طبقاته: ۶ / ۳۶۶، و ابن حجر العسقلاني في تقريب التهذيب: ۴ / ۲

رقم ۱۷.



موسى ع يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي جَعْفَرَ ع يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّدًا ع يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي عَلِيًّا ع يَقُولُ سَمِعْتُ [أبي الحسين ع يَقُولُ سَمِعْتُ] [أبي عليًّا أمير المؤمنين ع يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ] [سَمِعْتُ جَدِّي عَلِيًّا ع يَقُولُ] سَمِعْتُ اللَّهَ جَلَّ جَلَالُهُ يَقُولُ: عَلِيٌّ بَنُ أَبِي طَالِبٍ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي وَ تُورِي فِي بِلَادِي وَ أَمِينِي عَلَى عُلَمَائِي لَا أُدْخِلُ النَّارَ مَنْ عَرَفَهُ وَ إِنِّ عَصَانِي وَ لَا أُدْخِلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَنْكَرَهُ وَ إِنِّ أَطَاعَنِي ١.

اباصلت ہر وی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام رضا سے سنا کہ آپ نے فرمایا: میں نے اپنے بابا موسی بن جعفر اکاظم سے سنا، انہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق سے سنا، انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا، انہوں نے اپنے والد علی بن الحسین زین العابدین سے سنا، انہوں نے اپنے والد امام حسین سے سنا، انہوں نے اپنے والد امیر المومنین علی سے سنا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، رسول اللہ ﷺ سے جبرائیل نے بیان کیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے:

علی بن ابی طالب میری مخلوق پر میری حجت، میری آبادیوں میں میرا نور ہے اور میرے علم پر میرا امین ہے، میں اس شخص کو جہنم میں نہیں ڈالوں گا جو اس کو پہچانتا ہو چاہے اس نے گناہ ہی کیوں نہ کیے ہوں، اور میں اس شخص کو جنت میں نہیں جانے دوں گا جس نے اس کا انکار کیا چاہے وہ میری اطاعت ہی کرتا رہا ہو۔<sup>۲</sup>

١ من نسخة «ب» و المطبوع.

٢ عنه البحار: ٢٧/١١٦ ح ٩١ و غاية المرام: ٥١٢ ح ١٩.

٣ «جاننا ہو» یعنی اس کی ولایت رکھتا ہو اور اس کی پیروی کرتا ہو۔ لیکن اس سے کچھ گناہ سرزد ہوئے ہوں تو علی کی ولایت کے طفیل خدا اس کے گناہ معاف فرمادے گا، نہ یہ کہ وہ فقط زبانی جمع خرچ رکھتا ہو اور عملی میدان میں علی سے زیادہ علی کے رقیبوں اور دشمنوں سے مماثلت رکھتا ہو۔

٤ یعنی اگر کسی نے نماز روزہ حج زکات وغیرہ جیسے اعمال حسنة تو انجام دیے لیکن علی کی ولایت قبول نہیں کی تو خدا بنا ولایت اس سے یہ اعمال قبول نہیں کرے گا اور اسے جہنم رسید فرمائے گا۔ کیونکہ قبولیت اعمال کی شرط ولایت ہے۔

(۴۷)

## انبیاء و رسول، شہداء اور صدیقین علی پر شک کرتے ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ إِبرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَائِرِيُّ الْحِمْيَاظِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بِنُوحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الرَّيَّانِ قَالَ حَدَّثَنِي مَلَكٌ<sup>۱</sup> بَنُ عَطِيَّةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ ع قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَوْ وَضِعَ إِيمَانُ الْخَلَائِقِ وَأَعْمَاهُمْ فِي (كِفَّةٍ مِيزَانٍ) وَوَضِعَ عَمَلُكَ (لِيَوْمٍ وَاحِدٍ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى) لَرَجَحَ عَمَلُكَ لِيَوْمٍ وَاحِدٍ عَلَى جَمِيعِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ وَإِنَّ اللَّهَ بَاهِي بِكَ يَوْمَ أَحَدٍ مَلَائِكَتَهُ الْفَقْرَيْنِ وَرَفَعَ الْحُجُبَ مِنَ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَأَشْرَقَتْ إِلَيْكَ الْجَنَّةُ وَمَا فِيهَا وَانْتَهَجَ بِفِعْلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَعْرِضُكَ بِذَلِكَ الْيَوْمِ مَا يَعْطِطُكَ بِهِ كُلُّ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ وَصِدِّيقٍ وَشَهِيدٍ<sup>۲</sup>.

<sup>۱</sup> في الأصل: المزادى. و في رجال النجاشي: المرادى (خ المزادى) و كلها تصحيف. و ما في المتن كما ضبطه المامقاني في رجاله: ۱/ ۳۲ نسبة الى «مذار» و هي بلدة في ميسان بين واسط و البصرة بما دفن عبد الله بن علي بن أبي طالب عليه السلام. ذكرها في معجم البلدان: ۵/ ۸۸. ترجم له في فهرست الطوسي: ۷ و رجاله: ۴۵۱ رقم ۷۶، رجال النجاشي: ۱۶، رجال العلامة الخلي: ۵، جامع الرواة: ۱/ ۳۲، لسان الميزان: ۱/ ۱۱۰، أعلام الشيعة في القرن الرابع: ۵.

<sup>۲</sup> كذا في الأصل، و الظاهر أنه مالك بن عطية البجلي الكوفي الاحمسي من أصحاب الباقر و الصادق عليهما السلام. رجال السيد الخوئي: ۱۴/ ۱۷۷.

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۵۰۸ ح ۰.۸ و أخرجه في ينابيع المودة: ۶۴ و ۱۲۷ عن صاحب المناقب و ابن المغازلي باسنادهما الى الصادق عليه السلام.

امام صادقؑ اپنے آباؤ و اجداد کے توسط سے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنینؑ سے ارشاد فرمایا: اے ابوالحسن! اگر تمام خلائق کا ایمان اور اعمال ترازو کے ایک پلڑے میں اور تمہارے ایک دن کا عمل دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو تمہارے ایک دن کا عمل باقی خلائق کے تمام اعمال پر بھاری ہو گا۔ بے شک خدا نے روزِ احد ملائکہ مقررین پر تمہارے ذریعے سے فخر و مہمات کی؛ اس نے اس دن ساتوں آسمانوں سے پردے اٹھادیے اور تمہیں جنت اور جو کچھ اس میں تھا کا دیدار کروایا، رب العالمین تمہارے اعمال سے راضی ہوا اور اس نے اس دن کے بدلے ایسی پاداش عطا کی کہ تمام انبیاء و رسل اور صدیقین و شہداء تم پر رشک کرتے ہیں۔

(۴۸)

## عسلیٰ اور تین گروہ

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ<sup>۱</sup> رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحَصَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَدِيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: يَا عَلِيُّ مَثَلُكَ فِي أُمَّتِي مَثَلُ الْمَسِيحِ

<sup>۱</sup> هو أحمد بن محمد بن سليمان بن الحسن بن بكير بن أعين بن سنسن أبو غالب الزراري شيخ الإمامية في عصره و استاذهم و ثقتهم و فقيهم و نقيبهم، له مصنفاً كثيرة، ولد سنة ۲۸۵ و توفي في سنة ۳۶۸ هـ. تجدد ترجمته في رجال النحاشي: ۶۵، فهرست الطوسي: ۳۱، رجال الطوسي: ۴۴۳ رقم ۳۴، ثقات الرواة: ۸۲ / ۱، الاعلام للزركلي: ۲۰۲ / ۱، رجال السيد الخوئي: ۲ / ۲۸۷.

عيسى ابن مريم افرق قومہ ثلاث فرق فرقہ المؤمنون وھم الحواریون<sup>۱</sup> و فرقہ عازرہ وھم الیھود و فرقہ علوا فیہ فخر جوا عن الایمان و إن اُمّی سَتَفَرْتُ ثَلَاثَ فِرْقٍ فِرْقَةُ شِيعَتِكَ وَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَ فِرْقَةُ اَعْدَاؤِكَ وَ هُمُ الشَّاكُونَ وَ فِرْقَةُ عَلَاةٍ فِیْكَ فَهُمُ الْجَاهِدُونَ وَ اَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ شِيعَتِكَ وَ حُجْبُو شِيعَتِكَ فِي الْجَنَّةِ وَ اَعْدَاؤِكَ وَ الْعَلَاةُ فِي مَحَبَّتِكَ فِي النَّارِ<sup>۲</sup>.

امام صادق اپنے آباؤ و اجداد کے توسط سے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: یا علی! میری امت میں تمہاری مثال عیسیٰ کی سی ہے؛ جن کے معاملے میں ان کی قوم تین فرقوں میں تقسیم ہو گئی؛ ان میں سے ایک فرقہ مومنین کا تھا جو حواریوں پر مشتمل تھا، دوسرا فرقہ عیسیٰ کے دشمنوں کا تھا جو یہودی تھے، اور تیسرا گروہ غالیوں کا تھا جو (عیسیٰ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنے کی وجہ سے) ایمان سے خارج ہو گئے تھے۔ بے شک میری امت بھی تیرے بارے میں تین فرقوں میں بٹ جائے گی: پہلا گروہ تیرے شیعوں کا ہو گا اور یہی مومن ہونگے، دوسرا فرقہ تیرے دشمنوں کا ہو گا اور وہ جو شک کرنے والے ہونگے، اور تیسرا گروہ غالیوں کا ہو گا جو جاحد و کافر ہونگے۔ اے علی! تو، تیرے شیعہ اور تیرے شیعوں کے محبین جنت میں ہونگے، اور تیرے دشمن اور تیرے محبت میں زیادہ روی کرنے والے غالی جہنم جائینگے۔

<sup>۱</sup> فی نسخة «أ»: منهم المؤمنون.

<sup>۲</sup> عنه البحار: ۲۵ / ۲۶۴ ح ۰۴. و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۲۶ بإسنادہ الی ابن شاذان، عنہ مصباح الأنوار: ۲۳ (مخطوط) و ینابیع المودة: ۱۰۹.

(٣٩)

## علمدار رسالت مآب ﷺ

حدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى<sup>١</sup> رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّقَائِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُعْرُوفُ بِسَلْقَانَ<sup>٢</sup> عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ ع  
 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ  
 الصِّدِّيقِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَامَ أَبُو دُجَانَةَ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تُخَيِّرْنَا عَنِ اللَّهِ تَعَالَى أَنَّهُ أَخْبَرَكَ أَنَّ  
 الْجَنَّةَ لِحَمَّةٍ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أَنْتَ وَعَلَى الْأُمَمِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أُمَّتُكَ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ  
 حَامِلَ لَوَاءِ الْقَوْمِ إِمَامُهُمْ وَعَلِيُّ حَامِلُ لَوَاءِ الْمُحَمَّدِيِّينَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيْ (وَهُوَ صَاحِبُ رَأْيِي فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

<sup>١</sup> هو الشيخ الثقة الجليل هارون بن موسى بن أحمد بن سعيد التلعكبري، عظيم المنزلة عدم النظر، واسع المنزلة و الرواية، روى جميع الأصول و المصنفات، توفي في ربيع الآخر من سنة ٣٨٥، و سمع من جعفر بن علي بن سهل بن فروخ الدقاق الحافظ في سنة ٣٢٨ و ما بعدها، و له منه اجازة رجال الشيخ: ٤٦٠ رقم ٢١. تجد ترجمته في: الاعلام للزركلي: ٩ / ٤٦، اعلام القرن الرابع: ٣٢٨، أعيان الشيعة: ١٠ / ٢٣٦، توضيح الاشتباه: ٢٩٥، جامع الرواة: ٢ / ٣٠٨، رجال الشيخ الطوسي: ٥١٦، رجال ابن داود: ٣٦٥، رجال العلامة الحلبي: ١٨٠، رجال النحاشي: ٣٤٣ و كثير غيرهم.

<sup>٢</sup> خ ل: شلقاف. و في غاية المرام: سلقان. و كلاهما تصحيف ما في المتن. علما أن المعروف بشلقان هو: عيسى بن أبي منصور صبيح العزرمي من أصحاب الصادق قال عنه عليه السلام: من أحب أن يرى رجلا من أهل الجنة فليظنر الى هذا. رجال السيد الخوئي: ١٣ / ٢٣٠ و الكشي و الألقاب: ٢ / ٢٣٠. و ليس هناك رجل آخر يعرف بشلقان غيره، فلعله حدث سقط في السند و الله أعلم.

قَتَلِي فَإِنِ الْعَلَمَ مَعَهُ) وَأَنَا عَلَىٰ أَثَرِهِ فَقَاهُ عَلِيٌّ عَ وَكَانَ أَشْرَقَ وَجْهَهُ سُورًا وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بَشَّرَنَا بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ<sup>۱</sup>.

امام صادقؑ اپنے والد سے وہ جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: انبیاء اور صدیقین میں سے جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والا شخص علی بن ابی طالبؑ ہے۔ اس وقت ابودجانہ کھڑے ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ہی نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ اللہ نے آپ کو خبر دی ہے کہ کسی بھی نبی اور اس کی امت پر جنت اس وقت تک حرام ہے جب تک آپؑ خود اور آپؑ کی امت جنت میں تشریف نہ لے جائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میں نے کہا تھا) لیکن کیا تم نہیں جانتے کہ علمدار ہمیشہ آگے ہوتا ہے؟ اور علیؑ بروز قیامت صاحب لوائے الحمد ہونگے، وہ میرا علمدار ہے، پس اس لیے وہ مجھ سے پہلے جنت میں داخل ہوگا کیونکہ علم اس کے ہاتھ میں ہوگا اور میں اس کے پیچھے ہوں گا۔

اس وقت علیؑ کھڑے ہوئے جب کہ خوشی سے ان کا چہرہ مسرور تھا اور وہ کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ ﷺ! ہمہے اس خدا کی جس نے ہمیں آپؑ کے ذریعے سے شرف بخشا۔

<sup>۱</sup> رواہ فی مناقب الخوارزمی: ۲۲۷ بإسنادہ الی ابن شاذان، عنہ المختصر: ۹۷، و مصباح الانوار: ۱۱۱) مخطوط) و غایة المرام: ۶۷۹ / ۹ ح و ص ۶۸۳ ح ۱۱. و روی نحوه فرات الکوثی فی تفسیرہ: ۱۷۵ بإسنادہ الی جابر، عنہ البحار: ۲۰۹ / ۷ ح ۱۰۰ و ج ۵ / ۸ ح ۸، و ج ۳۹ / ۲۱۸ ح ۱۱. و أخرجه الحسن بن سلیمان فی کتابہ تفضیل الأئمة علی الأنبياء نقلا عن کتاب القائم للفضل ابن شاذان، عنہ البحار: ۲۶ / ۳۱۸ ح ۸۷. و أخرجه شاذان بن جبریل فی کتابیہ الفضائل: ۱۲۳ و فی الروضة فی الفضائل: ۳۱ (مخطوط) عن فخر الدین الطبري. و أوردہ المفید فی الاختصاص: ۳۵۴. و أخرجه فی البحار: ۳۶ / ۶۴ ح ۳ عن كشف الغمة: ۱ / ۳۲۱ و عن تأویل الآيات: ۶۲۹ ح ۲.

(۵۰)

## علیٰ عجت کے قائم کرنے والے

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ هَاهُونَ بْنُ مُوسَى التَّلَعُكَبَرِيُّ بِرَحْمَةِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي قِيَمَازُ الْعَطَّارُ أَبُو قَمَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي بَرِيعُ بْنُ الْجُرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَ نَفَخَ فِيهِ [مِنْ] رُوحِهِ عَطَسَ آدَمُ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ نَبِيُّ عَبْدِ مِي وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْلَا عَبْدَانِ أُرِيدُ أَنْ أَخْلُقَهُمَا فِي دَارِ الدُّنْيَا مَا خَلَقْتُكَ قَالَ إلهي فَيَكُونَانِ مِي قَالَ نَعَمْ يَا آدَمُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَانظُرْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مَكْتُوبٌ عَلَى الْعَرْشِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ [رَسُولُ اللَّهِ] نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَعَلِيٌّ مُقِيمُ الْحُجَّةِ مَنْ عَرَفَ حَقَّ عَلِيِّ عَزَى وَطَهَّرَ وَمَنْ أَنْكَرَ حَقَّهُ لُعِنَ وَخَابَ أَقْسَمْتُ بِعِزَّتِي أَنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ مَنْ أَطَاعَهُ وَإِنْ عَصَانِي وَأُقْسِمُ بِعِزَّتِي أَنْ أُدْخِلَ النَّارَ مَنْ عَصَاهُ وَإِنْ أَطَاعَنِي ۲ .

۱ في المناقب: فيحان العطار أبو نصر. و في المصباح: افتخار العطار أبو نصر. و في غاية المرام: فيحان العدل أبو نصر.

۲ رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۲۷ بإسناده الى ابن شاذان، عنه غاية المرام: ۷ ح ۱۶ و ص ۲۸ ح ۹، و ص ۲۵۰ ح ۴، و ص ۵۸۳ ح ۴۸ و يتابع المودة: ۱۱، و مصباح الأنوار: ۹۴ (مخطوط). و رواه الطبري في بشارة المصطفى: ۶۸ بإسناده الى الأعمش، عنه البحار: ۶۸/۱۳۰ ح ۶۱ و أورده في تأويل الآيات: ۴۷ ح ۲۲ عن الشيخ الطوسي. و أورده شاذان بن جبريل في الفضائل: ۱۵۲ ح ۷۹، و في الروضة في الفضائل: ۱۴۸ ح ۱۴۵ (مخطوط) عن ابن مسعود. و أخرجه في إحقاق الحق: ۴/ ۱۴۴ عن كتاب الأربعين للحافظ بن أبي الفوارس: ۲۷ (مخطوط) و في ص ۲۲۲ عن درر بحر المناقب للشيخ الحنفى الموصلى: ۱۲۰ (مخطوط) -- و عن المناقب المرتضوية. و أخرجه في ج ۱۷۹/ ۱۵ عن أرجح المطالب للامرتسى: ۲۹.

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب خدا نے آدم کو خلق کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی، تو آدم کو چھینک آئی؛ آدم نے فوراً کہا: الحمد للہ! پس خدا نے آدم پر وحی کی: اے میرے بندے! تو نے میری حمد کی؛ مجھے میری عزت و جلال کی قسم، اگر میرا درد دنیا میں اپنے دو بندوں کو خلق کرنے کا ارادہ نہ ہوتا تو میں تجھے خلق نہ کرتا۔ آدم نے کہا: اے خدا! کیا وہ میری نسل سے ہونگے؟ خدا نے کہا: ہاں اے آدم! اپنا سراٹھا اور اوپر دیکھ!

پس آدم نے اپنا سراٹھایا تو عرش پر لکھا ہوا دیکھا: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، محمد ﷺ اللہ کے رسول اور نبی رحمت ہیں، اور علی حجت کے قائم کرنے والے ہیں۔ جو علی کے حق کی معرفت رکھے گا ذکی اور پاکیزہ ہوگا، اور جو اس کے حق کا انکار کرے گا اس پر لعنت ہوگی اور وہ خرابی کا شکار ہوگا۔ مجھے میری عزت کی قسم! میں اسے جنت میں داخل کروں گا جو علی کی اطاعت کرے گا چاہے اس نے میری معصیت کی ہو، اور میں اسے جہنم میں داخل کروں گا جس نے علی کی نافرمانی کی ہو چاہے اس نے میری اطاعت ہی کیوں نہ کی ہو۔<sup>۱</sup>

(۵۱)

## دنیا و آخرت میں فائدہ

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِيُّ [بْنُ أَحْمَدَ] [بْنُ مُحَمَّدٍ] [بْنُ الْأَحْوَلِ] <sup>۱</sup> بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ [عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى عَنْ نَصْرِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ] قَالَ

<sup>۱</sup> اس حدیث کا مطلب جاننے کے لیے دیکھیے منقبت (۳۶) کا اردو حاشیہ.

<sup>۲</sup> لیس فی المقتل و الفرائد.

<sup>۳</sup> لیس فی المقتل و الفرائد.

حَدَّثَنِي أَبُو السَّخْتِيَانِي<sup>۱</sup> عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: مَنْ أَرَادَ التَّوَكُّلَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَلْيُحِبِّ أَهْلَ بَيْتِي وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْجُو مِنَ النَّارِ<sup>۲</sup> فَلْيُحِبِّ أَهْلَ بَيْتِي [وَمَنْ أَرَادَ الْحِكْمَةَ فَلْيُحِبِّ أَهْلَ بَيْتِي] وَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَلْيُحِبِّ أَهْلَ بَيْتِي فَوَ اللَّهُ مَا أَحَبَّهُمْ أَحَدٌ إِلَّا رِيحٌ [فِي] الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ<sup>۳</sup>.

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی خدا پر توکل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرے۔ جو چاہتا ہے کہ عذابِ جہنم اور عذابِ قبر سے نجات پائے اسے چاہیے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرے۔ جو حکمت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرے۔ جو چاہتا ہے کہ بنا حساب جنت میں داخل ہو اسے چاہیے کہ میرے اہلبیت سے محبت کرے۔ خدا کی قسم! کوئی بھی اہلبیت سے محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ یہ محبت اسے دنیا میں بھی فائدہ دے گی اور آخرت میں بھی۔

<sup>۱</sup> من المقتل و الفرائد. أقول: محمد بن يعقوب (الكليني) لا يروى عن محمد بن عيسى مباشرة، بل بواسطة فلعله حدث سقط في السند أو هو تشابه في الأسماء، كما أنه لا يروى عن أيوب السختياني مباشرة.

<sup>۲</sup> في الأصل: السحستاني. صوابه من المقتل و الفرائد و كتب الرجال. قال عنه ابن سعد في الطبقات: ۷/ ۲۴۶-۲۵۱: «كان أيوب ثقة، ثبتا في الحديث جامعاً، عدلاً، ورعاً، كثير العلم، حجة». و توفي في الطاعون بالبصرة سنة ۱۳۱ هـ و هو ابن ثلاث و ستين سنة. يأتي ذكره في المنقبه- ۷۹-.

<sup>۳</sup> في نسخة «ب»: عذاب النار و عذاب القبر. و في البحار و المطبوع: عذاب القبر.

<sup>۴</sup> عنه البحار: ۲۷/ ۱۱۶ ح ۹۲، و غاية المرام: ۵۸۶ ح ۸۳. و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ۱/ ۵۹ بإسناده الى ابن شاذان. و رواه عن الخوارزمي، الحموي في فرائد السمطين: ۲/ ۲۹۴ ح ۵۵۱. و أوردته الحافظ أبو بكر الشيرازي في الاعتقاد: ۲۹۶، و القندوزي في نيايح المودة: ۲۶۳.

(٥٢)

### پل صراط اور علی کا ولایت نامہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَادٍ<sup>١</sup> التُّسْتَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ<sup>٢</sup> عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقْعُدُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْفِرْدَوْسِ وَهُوَ جَبَلٌ قَدْ عَلَا عَلَى الْجِبَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَمِنْ سَفْحِهِ تَنْفَعُ أَهْمَاءُ الْجِبَّةِ وَتَنْفَرُّ فِي الْجِنَانِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ مِنْ نُورٍ يَجْرِي بَيْنَ يَدَيْهِ [أَهْمَرٌ مِنْ] التَّسْنِيمِ لَا يَجُوزُ أَحَدٌ عَلَى الصِّرَاطِ إِلَّا وَمَعَهُ بَرَاءَةٌ لِوَالِدَيْهِ وَوَلَايَةٌ لِأَهْلِ بَيْتِهِ (وَهُوَ مُشْرِفٌ) عَلَى الْجِبَّةِ فَيَدُفَعُ لِحْلُهَا مُحِبِّيهَ وَمُشْرِفٌ عَلَى النَّارِ فَيَدُفَعُ لِحْلُهَا مُبْغِضِيهَ<sup>٥</sup>.

<sup>١</sup> في المقتل و المناقب: حماد، و في الفرائد: الحماد.

<sup>٢</sup> في نسخة «أ»: هشام. و ما أئبتناه من (خ ل) و المقتل و المناقب و الفرائد. و هو: هشيم بن بشير، روى عن يونس بن عبيد، عن الحسن البصرى كما في حلية الأولياء: ٣ / ٢٤ و ٢٥. ترجم له في تقريب التهذيب: ٢ / ٣٢٠ ح ١٠٣.

<sup>٣</sup> في نسخة «أ»: عن. و هو اشتباه. انظر التعليقة السابقة. قال أبو نعيم الأصفهاني في حلية الأولياء: ٣ / ٢٣: «أسند يونس بن عبيد عن أنس ابن مالك أحاديث، و عامة روايته عن الحسن». راجع في ترجمته حلية الأولياء: ٣ / ١٥ - ٢٧. طبقات ابن سعد: ٧ / ٢٦٠ و فيه أنه مات سنة ١٣٩ هـ.

<sup>٤</sup> أضاف في المطبوع: بن مسعود.

<sup>٥</sup> عنه البحار: ٢٧ / ١١٦ ح ٩٣، و غاية المرام: ٢٠٧ ح ١٢. و رواه الخوارزمي في المناقب: ٣١، و في المقتل: ١ / ٣٩، عنه كشف الغمّة: ١ / ١٠٣ و إرشاد القلوب: ٢٣٥، و ارجح المطالب للامرتسى: ٥٥٠. و رواه الحموي في فرائد السمطين: ١ / ٢٩٢ ح ٢٣٠. و أورده الحنفى الترمذى في المناقب المرتضوية: ١٠٥، و

عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روز قیامت علی بن ابی طالب فردوس کے اوپر جلوہ فگن ہونگے، اور یہ فردوس ایک پہاڑی ہے جو جنت میں سب سے بلند مقام اور عرش الہی کے نیچے واقع ہے، اس پہاڑی سے جنت کی تمام نہری جاری ہو کر بہتی ہیں۔ علیؑ ایک نوری کرسی پر بیٹھے ہونگے؛ اور اسے کے سامنے سے تسنیم نامی نہر جاری ہوگی۔ کسی کو پل صراط پار کرنے کی اجازت نہیں ہوگی مگر اسے جس کے پاس علیؑ اور ان کے اہلبیت کا پر دانہ ولایت ہوگا۔ علیؑ بہشت پر مسلط ہونگے اور اپنے دوستوں کو اس میں وارد کریں گے اور ایسے ہی دوزخ بھی ان کے تسلط میں ہوگی اور وہ اپنے دشمنوں کو اس میں داخل کریں گے۔

(۵۳)

### رسول اللہ ﷺ کا پارہ تن

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ هَامِرُونَ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُتَعَمِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ كَعْبٍ إِفْلَاءً قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ ثَابِتِ الْجَمَّالِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَفِيْقُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ: قَامَهُ النَّبِيُّ ص [وَقَبِلَ مَا بَيْنَ عُنُقَيْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع] وَقَالَ يَا أَبَا الْحُسَيْنِ أَنْتَ عَضْوٌ مِنْ أَعْضَائِي تَنْزِلُ حَيْثُ نَزَلْتُ<sup>۱</sup> وَإِنَّ لَكَ فِي الْجَنَّةِ [دَرَجَةً وَهِيَ] دَرَجَةُ الْوَسِيلَةِ فَطُوبَى لَكَ وَ لِشَيْعَتِكَ مِنْ بَعْدِكَ<sup>۲</sup>.

القندوزی فی ینابیع المودة: ۸۶ و ص ۱۱۳، و أخرجه فی مصباح الأنوار: ۶۰. و أوردہ ابن شہر اشوب فی مناقبہ: ۷/۲، عنہ البحار: ۳۹/۲۰۲. و أخرجه فی ص ۱۰۳ عن كشف الغمة.

<sup>۱</sup> فی نسخة «ب»: نزول حیث زلت.

<sup>۲</sup> عنہ غایة المرام: ۵۸۶ ح ۸۴.

حذیفہ یمانی کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور علی بن ابی طالب کی پیشانی کا بوسہ لے کر فرمایا: اے ابا الحسن! تو میرے اعضاء میں سے ایک عضو ہے اگر تو ضالغ ہو گیا تو میں ضالغ ہو جاؤں گا۔<sup>۱</sup> تمہارے لیے جنت میں ایک درجہ ہے جس کا نام درجہ وسیلہ ہے (یعنی تقرب کا مقام) پس تمہارے لیے اور تمہارے بعد آنے والے تیرے شیعوں کے لیے مژدہ ہے۔

(۵۴)

### در جنت پر لکھی تحریر

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّبِيحِيُّ بِرَحْمَةِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَشْعَثِ بِمَضْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ [قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى] عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: دَخَلْتُ

<sup>۱</sup> نزول مخاطب اور نزول متکلم ہے، اس کے معنی یہ ہونگے: جب بھی میں نابود ہوا تو بھی نابود ہو جائے گا یعنی جب تک میں ہوں تو بھی ہے، جیسے کہ ہم کہا کرتے ہیں: جب تک خدا خدا ہے، امام حسین امام حسین ہیں، یعنی چونکہ خدا ہمیشہ ہے سو نور حسین بھی خاموش ہونے والا نہیں۔

<sup>۲</sup> ہو سہل بن أحمد بن عبد الله بن أحمد بن سهل الديباجي أبو محمد، بغدادی، له كتاب «إيمان أبي طالب»، يروي «الاشعثيات» أو «المجعريات» عن روايتها محمد بن محمد بن محمد الكوفي قراءة عليه بمصر، و الكتاب منسوب إلى إسماعيل بن بن موسى بن جعفر عليه السلام، يروي عنه ولده موسى بن إسماعيل. ولد الديباجي سنة ۲۸۶، و مات في صفر سنة ۳۸۰ هـ و صلى عليه الشيخ المفيد. ترجم له في رجال الطوسي: ۴۷۴، رجال النجاشي: ۱۴۱، رجال ابن داود: ۱۸۰ و ص ۴۶۰ رجال العلامة الحلي: ۸۱، جامع الرواة: ۱/ ۳۹۲، رجال السيد الخوئي: ۸/ ۳۳۳ لسان الميزان: ۳/ ۱۱۷، الذريعة: ۲/ ۵۱۳، أعلام القرن الرابع: ۱۳۷ و غيرهم.

الْحُسَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِيهَا مَكْتُوبًا بِالنُّورِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۚ عَلِيٌّ وَوَلِيُّ اللَّهِ فَاطِمَةُ أُمَةُ اللَّهِ الْحُسَيْنِ وَ  
الْحُسَيْنِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ[عَلَى مُبْعِضِهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ ۓ]

امام موسی کاظم اپنے آباؤ و اجداد کے ذریعے امام حسینؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں سفر معراج پر گیا اور وارد بہشت ہوا تو میں نے دیکھا کہ اس کے دروازے پر نور (یا سونے) سے لکھا ہوا ہے: خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، علی اللہ کے ولی ہیں، فاطمہ اللہ کی کنیز ہیں اور حسن و حسین (علیہما السلام) خدا کے چنے ہوئے ہیں، ان کے محبوبوں پر خدا کی رحمت اور ان کے دشمنوں پر خدا کی لعنت ہے۔

<sup>۱</sup> فی نسخة «ب» و الخصال: بالذهب.

<sup>۲</sup> فی نسخة «ب» و الخصال: حبيب.

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۵۸۶ ح ۸۲، و مدينة المعاجز: ۱۴۹ ح ۴۱۵ و ص ۲۵۶ ذ ح ۱۰۳. و رواه الكراچكي في كنزہ: ۶۳ بإسناده عن ابن شاذان، عنه البحار: ۲۷ / ۲۲۸ ح ۳۱ و روضات الجنّات: ۶ / ۱۸۱. و رواه الصدوق في الخصال: ۱ / ۳۲۳ ح ۱۰ بإسناده الى محمد بن الأشعث عنه البحار: ۸ / ۱۹۱ ح ۱۶۷، و أخرجه في البحار: ۲۷ / ۳ ح ۶، عنه و عن المائة منقبة. و رواه الطوسي في أماليه: ۱ / ۳۶۵ ح ۷۷، عنه البحار: ۲۷ / ۴ ح ۸. و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۱۴، و الحموي في فرائد السمطين: ۲ / ۷۳ ح ۳۹۶-- و العسقلاني في لسان الميزان: ۵ / ۷۰ و ص ۱۹۴، و الكنجي في كفاية الطالب: ۴۲۳ و أضاف في آخره» مهما ذكر الله». و الصراط المستقيم: ۲ / ۷۵ ح ۴، و كشف العمّة: ۱ / ۹۴، عنه البحار: ۴۳ / ۳۰۳، و الطرائف: ۶۴ ح ۶۵، و الذهبي في ميزان الاعتدال: ۲ / ۲۱۷ جميعا بإسنادهم الى ابن عباس. و أخرجه البدخشي في مفتاح النجا: ۱۵ (مخطوط) عن الخطيب و الحافظ أبو محمد عزّ الدين عبد الرزاق بن رزق الله الجزري الشافعي عن ابن عباس. و أخرجه ابن حنويه في درر بحر المناقب: ۳۱ (مخطوط) عن كتاب الفردوس. و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ۱ / ۱۸ بإسناده الى ابن مردويه بإسناده الى موسى ابن إسماعيل.

(٥٥)

## روز محشر كباد شاه

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَافِضُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّقَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مُرْزَاهِمٍ<sup>١</sup> قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ عَنْ صَمْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ص إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَ هَذَا خَيْرُ الْأَوْلَادِ [وَ خَيْرُ الْأَخْرَجِينَ] مِنْ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ هَذَا سَيِّدُ الصِّدِّيقِينَ وَرَبُّنَا الْوَصِيِّينَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْعُرَى الْمُحَجَّلِينَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ عَلَى نَاقَةٍ مِنْ نُوقِي الْجَنَّةِ قَدْ أَهْوَأَتِ الْقِيَامَةَ مِنْ صَوْرَتِهَا عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مَرْصَعٌ بِالرَّبْرِ جِدٍ وَالْيَاقُوتِ فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا مَلِكٌ مُقَرَّبٌ وَيَقُولُ التَّبِيُّونَ هَذَا نَبِيُّهُمُ رَسُولٌ فَيَتَأَدَّبُونَ مِنْهُ مِنْ بَطْنَانِ الْعُرَى هَذَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ هَذَا وَصِيُّ حَبِيبِ اللَّهِ هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَيَقِفُ عَلَى ظَهْرِ<sup>٢</sup> جَهَنَّمَ فَيُنَادِي مِنْهَا مَنْ يُحِبُّ وَيُدْخِلُ فِيهَا مَنْ لَا يُحِبُّ وَيَأْتِي أَبْوَابَ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ [فِيهَا] أَوْلِيَاءَهُ [وَشِعْبَتَهُ مِنْ أَبِي بَابٍ أَرَادُوا] بِعَيْرِ حِسَابٍ<sup>٣</sup>.

<sup>١</sup> هو أبو الفضل نصر بن مزاحم بن سيار المنقري المؤرخ الشيعي الثقة المعروف، له كتب تاريخية روائية منها «وقعة صفين» رواه عنه أبو محمد سليمان بن الربيع بن هشام النهدي الكوفي الخزاز المتوفي سنة ٢٧٤. ترجم لابن مزاحم في أغلب كتب التراجم، توفي سنة ٢١٢ هـ.

<sup>٢</sup> في نسخة «ب» و غاية المرام: متن، وكذا استظهرها في هامش نسخة «أ». وفي المطبوع: شفير.

<sup>٣</sup> عنه غاية المرام: ٤٦ ح ٥٦ و ص ١٦٦ ح ٥٨ و ص ٦٢١ ح ٢١٠. وأخرج قطعة منه في البحار: ٢٦ / ٣١٦ ح ٨١ عن كتاب «تفضيل الأئمة على الأنبياء» للحسن بن سليمان نقلًا عن كتاب الحسن بن كيش بإسناده إلى أبي ذر.

ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے علیؓ کی جانب نگاہ کی اور فرمایا: یہ اہل آسمان و زمین میں اولین و آخرین کا بہترین فرد ہے، یہ سچوں کا سردار، اوصیاء کی زینت، متقین کا امام اور سفید پیشانی والے افراد کا رہبر ہے۔ روز قیامت علیؓ کو جنت کے ناقوں میں سے ایک ناقے پر بٹھا کر لایا جائے گا، میدان محشر اس کے نور سے روشن ہو جائے گا، علیؓ کے سر پر ایک تاج ہو گا جس میں زبرد اور یاقوت جڑے ہو گئے۔ پس ملائکہ کہیں گے: یہ تو کوئی ملک مقرب معلوم ہوتا ہے، اور انبیاء کہیں گے: یہ تو کوئی نبی مرسل معلوم ہوتا ہے۔ اسی وقت وسط عرش سے ایک منادی ندا دے گا: یہ صدیق اکبر ہے، یہ حبیب الہی کا وصی ہے، یہ علیؓ بن ابی طالبؓ ہے۔ اس وقت علیؓ جہنم پر کھڑے ہو جائیں گے اور اپنے محبوبوں کو اس سے نجات دینگے اور جو ان سے محبت نہیں رکھتا تھا اسے جہنم میں جھونک دیں گے۔ اس کے بعد جنت کے دروازوں کے پاس آئیگیے اور ان میں اپنے محبوبوں اور شیعوں کو بنا حساب کے داخل کریں گے، (اور ان کے شیعہ) جس در سے بھی چاہیں گے بے حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(۵۶)

### علیؓ ہدایت کا نشان ہیں

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ<sup>۱</sup> رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ

<sup>۱</sup> هو محمد بن جعفر بن محمد أبو الحسن بن النجار التميمي الكوفي النحوي، من مشايخ الشيخ المفيد و أبو القاسم علي بن محمد الخزاز القمي كان ثقة، من مجودي القرآن، عالم بالعربية، له اشتغال بالتاريخ، معمر، له مصنفات كثيرة. ولد سنة ۳۰۳ أو ۳۱۱، و توفي سنة ۴۰۲، و كانت ولادته و وفاته في الكوفة. ترجم له في ارشاد الاديب: ۶/ ۴۶۷، اعلام القرن الرابع: ۲۵۴ و ص ۲۵۷، الاعلام للزركلي: ۶/ ۲۹۸، بغية الوعاة:

حَدَّثَنِي عَصْمَةُ بِنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْشَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَيْلَةَ أُسْرِي بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ سَمِعْتُ نِدَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ أَنْ عَلِيًّا آيَةٌ الْهَدَى (وَوَصِيٌّ حَبِيبِي فَبَلِّغْ) فَلَمَّا نَزَلْتُ مِنَ السَّمَاءِ نَسِيتُ) ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ<sup>۲</sup> الْآيَةُ<sup>۳</sup>.

ابو ہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شب مجھے سات آسمانوں کی سیر کرائی گئی، میں نے عرش کے نیچے سے ایک آواز سنی: بے شک علی ہدایت کا نشان اور میرے حبیب کا وصی ہے، پس یہ بات (دنیا کو) پہنچا دو۔ جب میں آسمان سے نیچے آیا تو یہ بات بھول گیا، پھر خدا نے یہ آیت نازل کی: اے رسول پہنچا دو وہ جو اس سے پہلے تم پر نازل کیا جا چکا ہے اور اگر یہ نہ پہنچایا تو ہماری رسالت کا کچھ نہ پہنچایا۔<sup>۴</sup>

۲۸؛ جامع الرواة: ۲ / ۸۶، رجال النجاشي: ۳۰۸ شذرات الذهب: ۳ / ۱۶۴، غاية النهاية: ۲ / ۱۱۱، الناس في القرن الخامس: ۱۵۷.

<sup>۱</sup> في فرائد السمطين و شواهد التنزيل و غاية المرام ص ۲۰۷: راية.

<sup>۲</sup> المائدة: ۶۷، و أضاف في مصباح الأنوار: فأخذ بيد أمير المؤمنين و نادى: من كنت مولاه فعلي مولاه اللهم و ال من والاه، و عاد من عاداه و انصر من نصره و اخذل من خذله.

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۲۰۷ ح ۱۳ و ص ۳۳۴ ح ۵، و مدينة المعاجز: ۱۶۰ ح ۴۴۵، و أخرجه في مصباح الأنوار: ۴۹ (مخطوط) بالاسناد عن ابن شاذان، عن المقبري عن أبي هريرة، و رواه الحسكاني في شواهد التنزيل: ۱ / ۱۸۷ ح ۲۴۲ بإسناده الى أبي عصمة نوح بن أبي مریم، عن إسماعيل، عن أبي معشر، عن سعيد المقبري، عن أبي هريرة، و الحموي في فرائد السمطين: ۱ / ۱۵۸، بإسناده الى عاصم بن عبد الله، عن إسماعيل ابن زياد عن أبي معشر، عن المقبري، عن أبي هريرة.

<sup>۴</sup> اس حدیث میں جو بھول جانے کا ذکر ہے وہ غالباً راوی کی جیب کی پید او اور معلوم ہوتا ہے، کیونکہ یہ بات ادلہ عقلی و نقلی سے پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ نبی و امام، لمخصوص چہارہ معصومین میں سے کسی ایک نفر کو بھی نسیان نہیں ہوتا لہذا ان ادلہ کے رستے اس حدیث کا یہ جملہ قابل قبول نہیں۔ اور یہ مورد تو وہ ہے جس میں نسیان نبی کے حامی افراد بھی اپنے مدعا سے منصرف دکھائی دیتے ہیں، یعنی ابلاغ دین و حکم الہی کی بابت، ابلاغ دین و حکم الہی میں نسیان کا شکار نہیں ہوتا اس پر تو سب ہی متفق ہیں، لہذا اس حدیث کے زیر بحث جملے سے صرف نظر کیا جائے گا۔

(۵۷)

## ہارون محمدی ﷺ

حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمُعَاذِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا رَحِمَهُ اللَّهُ إِهْلَاءً مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ<sup>۲</sup> قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنِّكَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي؟ (وَلَوْ جَاؤُا أَنْ يَكُونَ لَكُنْتُ يَا عَلِيُّ)<sup>۴</sup>

جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی الا یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور اگر

<sup>۱</sup> فی الأصل: یزید، و هو تصحیف ما فی المتن، و هو محمد بن مزید بن محمود بن ابی الازهر المتوشحی النحوی. کذبہ الخطیب و العسقلانی و قالوا عنه: کذا با قبیح الکذب بسبب روايته هذه و رواية اخرى فی فضل الحسین علیہ السلام. مات سنة ۳۲۵. ترجم له فی رجال الشیخ الطوسی: ۵۰۸ رقم ۹۴، رجال السید الخوئی: ۱۷ / ۲۴۹ جامع الرواة: ۲ / ۱۹۲، لسان المیزان: ۵ / ۳۷۷.

<sup>۲</sup> کذا فی الأمالی الطوسی و بغية الوعاة و ترجمة ابن عساکر، و کذا ضبطه ابن سعد فی ترجمته من الطبقات: ۶ / ۴۱۴. و فی الأصل: علا.

<sup>۳</sup> کذا فی الأصل و بعض المصادر، و فی البحار و الكنز و ترجمة ابن عساکر و تاریخ بغداد: أبو أویس و فی بغية الوعاة: أبو إدريس.

<sup>۴</sup> فی نسخة «ب» و البحار و الكنز و الأمالی و ترجمة ابن عساکر و بغية الوعاة و تاریخ بغداد: و لو کان لکنته.

ایسا جائز ہوتا تو وہ تم ہوتے یا علیؑ! ۱

(محقق کتاب نے ۳۴ صفحات پر مشتمل حدیث مزالت کی تخریج شیعہ سنی کتب سے پیش کی ہے، کیونکہ یہ حدیث مشہور احادیث میں سے ہے لہذا ہم طوالت کے خوف سے محقق کی تخریج کو حذف کر رہے ہیں۔)

(۳۸)

### نو اماموں کے والد

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَلَوِيُّ الطَّبْرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ [بْنُ مُحَمَّدٍ] بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَدِيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْأَهْلَابِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْمُحَمَّدِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ص وَإِذَا الْحُسَيْنُ عَلَى فَحْدِهِ وَيُقْبَلُ [بَيْنَ] عَيْنَيْهِ وَيُلْجِمُ فَاكُهُ وَهُوَ يَقُولُ أَنْتَ سَيِّدُ ابْنِ السَّيِّدِ أَبُو السَّادَةِ أَنْتَ

۱ عن غايه المرام: ۱۱۹ ح ۷۴. و رواه الكراچكي في كنزه: ۲۸۲ عن ابن شاذانو رواه جلال الدين السيوطي في بغية الوعاة: ۴۵۲، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد: ۳/ ۲۸۸ باسنادهما الى المعافى بن زكريا. و رواه ابن عساكر في ترجمة الإمام أمير المؤمنين من تاريخ دمشق: ۱/ ۳۴۶ ح ۴۲۷ بطريقين باسنادهما الى المعافى بن زكريا و يوسف بن عمر القواس و أحمد بن إبراهيم. و رواه في ص ۳۴۷ ح ۴۲۸ باسنادها الى إسماعيل بن صبيح و في الحديث: ۴۲۹ باسنادها الى محمد بن المنكدر. و رواه الطوسي في الأمالي: ۲/ ۲۱۱ ح ۱۵ باسنادها الى محمد بن يزيد، عنه البحار: ۳۷/ ۲۵۵ ح ۵ و اثبات الهداة: ۳/ ۴۵۲ ح ۴۶۴. و رواه الخزازي في أربعينه ذ ح ۳۹ بالاسناد الى إسماعيل بن صبيح. و رواه الحموي في فرائد السمطين: ۱/ ۱۲۳ ح ۸۶ باسنادها الى أبي أويس. و أخرجه السيوطي في ذيل اللؤلؤ: ۵۹، و العسقلاني في لسان الميزان: ۵/ ۳۷۸ عن الخطيب البغدادي.

الإمام ابن الإمام أبو الأئمة أنت الحجة ابن الحجة أبو الحجج التسعة تأسعهم قائمهم<sup>۱</sup> .  
 سلمان محمدیؓ نقل فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو کیا دیکھا کہ  
 امام حسینؑ رسول اللہ ﷺ کے پیروں پر بیٹھے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کی آنکھیں اور دہن مبارک کو  
 چومتے ہوئے کہہ رہے ہیں: تو سید ابن سید اور ابوالسادات ہے، تو امام ابن امام اور ابوالائمہ ہے، تو حجت ابن  
 حجت اور ابوالحجج ہے، تیرے صلب سے نو (خدا کی) حجتیں (پیدا) ہو گئی، اور ان کا نواں قیام کرنے والا ہو۔

۱ و النص في نسخة «ب» و المطبوع و المقتل و الينايع: انك سيد ابن سيد. [أضاف في الينايع: أخو سيد] أبو سادة، انك امام ابن امام [أضاف في الينايع و خ ل: أخو الامام (ينايع امام)] أبو أئمة، انك حجة ابن حجة [أضاف في الينايع: أخو حجة] أبو حجج تسعة من صلبك تأسعهم قائمهم.  
 ۲ عنة غاية المرام: ۴۶ ح ۵۹ و ص ۶۲۱ ح ۲۲. و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ۱ / ۱۴۶ بإسناده الى ابن شاذان. عنة غاية المرام: ۲۷ ح ۳ و ص ۳۵ ح ۲۰، و حلية الابرار: ۲ / ۷۲۰ ح ۱۲۸ و الطرائف: ۱۷۴ ح ۲۷۲ و الصراط المستقيم: ۲ / ۱۱۹. و رواه والد الشيخ الصدوق في الإمامة و التبصرة: ۱۱۰ بإسناده الى حماد بن عيسى عن عبد الله بن مسكان، عن أبان بن تغلب، عن سليم بن قيس. - و رواه الصدوق في اكمال الدين: ۱ / ۲۷۲ ح ۹ و في عيون الأخبار: ۱ / ۵۲ ح ۱۷ و في الحصال: ۴۷۵ ح ۳۸ عن والده. عنة البحار: ۳۶ / ۲۴۱ ح ۴۷ و عن الطرائف. و رواه الخزاز القمي في كفاية الاثر: ۴۵ بإسناده عن الصدوق. و رواه السيد علي الهمداني في مودة القرني: ۹۵، و الكشف الحفي الترمذي في المناقب المرتضوية: ۱۲۹ باسنادهما الى سليم. و أخرجه القندوزي في ينايع المودة: ۱۶۸ عن مودة القرني، و في ص ۴۴۵ عن الحموي و الخوارزمي. و أخرجه الامر تسري في أرجح المطالب: ۴۴۸ عن مودة القرني و مناقب الخوارزمي. عنهم إحقاق الحق: ۱۳ / ۷۱-۷۲. و أورد في كشف العمة: ۳ / ۲۹۸ و الإنصاف: ۱۶۴ ح ۱۷۲ عن سلمان.

(۵۹)

## چوتھا خلیفہ۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ [قَالَ] قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع: مَنْ لَمْ يَقُلْ إِلَيَّ رَابِعَ الْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ فَقُلْتُ لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع قَدْ رَوَيْتُمْ غَيْرَ هَذَا فَأَنْتُمْ لَا تَكْتَلِبُونَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۗ فَكَانَ أَوَّلَ خَلِيفَةِ اللَّهِ [قَوْلُهُ تَعَالَى إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۗ فِي الْأَرْضِ ۗ فَكَانَ دَاوُدُ النَّبِيُّ] وَ [كَانَ] هَاهُنَا خَلِيفَةُ مُوسَى [قَوْلُهُ تَعَالَى الْخُلَفَاءِ فِي قَوْمِي وَ أَصْلِحْ] ۗ وَ هُوَ خَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ ص فَمَنْ لَمْ يَقُلْ إِلَيَّ رَابِعَ الْخُلَفَاءِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ ۙ

امام صادقؑ اپنے آباؤ و اجداد کے توسط سے امیر المؤمنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو کوئی بھی یہ نہ کہے کہ میں چار خلیفوں میں سے چوتھا ہوں اس پر خدا کی لعنت۔ حسین بن زید کہتے ہیں: میں نے جعفر بن محمد سے کہا: آپ نے تو (اس سے پہلے) اس کے خلاف بات کی تھی اور آپ جھوٹ بھی نہیں

<sup>۱</sup> البقرة: ۳۰.

<sup>۲</sup> سورة ص: ۲۶.

<sup>۳</sup> الأعراف: ۱۴۲.

<sup>۴</sup> عنه غاية المرام: ۶۹ ح ۱۹، و البرهان: ۱ / ۷۵ ح ۱۳، و مدينة المعاجز: ۱۶۰ ح ۴۴۴، و أوردہ ابن شهر اشوب في المناقب: ۲ / ۲۶۱ عن ابن مسعود بزيادة، عنه البحار: ۳۸ / ۱۵۳ ح ۱۲۷.

بولتے۔ (ہم تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ علیؑ پہلے خلیفہ تھے اور اس سے پہلے کے خلفاء ناحق تھے)۔ امام صادقؑ نے فرمایا: درست ہے! (تین خلفاء سے مراد، اول و دوم و سوم نہیں، بلکہ آدم و داؤد و ہارون ہیں) خدا نے (آدم کے بارے میں) فرمایا: اس وقت کو یاد کرو جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔ پس آدم پہلے خلیفہ؛ اور (داؤد کے لیے) فرمایا: اے داؤد میں نے تجھے زمین میں خلیفہ قرار دیا۔ تو داؤد دوسرے خلیفہ؛ اور ہارون موسیٰ کے خلیفہ تھے۔ خدا فرماتا ہے: اے ہارون تو میری امت میں میرے خلیفہ رہو اور ان کی اصلاح کرو؛ اور امیر المؤمنینؑ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہوئے۔ پس (اس حدیث سے امیر المؤمنینؑ کی یہ مراد تھی کہ) جو کوئی بھی یہ نہ کہے کہ میں ان چار خلفاء میں سے چوتھا نہیں تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔

(۶۰)

## امت میں سب سے افضل؟

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ كَثِيرٍ الْمَقْرِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ

<sup>۱</sup> كذا في الكنز، و في الأصل: عمر، و هو تصحيف، و هو عبد الملك بن عمير بن سويد اللخمي قال عنه العسقلاني في تقريب التهذيب: ۱ / ۵۲۱ رقم ۱۳۳۱: «ثقة فقيه».

حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ [مِنْ] بَعْدِي وَفَاطِمَةُ وَالحُسَيْنُ وَالحُسَيْنُ عَمَّنْ قَالَ غَيْرِ هَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ<sup>۱</sup>.

ابو ہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد اس امت کے بہترین افراد علیؑ، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) ہیں۔ جو بھی اس کے علاوہ کوئی عقیدہ رکھے اس پر خدا کی لعنت ہو۔

(۶۱)

## جس سے فاطمہ راضی اس سے خدا راضی

حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ العَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكَّارُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مُزَاهِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ المُثَنِّبِ قَالَ حَدَّثَنِي المُثَنِّبُ<sup>۲</sup> عَنِ سَلْمَانَ القَائِرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: يَا سَلْمَانُ مَنْ أَحَبَّ فَاطِمَةَ ابْنَتِي فَهُوَ فِي الجَنَّةِ مَعِي وَمَنْ أَبْغَضَهَا فَهُوَ فِي النَّارِ يَا سَلْمَانُ حُبُّ فَاطِمَةَ ع يَنْفَعُ فِي مَائَةِ (مِنَ) المَوَاطِنِ أَيْسَرُهَا) المَوْتُ وَ القَبْرُ [وَ المِيزَانُ] وَ المَحْشَرُ وَ الصِّرَاطُ (وَ العَرْضُ وَ الحِسَابُ) فَمَنْ رَضِيَتْ (ابْنَتِي) عَنْهُ رَضِيَتْ عَنْهُ وَ مَنْ رَضِيَتْ عَنْهُ رَضِيَتْ عَنْهُ وَ مَنْ غَضِبَتْ عَلَيْهِ

<sup>۱</sup> عنه غاية المرام: ۴۵۰ ح ۱۶. و رواه الكراچكي في الكنز: ۶۳ بإسناده عن ابن شاذان، عنه البحار: ۲۷/

۲۲۸ ح ۳۱ و ج ۳۷ / ۹۸ ح ۶۵، و روحدات الجنات: ۶ / ۱۸۱.

<sup>۲</sup> في المقتل و البنابيع: زاذان. و كلاهما له وجه من الصحة.

فَاطِمَةُ عَ غَضِبْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ غَضِبْتُ عَلَيْهِ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَا سَلْمَانَ وَيْلٌ لِمَنْ يَظْلِمُهَا وَيَظْلِمُ بِعَاطِلِهَا [أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ] عَلِيًّا عَ وَيْلٌ لِمَنْ يَظْلِمُ شِيعَتَهَا وَدُرِّيَّتَهَا<sup>۱</sup>.

سلمان فارسی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جو بھی میری بیٹی فاطمہ سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، اور جو اس سے بغض رکھے گا وہ جہنم جائے گا۔ اے سلمان! فاطمہ سنی محبت سو مقامات پر فائدہ دے گی جن میں سب سے آسان ترین، موت، قبر، میزان، حشر، صراط، عرض اعمال اور حساب ہیں۔ پس جس سے میری بیٹی فاطمہ راضی اس سے میں راضی اور جس سے میں راضی اس سے خدا راضی؛ اور جس سے میری بیٹی ناراض اس سے میں ناراض اور جس سے میں ناراض اس سے خدا ناراض۔ اے سلمان! خدا کی لعنت ہو اس پر جو اس اور اس کے شوہر علیؑ پر ظلم کرے، اور اس پر بھی جو اس کی ذریت اور شیعوں پر ظلم کرے۔

(۶۲)

## بہشتی سیب علیؑ کے لیے بطور ہدیہ

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الضَّمَّحِيُّ الرَّازِيُّ بِهَا قَالَ حَدَّثَنِي حَمْرَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَالِكِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ هَرَمَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: يَا أَنَسُ أَسْرَجٌ بَغْلَتِي فَأَسْرَجْتُ بَغْلَتَهُ فَرَكِبْتُ بَعْدَهُ حَتَّى (صِرْنَا إِلَى بَابِ الْمُؤْمِنِينَ ع) فَقَالَ [ي] يَا أَنَسُ أَسْرَجٌ بَغْلَتَهُ فَأَسْرَجْتُهَا فَرَكِبَهَا وَأَنَا مَعَهُمَا حَتَّى صَارَا إِلَى فَلَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ خَضِرَةٍ نَزَّهَةٍ فَأَظْلَمَتْهُمَا عَمَامَةٌ

<sup>۱</sup> عنه البحار: ۲۷ / ۱۱۶ ح ۹۴، و غاية المرام: ۱۸ ح ۱۷. و رواه الخوارزمي في مقتل الحسين: ۱ / ۵۹ بإسناده عن ابن شاذان. و أورده القندوزي في نيايح المودة: ۲۶۳ عن زادن. و السيد علي الهمداني في مودة القربى: ۱۱۶ عن سلمان عنهما إحقاق الحق: ۱۰ / ۱۶۶.

بِيضَاءٍ فَتَقَارِبُتُ فَإِذَا بَصُمَتِ عَالِ السَّلَامِ عَلَيْكُمَا [وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدًّا السَّلَامَ] وَهَبَطَ الْأَمِيرُ  
جَبْرِئِيلُ عَفَا عَتْرَ لَامِلِيًّا فَلَمَّا أَنْ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ دَعَا النَّبِيَّ ص عَلِيًّا ع وَنَاوَلَهُ تُفَاحَةً عَلَيْهَا (سَطْرٌ مَكْتُوبٌ  
مِنْ مُنْشَأَتِ الْقَدْرِقِ) <sup>۱</sup> (هَدِيَّةٌ مِنَ الطَّالِبِ الْعَالِبِ إِلَى وَلِيِّهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع) <sup>۲</sup>.

انس ابن مالک کہتا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! میرے خچر پر زین  
کسو! (میں نے جب زین کس دی) تو رسول اللہ ﷺ چل دیے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا یہاں تک  
کہ ہم درخانہ علیؑ پر پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ حکم دیا: اے انس! علیؑ کے خچر پر بھی زین کس دے۔  
میں نے ایسا ہی کیا، اس وقت ان دونوں نے کہیں کی راہ لی۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گیا۔ یہ  
دونوں ایک وسیع، سرسبز دل آویز میدان میں پہنچے؛ اچانک سفید بادلوں کا ایک ککڑا ان کے سروں پر سایہ  
لگن ہوا اور میں نے اس سے ایک آواز سنی: (وہ کہہ رہا تھا) آپ دونوں پر میرا سلام اور خدا کی رحمت و برکت  
ہو۔ پیغمبر ﷺ اور علیؑ دونوں نے جواب دیا۔ یہی وہ وقت تھا جب جبرائیل نازل ہوئے، رسول اللہ ﷺ  
جبرائیل سے بات کرنے کے لیے کچھ فاصلے پر ہو لیے، جب جبرائیل آسمان کی جانب پرواز کر گئے تو رسول  
اللہ ﷺ نے علیؑ کو آواز دی اور انہیں ایک سیب دیا (جو جبرائیل لائے تھے) اس پر خدا کی جانب سے (اس  
کی منشاء قدرت سے) نوری خط کے ساتھ لکھا تھا: یہ طالب غالب (خدا) کی جانب سے اپنے ولی علی بن ابی  
طالبؑ کے لیے ہدیہ ہے۔

<sup>۱</sup> کذا في المطبوع، و في نسخة «أ» سيطرة منشأة من القدرة. و في نسخة «ب» سطر منشأة من القدرة. و في

خ ل): سطر مكتوب من الله النور.

<sup>۲</sup> عنه مدينة المعاجز: ۶۱ ح ۱۳۲.

(٦٣)

## على خير البشر

حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْيُوسُفِ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ الصَّوَلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ لِي الْأَعْمَشُ يَا أَبَا مُعَاوِيَةَ أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَا تَخْتَارُهُ عَلَيْهِ قُلْتُ بَلَى فَدَيْتُكَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ أَحَدٌ غَيْرِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ص: قَالَ: قَالَ لِي جَبْرِئِيلُ ع يَا مُحَمَّدُ عَلَيَّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَيْ فَقَدْ كَفَّرَ<sup>١</sup>.

<sup>١</sup> عنه البحار: ٢٦ / ٣٠٦ ح ٦٦، و غاية المرام: ٤٥٠ ح ١٥. و قد روى هذا الحديث جماعة من الأئمة عليهم السلام و الصحابة، نذكر منهم: الإمام أمير المؤمنين علي عليه السلام روى الحديث عنه: الصدوق في الأمالي: ٧١ ح ٧ و في عيون الأخبار: ٢ / ٥٩ ح ٢٢٥ باسناد الرضا عن آباءه عليهم السلام، عنهما البحار: ٣٨ / ٤ ح ٤. و الحموي في فرائد السمطين: ١ / ١٥٤ ح ١١٦، و الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد: ٣ / ١٩٢، و ابن حجر العسقلاني في تهذيب التهذيب: ٩ / ٤١٩ باسنادهم الى زر، عن عبد الله عنه عليه السلام. و أخرجه المتقى الهندي في كنز العمال: ١٢ / ٢٢١ ح ١٢٨٦، و كفاية الطالب: ٢٤٥ و البدخشي في مفتاح النجا: ٤٩ (مخطوط) عن الخطيب. الإمام الحسين بن علي عليهما السلام روى الحديث عنه الكراخي في رسالة له في تفضيل علي عليه السلام، عنه إثبات الهداة: ٣ / ٦٣٤ ح ٨٦٧. جابر بن عبد الله الأنصاري إضافة الى ما مر ذكره بنفس اسناد ابن شاذان نذكر هنا: الصدوق في الأمالي: ٧١ ح ٦٦، عنه البحار: ٣٨ / ٦ ح ١٠. و رواه الطوسي في الأمالي: ٢١٣ باسناده الى عطية العوفي، عنه، عنه البحار: ٣٨ / ٥ ح ٦. و أبو جعفر القمي في كتابه الموسوم بـ «نوادير الاثر في علي خير البشر» ٢٣-٤٢ باسناده الى عبد الرحمان بن أبي ليلى، عن جابر بطريق واحد و الى أبي الزبير عنه بطريقين، و الى عاصم بن عمر عنه بطريقين، و الى سالم بن أبي الجعد عنه بأربعة طرق، و الى عطية العوفي عنه بثمانية و أربعين طريقاً. و رواه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد: ٧ / ٤٢١ باسناده الى محمد بن المنكدر. عنه كنز العمال: ١٢ / ٢٢١ ح ١٢٨٥، و منتخبه (المطبوع بمش

مسند أحمد: ٥ / ٣٥ و البدخشي في مفتاح النجا: ٤٩ (مخطوط). و رواه أحمد بن حنبل في الفضائل: ٤٦ ح ٧٢ بإسناده الى عطية العوفي، عنه الصراط المستقيم: ٢ / ٧٠. و أخرجه الدهلوي في تجميع الجيش: ٣٠٨ (مخطوط) عن فضائل أحمد و فردوس الديلمي. و رواه العسقلاني في لسان الميزان: ٣ / ١٦٦، و الخزازي في أربعينه: ح ٢٣ بإسناده الى ابن الزبير و هاشم بن محمد في مصباح الأنوار: ١٣٨ و ص ١٣٩ بطريقتين. و أورده شاذان بن جرير في الفضائل و الروضة في الفضائل: ١٥٣ بإسناد يرفعه الى الباقر عليه السلام، عن جابر عنهما البحار: ٣٨ / ١٥ ح ٢٣. و أخرجه الاربلي في كشف الغمة: ١ / ١٥٨، عنه البحار: ٣٨ / ١٢ ح ١٧، و ابن طاووس في الطرائف: ٨٧ ح ١٢١، عنه البحار: ٣٨ / ١٤ ح ١٨، و البحار: ٤٠ / ٧٧ جميعا عن فردوس الديلمي. و أخرجه في كفاية الطالب: ٢٤٦ عن ابن عساكر بطريقتين في المجلد الخمسين من تاريخه. و أورده في الطرائف: ٨٨ ح ١٢٦، و محب الدين الطبري في الرياض النضرة: ٢ / ٢٢٠، و في ذخائر العقبى: ٩٦، و تفسير الطبري: ٣٠ / ١٧١، و الشبلنجي في نور الابصار: ٧٠ و ص ١٠١. عبد الله بن عباس أخرج الحديث عنه في منتخب كنز العمال: ٥ / ٣٥ (المطبوع بمامش مسند أحمد) عن الخطيب. حذيفة بن اليمان روى الحديث عنه: الصدوق في أماليه: ٧١ ح ٤ و ٥ بإسناده الى حذيفة بطريقتين، عنه البحار: ٣٨ / ٦ ح ٨ و ٩. و عن الطرائف: ٨٧ ح ١٢٢ الذي أخرجه عن المناقب لابن مردويه. - و رواه الطبري في بشارة المصطفى: ٢٤٦، و مصباح الأنوار: ١٣٨ (مخطوط) و المسترشد: ٤٧، و رواه أبو جعفر القمي في نوادر الاثر: ٤٢ - ٤٣ بطريقتين. و رواه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد: ٧ / ٤٢١، عنه كفاية الطالب: ٢٤٥، و كنوز الحقائق للمناوي: ٩٢، و محب الدين الطبري في كتابيه الرياض النضرة: ٢٢٠ و ذخائر العقبى: ٩٦. و أخرجه الاربلي في كشف الغمة: ١ / ١٥٦، عنه البحار: ٣٨ / ١٢ ح ١٧، و عبد الله الشافعي في المناقب: ٣٠ (مخطوط)، و البدخشي في مفتاح النجا: ٤٩ (مخطوط) جميعا عن ابن مردويه. و أخرجه في اثبات الهداة: ٣ / ٦٣٤ ح ٨٦٨ عن رسالة تفضيل على للكراچكي. عبد الله بن مسعود رواه بالاسناد عنه في مصباح الأنوار: ٧٨ و ص ١٣٩ (مخطوط) بطريقتين. و فخر الدين الرازي في كتابه نهاية العقول على ما في مناقب الكاشي: ١١٤ (مخطوط). و أخرجه في كنز العمال: ١٢ / ٢٢١ ح ١٢٨٦، و الكمشحانوي في راموز الأحاديث: ٤٤٢، و البدخشي في مفتاح النجا: ٤٩ (مخطوط) جميعا عن الخطيب. أبو وائل روى الحديث عنه الكراچكي في رسالة له في تفضيل أمير المؤمنين عليه السلام، عنه اثبات الهداة: ٣ / ٦٣٤ ح ٨٦٦.

عائشة روى الحديث عنها: الصدوق في الأمالي: ٧١ ح ٣ بإسناده الى عطاء عنها، عنه البحار: ٣٨ / ٥ ح ٧. و رواه أبو جعفر القمي في نوادر الاثر في على خير البشر: ٤٣ - ٤٤ بثلاثة طرق، و رواه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد: ٧ / ٤٢١، و في مصباح الأنوار: ١٣٩ (مخطوط). و أورده ابن طاووس في الطرائف: ٨٧ ح ١٢٦، عنه البحار: ٣٨ / ١٤ ح ١٨. و أخرجه في كشف الغمة: ١ / ١٥٨ عن ابن مردويه، عنه البحار: ٣٨ / ١٣ ح

عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! علیؑ خیر البشر ہیں، جو اس بات کو قبول نہ کرے وہ کافر ہے۔

(۶۴)

### فرشتوں کے ساتھ رشتہ اخوت

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَخْتَوَيْهِ الْمَجَاوِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ وَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَاطِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: أَوْلُ مِنْ أُمَّتِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع أَخَا مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ إِسْرَافِيلُ ثُمَّ مِيكَائِيلُ ثُمَّ جِبْرَائِيلُ وَأَوْلُ مِنْ أَحَبِّهِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ حَمَلَةُ الْعُرْشِ ثُمَّ

۱۷. و أخرجه في كفاية الطالب: ۲۴۶ عن ابن عساكر. - مرسلا و أورد الحديث مرسلا في: مقصد الراغب: ۴۳ (مخطوط) عن كتاب المصباح لابن الحسن الفارسي. و المختصر: ۱۵۱، و الكشفي الحنفي الترمذي في المناقب المرتضوية: ۱۰۶. و النواوي في كنوز الحقائق: ۹۸، و امان الله الدهلوي في تجهيز الجيش: ۳۰۸) مخطوط) و أخرجه في غاية المرام: ۶۰۵ ح ۱۰ عن كتاب سير الصحابة. و أخرجه ابن شهر آشوب في المناقب: ۲ / ۲۶۵ عن ابن مجاهد في التاريخ و الطبري في الولاية و الديلمي في الفردوس و أحمد في الفضائل و الأعمش بإسنادهم، عن عطية عن عائشة، و قيس، عن أبي حازم، عن جرير بن عبد الله، عن الرسول صلى الله عليه و آله. و عن أبو وائل و وكيع و أبو معاوية و الأعمش و شريك و يوسف و القطان بإسنادهم في سؤال جابر و حذيفة عن علي عليه السلام. و عن مسلم بن أبي الجعد عن جابر بأحد عشر طريقا. و عن تاريخ الخطيب عن الأعمش بإسناده عن علي عليه السلام، عن الرسول صلى الله عليه و آله بنحو آخر، عنه البحار: ۳۸ / ۹ ح ۱۳. و أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحق: ۴ / ۲۴۹-۲۵۶.

رَضْوَانُ خَازِنِ الْجَنَّةِ ثُمَّ مَلَكَ الْمَوْتِ [وَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ] يَتَرَحَّمُ عَلَى [مُحِبِّي] عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَ كَمَا يَتَرَحَّمُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ ع<sup>۱</sup>.

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل آسمان میں سے جس نے سب سے پہلے علیؑ کے ساتھ رشتہ اخوت قائم کیا وہ اسرافیل ہے، اس کے بعد میکائیل اور اس کے بعد جبرائیل۔ اور ایسے ہی اہل آسمان میں سے سب سے پہلے جس نے علیؑ سے محبت کی وہ حامل عرش ہے، اس کے بعد رضوان جنت اور اس کے بعد ملک الموت، اور تحقیق ملک الموت علیؑ کے محبوبوں پر ایسے ہی رحم کرتا ہے جیسے وہ انبیاء پر رحم کرتا ہے۔

(۶۵)

## حور بہشتی

حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا التَّيْشَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَنَاهُ<sup>۲</sup> بَنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي [عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ] عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ هُشَيْبِ<sup>۱</sup> بْنِ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنِي

<sup>۱</sup> رواه الخوازمي في المناقب: ۳۱، و في المقتل: ۱ / ۳۹ بإسناده الى ابن شاذان، عنه مناقب ابن شهر اشوب: ۳۲ / ۲، و يبايع المودة: ۱۳۳، و كشف الغمة: ۱ / ۱۰۳. و غاية المرام: ۵۸۰ ح ۲۶، و مصباح الأنوار: ۶۱ (مختلط). و أخرجه في البحار: ۳۸ / ۳۳۵ ضمن ح ۱۰ عن مناقب ابن شهر اشوب. و في ج ۳۹ / ۱۱۰ ح ۱۷ عن كشف الغمة. و أخرجه في غاية المرام: ۶۶۲ ح ۴ عن كتاب فتح المبين في كشف اليقين في شرح دوحة المعارف. و أخرجه في إحقاق الحق: ۶ / ۱۱۱ عن أرجح المطالب للامر تسرى: ۵۲۶. أقول: سند هذه المنقبة متحد مع سند المنقبة الأولى باختلاف أشرنا إليه هناك.

<sup>۲</sup> في المنقبة- ۲: - أبو معاد شاه. و في اليقين: شابور، و في المناقب و المقتل: سابور.

علیؑ بنؑ ثابؑ عنؑ ابؑ سعیدؑ الحدؑریؑ ۲ عنؑ ابنؑ عبؑاسؑ قالؑ سمعؑتؑ رسولؑ اللہؑ صؑ یقولؑ: لیلۃؑ أشؑریؑ بیؑ الؑیؑ السؑماءؑ أذؑخلؑتؑ الجؑنۃؑ فؑرأؑیتؑ نوراؑ أصؑربؑ بہؑ وجہیؑ فقلؑتؑ لؑجبرئیلؑ ماؑ ہذاؑ النورؑ الذیؑ برأؑیتہؑ؟ قالؑ یاؑ محؑمؑدؑ لؑیسؑ [ہذاؑ] نورؑ الشؑمسؑ ولاؑ نورؑ القمرؑ ولکنؑ جارؑیۃؑ منؑ جوارؑیؑ علیؑ بنؑ أبؑیؑ طالبؑ عؑ أطلؑعتؑ منؑ قؑصرؑ ہاؑ فنظؑرتؑ إلؑیکؑ وصحکؑتؑ فہذاؑ النورؑ (منؑ ثنایاؑ ہاؑ) وہیؑ تدورؑ فیؑ الجؑنۃؑ إلؑ أنؑ یدؑخلؑہاؑ أمیرؑ المؤمنینؑ علیؑ بنؑ أبؑیؑ طالبؑ عؑ.

ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب مجھے شب معراج آسمانوں کی سیر کرائی گئی اور جنت میں داخل کیا گیا تو اچانک میرے چہرے پر ایک نور کی چھوٹ پڑی، میں نے جبرائیل سے پوچھا: یہ کیسا نور ہے؟ جبرائیل نے کہا: یا محمد ﷺ! یہ نہ سورج کا نور ہے نہ چاند کا، بلکہ یہ تو علیؑ کی کنیزوں میں سے ایک کنیز ہے، جس نے اپنے قصر سے سر باہر نکال کر آپ کو دیکھا اور تبسم کیا، یہ نور اسی کے دانتوں سے برآمد ہوا ہے؛ یہ کنیز بہشت میں گھومتی رہے گی یہاں تک کہ علی بن ابی طالبؑ سے جا ملے۔

۱ کذا فی المقتل و المناقب و کفایۃ الطالب. و هو الصحیح کما أشرنا إلؑ ذلک فی ترجمتہ فی المنقبۃ- ۵۲- و فی الأصل: ہشام.

۲ فی المنقبۃ- ۲- و الیقین و البحار و المناقب و المقتل: عدی.

۳ فی المنقبۃ- ۲- و الیقین و البحار و المناقب و کفایۃ الطالب: سعید بن جبیر.

۴ عنہ غایۃ المرام: ۱۸ ح ۱۸، و الیقین فی امرۃؑ أمیرؑ المؤمنین: ۶۱. و رواہ الخوارزمی فی المناقب: ۲۲۷، و فی مقتلؑ الحسینؑ: ۳۹، و الکنجی فی کفایۃ الطالب: ۳۲۱ باسنادہما الی ابنؑ شاذان. و أخرجہ فی الیقین: ۲۰ و اثباتؑ الهدایۃ: ۴/ ۶۴ ح ۴۸۲ عنؑ الخوارزمی. و أخرجہ فی الیقین: ۱۶۴ عنؑ کفایۃ الطالب. و أوردہ فی المختصر:

۹۹ مرسلًا.

(۵۶)

## بس کافر شک کرے گا۔۔!

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي خَطَّابٍ السُّوْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ  
 (عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ) <sup>۱</sup> عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ هُوَيْسِ الرِّضَاعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ  
 بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع [يَا عَلِيُّ] أَنْتَ خَيْرُ الْبَشَرِ لَا يَشْكُ فِيمَا <sup>۲</sup>  
 إِلَّا مَنْ كَفَرَ <sup>۳</sup>.

امام رضا اپنے اجداد کے ذریعے سے رسول اللہ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے علی سے فرمایا: یا علی تو  
 خیر البشر ہے اور تیرے بارے میں کوئی شک نہیں کرے گا مگر کافر۔

<sup>۱</sup> فی نسخة «أ»: الدعبل. و هو إسماعیل بن علی بن علی بن رزین بن عثمان بن عبد الرحمان بن عبد اللہ بن  
 بدیل ابن ورقاء الخزازعی الدعبلی، روی عن أبيه عن الرضا عليه السلام كثيرا، و ما عرف حديث أبيه الا عن  
 طريقه. ولد سنة ۲۵۷ و توفي سنة ۳۵۲ هـ. تجد ترجمته في رجال النجاشي: ۲۵، فهرست الطوسي: ۱۳ رقم  
 ۳۷، و رجاله: ۴۵۲ رقم ۸۴، رجال ابن داود: ۴۲۷ رقم ۵۶، رجال العلامة الحلبي: ۱۹۹ رقم ۴، معالم  
 العلماء: ۹ رقم ۳۷، لسان الميزان: ۱ / ۴۲۱.

<sup>۲</sup> في نسخة «أ» و «ب»: فيه.

<sup>۳</sup> في نسخة «ب» و البحار و غاية المرام و المطبوع: كافر.

<sup>۴</sup> عنه البحار: ۲۶ / ۳۰۶ ح ۶۷، و غاية المرام: ۴۵۰ ح ۱۷. و تقدم ذكر مصادر الحديث في المنقبة-  
 ۶۳ - فراجع.

(۵۷)

ایک خوبصورت مثال کے قالب میں۔!

حَدَّثَنِي الشَّرِيفُ التَّقِيبِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ الْحُسَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الْهَدَّادِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَعَلَيْكُمْ مِنْ أَبِي طَالِبٍ مِثِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيِّ فَمَنْ قَاسَهُ بِغَيْرِهِ فَقَدْ جَفَانِي وَمَنْ جَفَانِي فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ رَبِّي يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَيَّ كِتَابًا مُبِينًا وَأَمَرَنِي أَنْ أُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نَزَّلَ إِلَيْهِمْ مَا خَلَا عَلَيَّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ ع فَإِنَّهُ (يَسْتَعْفِي عَنِ الْبَيَانِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ فَصَاحَتَهُ كَفَصَاحَتِي وَدِرَافَتَهُ كَدِرَافَتِي وَلَوْ كَانَ الْحِلْمُ رَجُلًا لَكَانَ عَلِيًّا ع وَلَوْ كَانَ الْقَضَلُ شَخْصًا لَكَانَ الْحُسَيْنُ ع وَلَوْ كَانَ الْحَيَاءُ صُورَةً لَكَانَ الْحُسَيْنُ ع وَهَيْئَةُ لَكَانَتْ) ۳ فَاطِمَةَ [أَبْلَ هِيَ أَعْظَمُ إِنَّ فَاطِمَةَ ع] أَنْبَتِي خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ عُنُصْرًا وَشَرَفًا وَكِرْمًا ۴.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن بن عوف سے فرمایا: اے عبد الرحمن! تم لوگ میرے صحابی ہو لیکن علی ابن ابی طالب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں؛ جس کسی نے بھی علی کو کسی اور کے ساتھ قیاس کیا اس نے مجھ پر جفا کی، جس نے مجھ پر جفا کی اس نے مجھے ازیت دی اور جس نے بھی مجھے ازیت دی تو اس پر میرے رب کی لعنت ہو۔ اے عبد الرحمن! خدا نے مجھ پر روشن کتاب نازل کی اور مجھے حکم

<sup>۱</sup> فی نسخة «ب» و المقتل و غاية المرام و الفرائد و المطبوع: العقل رجلا.

<sup>۲</sup> فی نسخة «ب» و المقتل و غاية المرام و الفرائد و المطبوع: السخاء رجلا.

<sup>۳</sup> فی نسخة «ب» و المقتل و غاية المرام و الفرائد و المطبوع: شخصا لكان.

<sup>۴</sup> عنه غاية المرام: ۵۱۲ ح ۲۰. و رواه الخوارزمي في المقتل: ۱ / ۶۰. بإسناده الى ابن شاذان. و رواه الحموي

في فرائد السمطين: ۲ / ۶۸ ح ۳۹۲. بإسناده الى الخوارزمي، عنه غاية المرام: ۴۵۹ ح ۳۳.

فرمایا کہ جو کچھ بھی مجھ پر نازل ہوا ہے اسے لوگوں کے لیے کھول کھول کر بیان کروں مگر اس حکم میں علیؑ شامل نہیں کیونکہ وہ اس بیان سے مستغنی ہے۔ بتحقیق خدا نے اسے وہی فصاحت و فہم عطا فرمایا ہے جو مجھے عطا کیا ہے۔

اگر حکم کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو وہ یقیناً علیؑ ہوتا۔ اگر فضل (یا عقل) کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو وہ یقیناً حسنؑ ہوتا۔ اگر حیا (یا سخاوت) کسی شخص کی صورت میں ہوتی تو وہ حسینؑ ہوتا۔ اور اگر حُسن کسی کی شکل میں آتا وہ فاطمہؑ ہوتیں۔ بلکہ فاطمہؑ تو اس سے بھی برتر ہیں؛ بے شک میری بیٹی فاطمہؑ عنصر آشر فاویر کر امتا اہل ارض میں سب سے بہتر ہیں۔

(۶۹)

## علیؑ کا ذکر عبادت

حَدَّثَنِي الْقَاضِي الْمُعَاوِي بْنُ زَكَرِيَّا مِنْ حَفِظِهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَضْلِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقُضْلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ [قَالَتْ] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: ذَكَرْتُ عَلِيًّا بْنَ أَبِي طَالِبٍ عِبَادَةً .

<sup>۱</sup> رواه في مناقب الخوارزمي: ۲۶۱ باء لاسناد الى ابن شاذان. و رواه ابن عساکر في ترجمة الإمام علي عليه السلام من تاريخ دمشق: ۲ / ۴۲۴ بإسناده الى الحسن بن صابر الهاشمي. و رواه ابن المغازلي في المناقب: ۲۰۶ ح ۲۴۳ بإسناده الى وكيع. و الديلمي في الفردوس: ۱۱۰ (مخطوط) عن جعفر بن محمد الحسيني في كتاب العروس. عنه مناقب ابن شهر آشوب: ۳ / ۶، و كنز العمال: ۱۲ / ۲۰۱، و منتخبه (المطبوع بمهامش مسند أحمد): ۵ / ۳۰، و ينابيع المودة: ۲۳۷ ح ۲۶۱. و أخرجه في البحار: ۳۸ / ۱۹۹ عن مناقب ابن شهر آشوب. - و رواه المناوي في كنوز الحقائق: ۷۸، عنه ينابيع المودة: ۱۸۰. و أورد ابن كثير في البداية و النهاية: ۷ / ۳۵۷، و السيوطي في الجامع الصغير: ۱ / ۵۸۳، و الشيخ يوسف النبهاني في الفتح الكبير: ۲ / ۱۲۰، و

عائشہ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علیٰ ابن ابی طالب کا ذکر کرنا عبادت ہے۔

(۶۹)

### طوبی کیسے؟

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مَسْرُورٍ اللَّحَامِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ [عَنْ ابْنِ أَبِيهِمَ] بَنِي مُحَمَّدٍ عَنْ بِلَالٍ عَنْ ابْنِ أَبِيهِمَ بْنِ صَالِحٍ الْأَنْطَلِطِيِّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ [عَنْ أَبِيهِ عَنْ] عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَا بٍ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ع وَطُوبَى شَجَرَةٌ فِي دَارِهَا وَهِيَ فِي الْفِرْدَوْسِ لَيْسَ (مِنْ أَشْجَارِ دُورِ) الْجَنَّةِ [شَيْءٌ] إِلَّا وَحُصِّنَ مِنْهَا) فِيهَا<sup>٤</sup>.

الهمداني في مودة القربى: ۷ / ۱۱۱. و أخرجه الكشفي الحنفي الترمذي في المناقب المرتضوية عن الديلمي و ابن حجر و صاحب بحر المعارف و صاحب فصل الخطاب جميعا باسنادهم عن عائشة. و أخرجه العيني الحيدر آبادي في مناقب علي: ۳۴ عن الطبراني بإسناده عن أسماء بنت عميس، و الديلمي عن أبي سعيد و عائشة، و الخطيب عن علي، و ابن شاذان عن أبي هريرة، و الحاكم عن ابن عباس، و الدولابي عن أبي سعيد.

<sup>١</sup> في اليقين: جعفر بن ميسور الخادم، و في البحار: أحمد بن ميسور الخادم.

و كلاهما تصحيف، و تقدمت ترجمته في المنقبة «۱۳».

<sup>٢</sup> من اليقين. و ظاهره الصواب. اذ بدونه السقط واضح.

<sup>٣</sup> الرعد: ۳۹.

<sup>٤</sup> عنه اليقين في امرة المؤمنين: ۶۲ و غاية المرام: ۱۹ ح ۱۹. و أخرجه في البحار: ۳۹ / ۲۳۵ ح ۲۰ عن اليقين. - و أخرج ابن شهر اشوب في المناقب: ۳ / ۳۲ من طريق أبان بن عبيد عن أنس، و الكلبي عن أبي

امام صادق اپنے اجداد کے توسط سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: طوبی لکھو و حسن مآب (طوبی اور نیک عاقبت ہوانکے لیے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آیت امیر المؤمنین کی شان میں نازل ہوئی ہے اور طوبی ایک درخت کا نام ہے جو علیؑ کے گھر میں ہوگا جو فردوس میں موجود ہے۔ اور بہشت کے تمام درخت اس درخت سے ہیں۔

(۷۰)

## پھر آپ نے علیؑ کے ساتھ جنگ کیوں کی؟

حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ حَنَانَةَ الْبَرَاءُ وَيَعْقِبُ بْنُ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَعْرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَرْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَجْرُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع تَحْيِيهِ النَّبِيُّ مَنْ أَبِي

صالح، و شعبة عن قتادة، و الحسن عن جابر، و الثعلبي عن ابن عباس، و أبو بصير و عبد الصمد عن الصادق عليه السلام. و في رواية ابن عباس: «و في دار كل مؤمن منها غصن»، عنه البحار: ۳۹ / ۲۲۵. و أخرجه في مجمع البيان: ۶ / ۲۹۱ عن تفسير الثعلبي يرفعه الى ابن عباس، ثم قال: و رواه أبو بصير عن أبي عبد الله عليه السلام، عنه البحار: ۸ / ۸۷. و أخرجه في الطرائف: ۱۰۰ ح ۱۴۷ و ابن البطريق في العمدة: ۱۸۳ عن الثعلبي، عنهما البحار: ۳۶ / ۷۰. و رواه الحسكاني في شواهد التنزيل: ۱ / ۳۰۴ ح ۴۱۷ بإسناده الى أبي حصين بن مخارق عن موسى بن جعفر عليه السلام. و رواه في الأحاديث: ۴۱۸ - ۴۲۰ بإسناده الى داود بن عبد الجبار، عن أبي جعفر بثلاثة طرق. و رواه في الحديث: ۴۲۱ بإسناده الى أبي هريرة. و رواه ابن المغازلي في المناقب: ۲۶۸ ح ۳۱۵ بإسناده الى ابن سيرين. و أخرجه في الدر المنثور: ۴ / ۵۹ عن ابن أبي حاتم بإسناده الى ابن سيرين.

فَقَدْ كَفَرَ فَقِيلَ [هَلْهَا] وَلِمَ حَارَبْتَهُ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا حَارَبْتُهُ مِنْ ذَاتِ نَفْسِي وَمَا حَمَلَنِي (عَلَى ذَلِكَ) إِلَّا ظُلْمًا وَ الزُّبَيْرُ<sup>۱</sup>.

عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: علی بن ابی طالبؑ انسانوں میں سب سے بہتر ہیں اور جو بھی یہ نہ مانے وہ کافر ہے۔ کسی نے عائشہ سے پوچھا: پھر آپ نے علیؑ سے جنگ کیوں کی؟ کہنے لگیں: خدا کی قسم میں اپنے دل سے نہیں لڑی بلکہ اس پر تو مجھے طلحہ اور زبیر نے اکسایا تھا!!!<sup>۲</sup>

(۷۱)

## بہترین اعمال۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَاهِدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ الصَّعْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ

<sup>۱</sup> عنه البحار: ۲۶ / ۳۰۶ ح ۶۸، و أوردہ فی المختصر: ۱۵۱ مرسلًا و تقدم ذكر مصادر اخرى للحديث في المنقبة- ۶۳- و- ۶۶- فراجع.

<sup>۲</sup> عائشہ کی یہ توجیح ایک دروغ سے زیادہ اور کچھ نہیں، امیر المؤمنینؑ کی نسبت ان کا کینہ مشہور تھا، کیا جناب ام المؤمنینؑ اتنی کم سن تھیں کہ طلحہ و زبیر نے انہیں جنگ کرنے پر اکسایا؟ نبی کی اور بیویاں بھی تو تھیں پھر کیا وجہ ہے کہ طلحہ اور زبیر نبی کی دوسری ازواج کے پاس نہیں گئے؟ کیا ام المؤمنینؑ نے انہیں اس کام سے باز رہنے کی نصیحت نہیں کی تھی؟ یہاں تک کہ جنگ کے دوران بھی خط لکھ کر انہیں علیؑ سے جنگ کرنے سے روکتی رہیں! عائشہ تو وہ ہیں کہ جب انہیں یہ خبر ملی کہ علیؑ کو عبدالرحمن بن ماجہ نامی شخص نے شہید کر دیا ہے تو خوشی کے مارے اپنے غلام کا نام بدل کر عبدالرحمن کر دیا تاکہ جب بھی اسے آواز دیں عبدالرحمن یاد آجائے اور ان کا دل شاد ہو!! کیا یہ سب چیزیں بھی طلحہ اور زبیر نے انہیں یاد کروائی تھیں؟ (الحمل للشيخ مفيد:

۱۵۹: بحار الانوار: ج ۲۸، ص ۱۲۶، ج ۳۲، ص ۳۴۱- سفینة البحار: ج ۳، ص ۷۲۱؛ بریاحین الشریعة: ج ۲، ص ۳۵۷)

الْحُجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعَطَّاءُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ بِوَجْهِهِ يَقُولُ هَلْ رَأَى مِنْكُمْ أَحَدٌ رُوِيَ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ (مَنْزَعَةَ عَجَبِي وَجَعْفَرًا ابْنَ عَجَبِي) جَالِسَيْنِ وَبَيْنَهُمَا طَبِيقٌ مِنْ تَبَنٍ ۚ وَهُمَا يَأْكُلَانِ مِنْهُ فَمَا لَيْتَ أَنْ تَحْوَلَ رُطْبًا فَأَكَلَا مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُمَا مَا وَجَدْتُمَا [السَّاعَةَ] أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ فِي الْأَخِرَةِ قَالَا الصَّلَاةُ (وَحُبُّ) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَإِحْفَاءُ الصَّدَقَةِ ۲.

سمرہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ رسول اللہ نماز صبح کے بعد اپنے اصحاب کی جانب رخ کر کے پوچھا کرتے تھے؟ کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج میں نے خواب میں اپنے چچا حمزہؓ اور اپنے چچا زاد جعفر طیار کو دیکھا۔ وہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے سامنے ایک طشت میں انجیر رکھے تھے اور وہ دونوں اس میں سے کھا رہے تھے، کچھ وقت نہ گزرا تھا کہ وہ انجیر کھجوروں میں تبدیل ہو گئیں، انہوں نے کچھ کھجوریں بھی کھائیں۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ دونوں نے کس عمل کو بہترین عمل پایا: ان دونوں نے کہا: نماز، علی بن ابی طالبؓ کی محبت اور مخفیانہ صدقہ دینے کو۔

(۷۲)

## علی میری جگ پر ہے!

حَدَّثَنَا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ قَبَيْسِ الْمُقْرِئِ الْقَطِيبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَرَّابَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ حَفِظٍ قَالَ

<sup>۱</sup> في البحار: تين.

<sup>۲</sup> (عنه البحار: ۲۷/۱۱۷ ح ۹۰۵. وأخرجه في مدينة المعاجز: ۱۷۲ ح ۴۷۶ عنه و عن الخوارزمي.

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِثِّي كَجِلْدِي عَلِيُّ مِثِّي كَلَحْمِي عَلِيُّ مِثِّي كَعَظْمِي عَلِيُّ مِثِّي كَدَهْمِي فِي عُدُوقِي عَلِيُّ أَحْيِي وَوَصِيي فِي أَهْلِي وَخَلِيفَتِي فِي قَوْمِي [وَيَقْضِي دِينِي] وَ يُنْجِزُ عِدَاتِي ' عَلِيُّ فِي الدُّنْيَا إِذَا مِثُّ عَوْضٌ (عَلِيٌّ) ٢٦ .

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی میرے لیے میری جلد و پوست کی طرح ہے؛ علی میرے لیے میرے گوشت کی مانند ہے؛ علی میرے لیے میری ہڈیوں کی طرح ہے؛ علی میرے لیے میری رگوں میں دوڑنے والے خون کی طرح ہے؛ علی میرا بھائی، میرے خاندان میں میرا وصی ہے اور میری قوم و امت میں میرا خلیفہ ہے، علی میرے قرضے ادا کرے گا، اور میرے وعدے نبھائے گا، اگر میں مر جاؤں تو علی میرے بعد میری جگہ پر ہوگا۔

(۷۳)

## درخت خرما کا کلام۔۔۔!

حَدَّثَنَا أَبُو الْفَرَجِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدِ الدَّقَائِنِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَضْلِيُّ عَنْ هَارُونَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ص فِي بُسْتَانٍ غَامِرٍ

<sup>۱</sup> فی نسخه «ب» و (خ ل): و عدی.

<sup>۲</sup> فی نسخه «ب» و غایة المرام: منی و فی المطبوع: عوضی.

<sup>۳</sup> عنه غایة المرام: ۶۹ ح ۲۰ و ص ۱۶۷ ح ۵۹.

بْنِ سَعْدٍ يَعْقِبُ الشُّفْلَى فَبَيَّنَا نَحْنُ نَحْتَرِقُ الْبُسْتَانَ إِذْ صَاحَتْ نَخْلَةٌ بِنَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ص أَدْمُونَ مَا قَالَتِ  
النَّخْلَةُ؟ فَقُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ صَاحَتْ هَذَا مُحَمَّدٌ [رَسُولُ اللَّهِ] وَوَصِيئُهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع فَسَمَّاَهَا  
النَّبِيَّيْنِ ص [مِنْ تِلْكَ الصَّبِيحَةِ نَخْلَةَ] الصَّيْحَانِي .<sup>۱</sup>

ابو بکر روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے کے نخلے حصے میں کنار  
دریا موجود عامر بن سعد کے نخلستان میں تھا۔ اچانک کھجور کے درخت سے ایک بلند آواز سنائی دی جیسے وہ  
دوسرے درخت سے بات کر رہا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ درخت کیا کہہ رہا  
ہے؟ میں نے کہا: خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس نے بلند آواز میں کہا: یہ محمد رسول  
اللہ ﷺ ہیں اور ان کا وصی علی ابن طالبؑ۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس درخت کا نام نخل صیحه  
رکھ دیا کیونکہ اس سے بلند آواز نمودار ہوئی تھی۔

<sup>۱</sup> عنه مدينة المعاجز: ۶۵ ح ۱۵۲ و عن ثاقب المناقب: ۳۴ ح ۱۷۔۔۔ و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۲۱  
بإسناده الى ابن شيرويه الديلمي، عنه الصراط المستقيم: ۲ / ۳۳ و اثبات الهداة: ۵ / ۶۴ ح ۴۳۹ و رواه  
الحموي في فرائد السمطين: ۱ / ۱۳۷ بإسناده الى جابر الأنصاري، عنه ينابيع المودة: ۱۳۶، و غاية المرام:  
۱۵۷ ح ۲۶ و أورده الراوندي في الخرائج و الجرائح: ۴۷۸، عنه البحار: ۱۷ / ۳۶۵ ح ۷ و أخرجه في  
البحار: ۶۶ / ۱۴۶ ملحق ح ۷۰ عن ابن المؤيد الحموي في فضل أهل البيت و أخرجه ابن شهر آشوب في  
المناقب: ۲ / ۱۵۳ من طريق جابر بن عبد الله، و حذيفة بن اليمان و عبد الله بن العباس، و أبو هارون  
العبدي، عن عبد الله بن عثمان، و حمدان بن المعافا عن الرضا عليه السلام، و محمد بن صدقة، عن موسى بن  
جعفر، و ابن شيرويه الديلمي بإسناده الى موسى بن جعفر عليه السلام، عنه البحار: ۴۱ / ۲۶۶ و أورده شاذان  
بن جبريل في الفضائل: ۱۴۶ ح ۱۱۳، و الروضة في الفضائل: ۱۴۴ ح ۱۳۱ (مخطوط) عن جابر، عنهما  
البحار: ۴۰ / ۴۸ ح ۸۴ و رواه الذهبي في ميزان الاعتدال: ۱ / ۷۹، و العسقلاني في لسان الميزان: ۱ / ۳۱۷،  
و الخليلي في السيرة الذهبية: ۲ / ۲۶۵ بإسنادهم الى صدقة و أورده ابن حنويه في درر بحر المناقب: ۱۰۵ (مخطوط)  
عن جابر، عن علي عليه السلام، و السمهودي في خلاصة الوفاء: ۳۹ (مخطوط)، و البدخشي في  
مفتاح النجا (مخطوط)، و أبي الفوارس في أربعينه (مخطوط)، و الامر تسرى في أرجح المطالب: ۳۶ عن علي و  
أخرجه الزرندي في نظم درر السمطين: ۱۲۴ من طريق الشيخ المؤيد الحموي بإسناده الى بشر بن أبي  
عمرو. أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحق: ۴ / ۱۱۲ و ج ۷ / ۲۳۲.

(۷۵)

## آل محمد ﷺ کی تعریف ابن عباس کی زبانی

حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُكْتَبِيُّ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوُفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ بَكْرٍ الصَّمِيْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الْهَذَلِيُّ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبِرْنِي عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آلُ مُحَمَّدٍ صَالِحُونَ الشَّقِيُّ الْبَادِلُونَ الْجَنَى الْتَّارِكُونَ الْهَوَى الْتَّائِبُونَ الرَّدَى لَا حُشْعَ لَمَطٍ وَلَا طَمَحَ حَظْظٍ وَلَا غَلْظَ فَظْظٍ فِي كُلِّ (حِينَ يَقْظُ أَلْحَانًا) الْحَيْلِ أَنْجَمَ اللَّيْلِ وَبَحْرُ النَّيْلِ بَعَادُ الْمَيْلِ هَامَاتُ هَامَاتٍ وَسَادَاتُ سَادَاتٍ وَخَبُوتُ جَاهِرَاتٍ<sup>۲</sup> وَ لِيُوثُ غَابَاتٍ الْمُقِيمُونَ الصَّلَاةَ الْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ الْمُقْرَبُونَ الْحَسَنَاتِ وَالْمُعِيْطُونَ السَّيِّئَاتِ.

عکرمہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا: مجھے آل محمد ﷺ کے بارے میں خبر دو کہ وہ کون ہیں؟ ابن عباس نے کہا: آل محمد ﷺ متقی معلمین، سخاوت مند بخشنے والے، ہوا و ہوس کو ترک کرنے والے، اور برائیوں سے کنارہ کشی کرنے والے ہیں۔

وہ نہ چالپوس ہیں، نہ طمع و لالچ رکھنے والے، اور نہ بری رفتار والے بد زبان۔ ہر قسم کی خوبی پر کان دھرنے والے، میدان جنگ کے لیے آمادہ، اندھیروں میں ستارے، نیکی کا سمندر، اور ہر قسم کی نفسانی

<sup>۱</sup> کذا استظهرها في حاشية نسخة «أ» و هو الصحيح كما في المنقبة «٦٧». و كان في المتن: المهزلي و هو تصحيف. و صحح العسقلاني في لسان الميزان: ٣ / ٢٣٧ رقم ١٠٥٢ « في ترجمة العباس بن بكار الضبي البصري أنه روى عن خالد بن أبي بكر الهذلي.

<sup>۲</sup> أي يجيرون المستغيث. و في نسخة «ب»: جذبات، و في المطبوع: جذبات.

خوابشات سے آزاد ہیں۔ وہ عظیم سردار، سید السادات، خشک سالی میں بارش، شیران نر، نماز قائم کرنے والے، زکات دینے والے، خوبیوں میں پیش گام اور گناہوں سے دوری برتنے والے ہیں۔

(۷۵)

## فصل علیٰ بزبان ابن عباس

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مَاهُوَيْهِ الْأَصْبَهَانِيُّ بِتَبَسَّاتٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَهْرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَصْرَفٍ<sup>۱</sup> عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا تَقُولُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ ذَكَرْتُ وَاللَّهِ أَحَدَ الثَّقَلَيْنِ سَبَّحَ بِالشَّهَادَتَيْنِ وَصَلَّى القِبْلَتَيْنِ وَبَايَعَ البَيْعَتَيْنِ وَأَعْطَى [البَسْطَتَيْنِ<sup>۲</sup> وَهُوَ أَبُو] السَّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ [وَمَنْ] هَرَدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مَرَّتَيْنِ مِنْ بَعْدِ مَا غَابَتْ عَنِ القِبْلَتَيْنِ<sup>۳</sup> وَجَرَدَ السَّيْفُ تَارَتَيْنِ وَ [هُوَ] صَاحِبُ

<sup>۱</sup> أضاف في المناقب و المقتل: عن محمد بن الحسن.

<sup>۲</sup> كذا في الأصل، و في (خ ل): حصف، و في المناقب و المقتل: خصيف. و في مشيخة الصدوق في الفقيه: ۴/

۵۳۱ في ذكر طريقه الى أبي سعيد الخدری: خصيف.

<sup>۳</sup> في نسخة «أ»: السبطين، و في البرهان و المناقب: السبطين. و ما في المتن هو الأظهر، يدل عليه قوله تعالى في طالوت: «و زاده بسطة في العلم و الجسم».

البقرة: ۲۴۷.

<sup>۴</sup> في المناقب: الثقلين، و في المقتل: المقتلين، و في المطبوع: العينين.

الكَرَّاتَيْنِ [وَهُمَا حَرْبُ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ] <sup>۱</sup> (فَمَثَلُهُ فِي الْأُمَّةِ) مَثَلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ ذَلِكَ مَوْلَايَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ  
ص ۲.

مجاہد کہتا ہے: ابن عباس سے پوچھا گیا کہ علیؑ کے بارے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟ ابن عباس گویا ہوئے:  
خدا کی قسم تو نے ثقلین میں سے ایک کا ذکر کیا ہے، وہ شہادتین کہنے (یعنی خدا اور اس کے رسول کی گواہی  
دینے میں) میں سب پر سبقت رکھتا ہے، وہ دو قبول کی جانب نماز پڑھنے والا ہے، وہ رسول اللہ کے دونوں اسوں  
حسن و حسینؑ کا باپ ہے، وہ وہ ہے جس کے لیے دو مرتبہ سورج پلٹا جب کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہو چکا تھا،  
وہ وہ ہے جس نے دو بار تلوار چلائی (ایک بار رسول کے زمانے میں تنزیل قرآن پر اور دوسری بارے اپنے دور  
میں تاویل قرآن پر) وہ وہ ہے جو بدرو حنین کے دو حملوں میں فاتح رہا، یہ ہے میرا مولا علی بن ابی طالب۔

(۷۶)

### رسول اللہ ﷺ کے وزراء

حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ طَرُحَّانَ الْكِنْدِيُّ <sup>۲</sup> رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ

<sup>۱</sup> من نسخة «أ».

<sup>۲</sup> عنه البرهان: ۱/ ۲۷ ح ۱۴. و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۳۶، و في مقتل الحسين: ۱/ ۴۷ بإسناده الى ابن شاذان، عنه غاية المرام: ۲۱۴ ح ۲۴ و ص ۶۲۹ ح ۷، و يبايع المودة: ۱۳۹.

<sup>۳</sup> هو أحمد بن محمد بن أحمد بن طرخان الكندي أبو الحسين الجرجاني الكاتب. قال عنه النجاشي: «ثقة، صحيح السماع ... صدیقنا ... له كتاب إيمان أبي طالب». ترجم له في رجال النجاشي: ۶۸، خلاصة الأقوال:

سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ<sup>۲</sup> قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُكَ وَزِيرًا مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ جَدْرُثِيلَ وَوَزِيرًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ع<sup>۳</sup>.

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے خدا اہل آسمان وزمین میں میرے لیے وزراء قرار دے۔ پس خدا نے آپ پر وحی فرمائی: تحقیق میں نے آسمان میں جبرائیل اور زمین میں علی بن ابی طالب کو تیرا وزیر بنایا۔

(۷۷)

### مولائے اناسیت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ فَضْلِ الرَّيَّانِ [قَالَ] حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ [حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ رَبِيعِ الْمَجْشُونِيِّ<sup>۱</sup> عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانَ الْوُثْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

۲۰، جامع الرواة: ۱/ ۶۱، رجال القهبائي: ۱/ ۱۳۵، و النابس: في القرن الخامس للشيخ آغا بزرك الطهراني: ۲۲.

<sup>۱</sup> في الأصل: جذمان، و هو تصحيف. و هو علي بن زيد بن عبد الله بن زهير بن عبد الله بن جدعان التيمي البصري. تقريب التهذيب: ۲/ ۳۷ رقم ۳۴۲.

<sup>۲</sup> رواه عن الرسول صلى الله عليه و آله فيها ارسال، لانه لم يدركه صلى الله عليه و آله حيث ولد في خلافة عمر. و قال ابن حجر في تقريب التهذيب: ۱/ ۳۰۵: «اتفقوا على أن مرسلاته أصح المراسيل». تجد ترجمته في رجال السيد الخوئي: ۸/ ۱۳۹، طبقات ابن سعد ۵/ ۱۱۹-۱۴۳.

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۶۱۳ ح ۹.

علی بن الحسین عن أبیه قال [قال] رسول الله ص: نزل علی جبرئیل ع صدیقة یوم فرحاً مُستبشراً فقلْتُ حبیبی [جبرئیل] ما لی أترک فرحاً مُستبشراً؟ فقال یا مُحَمَّدُ و کیف لا أكون كذلك و قد فرت [عینی] بما أکرمة الله [به] أخاک و وصیاک و إمامة أمّتی علی بن أبي طالب ع فقلْتُ و بمر أکرمة الله أخي و إمامة أمّتی؟ فقال باهی (الله سبحانه و تعالی بعبادته الباریحة) ملائکته و حملة عرشه و قال ملائکتي [و حملة عرشی] انظروا إلی حجّتی فی أرضی بعد نبيّی مُحَمَّدٍ ص کیف عقر خدّه فی الثراب توأصعاً لعظمی أشهدکم أنّه إمام خلقی و مولی برئتی<sup>۱</sup>.

امام صادق اپنے اجداد کے توسط سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک صبح جبرائیل امین حالت شادمانی میں مجھ پر نازل ہوئے؛ میں نے پوچھا: اے میرے دوست جبرائیل کیا ہوا؟ کہ میں تجھے اس قدر خوش دیکھ رہا ہوں؟ کہنے لگا: اے محمد ﷺ! آخر کیوں نہ خوش ہوں جبکہ میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملی اس وجہ سے کہ خدا نے تعال نے آپ کے بھائی، وصی اور آپ کی امت کے امام علی بن ابی طالبؑ کی تکریم فرمائی ہے۔ میں نے سوال کیا: خدا نے کس چیز کے ذریعے میرے بھائی اور میری امت کے امام کی تکریم فرمائی؟ جبرائیل نے کہا:

علیؑ کی کل رات کی عبادت دیکھ کر خدا نے اپنے فرشتوں اور حاملان عرش پر فخر و مباہات فرمائی، اور کہا: اے میرے فرشتوں! زمین پر میرے نبی محمد ﷺ کے بعد ہونے والی حجت پر نگاہ کرو، میری عظمت و مقام

<sup>۱</sup> فی (خ ل): علی بن ربیع الماحشون. و فی المناقب: علی بن بدیع الماحشون. و فی المطبوع: علی بن ربیع الماحشون. و الماحشون -عرب- بکسر الحیم و ضم الشین- معرب ماہ کون: أی القمر- بفتح القاف و کسر المیم- الوجه.

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۴۶ ح ۶۰ و ص ۱۶۷ ح ۶۱. و عنه مدينة المعاجز: ۱۶۳ ح ۴۵۲، و عن مناقب الخوارزمی. و رواه الخوارزمی فی المناقب: ۲۲۸ بإسناده الی ابن شاذان، عنه غاية المرام: ۲۷ ح ۴ و ص ۳۴ ح ۱۳ و ص ۱۵۶ ح ۱۸، و مصباح الأنوار: ۹۵ (مخطوط)، و تأویل الآیات ۳۱ (مخطوط) و ینابيع المودة: ۷۹ و ص ۱۲۶. و أخرجه فی البحار: ۸۷/۱۹ ح ۳۷ عن تأویل الآیات. و أوردہ فی المختصر: ۱۰۰ مرسلًا.

کے سامنے کیسے خاک پر اپنے رخسار رکھے تو واضح کر رہا ہے؟ میں تم سب کو گواہ بنانا ہوں کہ تحقیق یہ میری خلق پر امام اور تمام انسانیت کا مولا ہے!

(۷۸)

## علم کے پانچ جز

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
بْنِ شَاكِرٍ الصَّمَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ صَفْرِ عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَعْبُدٍ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: الْعِلْمُ مَحْمَسَةٌ أَجْزَاءُ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع مِنْ ذَلِكَ  
أَرْبَعَةً أَجْزَاءً وَأُعْطِيَ سَائِرُ النَّاسِ مُجْزَأً وَاحِدًا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ بِشِيرٍ أَوْ نَدِيرٍ أَوْ (لَعَلِّي بِجُزْءٍ) النَّاسِ أَعْلَمُهُ  
مِنَ النَّاسِ بِجُزْئِهِمْ<sup>۱</sup>.

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کے پانچ جز ہیں؛ ان میں سے چار علی بن ابی طالب کو عطا کیے گئے اور باقی تمام افراد کو ایک جز سے نوازا گیا؛ اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر مبعوث کیا ہے! جو جزو باقی تمام انسانوں کو دیا گیا اس میں بھی علی کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔

<sup>۱</sup> عنه غاية المرام: ۵۱۲ ح ۲۱ و ص ۵۸۶ ح ۸۵، و البحار: ۱۱۷/۲۷ ح ۹۶.

<sup>۲</sup> أضاف في نسخة «ب» و المطبوع بعد هذا الحديث، حديثاً آخر ذيلاله هو نفس ما يأتي في المنقبة: ۹۲ و أنبتناه في محله هناك اعتماداً على نسخة «أ».

(٤٩)

## كوثر كمايك حباب

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ فَرِيدٍ الْبُوشَنجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَطُوفُ [بِالْبَيْتِ] فَاسْتَقْبَلَنِي فِي الطَّوَافِ أَبُو مَالِكٍ فَقَالَ لِي أَلَا أَبَشِّرُكَ بِشَيْءٍ تَفْرَحُ بِهِ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى فَقَالَ كُنْتُ وَإِقْفَابُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ قَاعٌ فِي الرُّوَصَةِ فَقَالَ لِي أَسْرَعُ وَانْتَبِهِي بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَاقِبَتْ فَاذْأَعْلِي وَفَاطِمَةَ عَاقِبَتْ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَكَانَتْ مَعَهُ فَاسْتَمَعَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ يَا عَلِيُّ سَلِّمْ عَلَيَّ جَبْرِئِيلُ فَقَالَ عَلِيُّ عَ السَّلَامَ عَلَيْنَا يَا جَبْرِئِيلُ [فَرَدَّ عَلَيْهِ جَبْرِئِيلُ السَّلَامَ] فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى [إِنَّ] جَبْرِئِيلَ عَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ يَقُولُ طُوبَى لَكَ وَ لِشَيْعَتِكَ وَ لِجَنَّتِكَ وَ الْوَيْلُ لِمَنْ الْوَيْلُ لِمَنْ يُبْغِضُكَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَادَى مِنْ بَطْنَانِ الْعَرْشِ أَنْ مُحَمَّدٌ وَ عَلِيُّ فَيُرْفَعُ بِكُمَا إِلَى السَّمَاءِ [السَّابِعَةَ] حَتَّى تُوَفَّقَا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فَيَقُولُ [اللَّهُ] لِتَبِيهِهِ صَلَّى وَ هَذَا الْكَأْسُ أَعْطَاهُ حَتَّى يَسْقِيَهُ مُحَمَّدٌ وَ شَيْعَتُهُ وَ لَا يَسْقِيهِ أَحَدٌ مِنْ مُبْغِضِيهِ وَ يَا مُرَّ (لِحَبِيْبِهِ أَنْ يُحَاسِبُوْا أَحْسَاباً) يَسِيرًا أَوْ يَا مُرَّ بِهِمْ إِلَى الْجَنَّةِ<sup>١</sup>.

<sup>١</sup> في نسختي «أ» و «ب» و المطبوع و البحار: السجستاني. و ما في المتن هو الصحيح كما أشرنا إليه في المنقبة: ٥١، و نضيف هنا ما يفيد المقام، و هو ما رواه ابن سعد في الطبقات ٧/ ٢٥١ من أن أيوب السختياني أوصى بكتبه الى أبي قلابة، فحملت إليه من الشام.

<sup>٢</sup> عنه البحار: ٢٧/ ١١٧ ح ٩٧، و غاية المرام: ٥٨٦ ح ٥٦.

ایوب سختیائی کہتے ہیں کہ ہم کعبۃ اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ انس بن مالک میرے پاس آئے اور کہا: کیا تم نہیں چاہتے کہ تمہیں ایسی بشارت دوں جس سے تم خوش ہو جاؤ؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! انس نے کہا: میں مسجد نبوی میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا تھا اور رسول اللہ ﷺ روضہ منورہ (آپ کی قبر مبارک اور ممبر کا درمیانی حصہ) میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: جلد جا اور علیؑ کو بلا کر لا! میں گیا اور علیؑ کو خبر کی؛ علیؑ بھی سرعت کے ساتھ بارگاہ رسالت مآب میں پہنچے اور سلام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا اور فرمایا: اے علیؑ جبرائیل کو بھی سلام کر لو! علیؑ نے کہا: اے جبرائیل تم پر سلام ہو! جبرائیل نے بھی جواب دیا۔ اس کے بعد نبی کریمؐ نے فرمایا: تحقیق جبرائیل کہہ رہے ہیں: خدا نے تجھے سلام بھجوایا ہے اور کہا ہے: تیرے اور تیرے محبوبوں اور شیعوں کے لیے شادمانی اور تجھ سے بغض رکھنے والوں کے لیے وائے بروائے ہو! روز قیامت ایک منادی عرش کے وسط سے ندا دے گا: محمد ﷺ و علیؑ کہاں ہیں؟ اس وقت تم دونوں کو ساتویں آسمان کی جانب لے جایا جائے گا یہاں تک کہ تم بارگاہ خدا میں پہنچ جاؤ گے۔ اس کے بعد خدا اپنے نبی سے کہے گا: علیؑ کو حوض کوثر پر لے جا اور یہ پیالہ بھی اسے دے دے، تاکہ وہ اپنے محبوبوں اور شیعوں کو سیراب کرے اور اپنے دشمنوں میں سے کسی ایک کو بھی پانی نہ دے۔ نیز اپنے محبوبوں کے بارے میں (فرشتوں کو) حکم دے کہ ان کا حساب آسانی کے ساتھ لیا جائے، اور انہیں بہشت لے جایا جائے!!

(۸۰)

علیؑ کے چہرے کے نور سے۔۔۔!

[أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ] قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَطْرِيُّ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بِصَنْعَاءَ الْيَمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ مِنْ نُورٍ وَجْهَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَمَلًا زَكَاةً<sup>١</sup> يُسْتَبْحُونَ وَيُقَدِّسُونَ وَيَكْتُمُونَ [ثَوَاب] ذَلِكَ لِلْحَبِيبِ وَوَلِيِّهِ<sup>٢</sup>.

ابو بکر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا نے علی کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتوں کو خلق کیا جو خدا کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور ان کا ثواب علی کے محبوبوں اور ان کے فرزندان کے نامہ عمل میں لکھا جاتا ہے۔

(۸۱)

عسرة الوثقی

<sup>۱</sup> فی المقتل: عن.

<sup>۲</sup> فی البحار و المطبوع: سبعین ألف ألف ملك.

<sup>۳</sup> تقدم مثله فی المنقبه: ۱۹. عنه البحار: ۲۷ / ۱۱۸ ح ۹۸، و غاية المرام: ۸ ح ۱۹، و ص ۵۸۶ ح ۸۷، و مدينة المعاجز: ۱۸۸ ح ۵۱۵. و رواه الخوارزمي فی مقتل الحسين عليه السلام: ۱ / ۹۷، عنه مصباح الأنوار: ۲۹۷ (مخطوط) و أورد في جامع الأخبار: ۲۱۲ عن أبي بكر، عنه البحار: ۴۰ / ۱۲۵ ح ۱۶.

حَدَّثَنِي قَاضِي الْقَضَاةِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ هَارُونَ الصَّبِيحِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: سَتَكُونُ بَعْدِي فِئْتَةٌ مَظْلِمَةٌ (التَّاجِي وَمِنْهَا) (مَنْ يَمْسَسَكَ) بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى قَالَ وَلايَةُ سَيِّدِ الْوَصِيَّةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ سَيِّدُ الْوَصِيَّةِ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قِيلَ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] وَمَنْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُهُمْ بَعْدِي قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ مَوْلَى الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُهُمْ بَعْدَكَ قَالَ أَحْيَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع<sup>٢</sup>.

امام رضا اپنے اجداد کے توسط سے امام حسین سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے جانے کے بعد بہت جلد ہی تاریک فتنے کا دور چھا جائے گا؛ اس میں نجات یافتہ وہ ہو گا جو عروۃ الوثقی سے متمسک رہے!

پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ عروۃ الوثقی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: سید الوصیین کی ولایت۔ پوچھا گیا: یہ سید الوصیین کون ہے؟ آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین! پوچھا گیا: یہ امیر المؤمنین کون ہے؟ فرمایا: میرے بعد مسلمین کا مولا اور ان کا امام۔ پوچھا گیا کون ہے جو آپ کے بعد مسلمین کا مولا اور ان کا امام ہے؟ حضرت نے ارشاد فرمایا: میرا بھائی علی بن ابی طالب۔

(۸۱)

<sup>۱</sup> فی البقین: مروان. روی عنه أبو محمد جعفر بن أحمد القمّی فی کتابه نوادر الاثر فی علی خیر البشر: ۳۷ و فیه: «الحسن» بدل «الحسین».

<sup>۲</sup> عنه البحار: ۳۶ / ۲۰ ح ۱۶، و البقین: ۶۲، و البرهان: ۱ / ۲۴۴ ح ۱۱، و ج ۳ / ۲۷۹ ح ۵ و غایة المراد: ۱۹ ح ۲۰ و ص ۴۶ ح ۶۱، و ص ۱۶۷ ح ۶۲ و ص ۲۳ ح ۲۳.

## اے محمد ﷺ! اپنے سے پہلے آنے والے انبیاء سے پوچھو!

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ وَهْرَانَ الدَّامَغَانِيُّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَعْرِ بْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الدِّينَوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَمَّا أُعْرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ انْتَبَهَى بِي الْمَسِيءُ مَعَ جَبْرِئِيلَ إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَرَأَيْتُ بَيْنَهُمَا مِنْ يَأْقُوتِ أَحْمَرَ فَقَالَ [بِي] جَبْرِئِيلُ يَا مُحَمَّدُ هَذَا هُوَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ خَلَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَبْلَ [خَلْقِ] السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِينَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ عَامٍ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ إِلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ ص (كُنَّ أَمْرَ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى اجْتَمَعَ بِجَمِيعِ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ) فَصَفَّهُمْ جَبْرِئِيلُ ع وَرَأَيْتُ صَفًّا فَصَلَّيْتُ بِهِمْ فَلَمَّا (فَرَعْتُكَ مِنَ الصَّلَاةِ) أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ رَبُّكَ يُعْرِضُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ سَلِ الرُّسُلَ عَلَى مَاذَا أُرْسَلْتَهُمْ مِنْ قَبْلِكَ فَقُلْتُ مَعَاشِرَ الرُّسُلِ عَلَى مَاذَا بَعَثَكُمْ رَبِّي قَبْلِي فَقَالَتِ الرُّسُلُ عَلَى وَلَايَتِكَ وَلَايَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَنَسَلْنَا مَنْ أُرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا<sup>۱</sup>.

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا: میں جبرائیل کے ساتھ ساتویں آسمان پر پہنچا؛ میں نے وہاں سرخ یاقوت کا ایک گھر دیکھا۔ جبرائیل نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! یہی بیت معمور ہے؛ خدا نے اسے آسمانوں اور زمینوں کی خلقت سے پچاس ہزار سال قبل خلق کیا۔ پس اے محمد ﷺ! اٹھیے اور اس کی جانب نماز پڑھیے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا نے جبرائیل کو حکم دیا کہ تمام انبیاء و رسل کو اکٹھا کرے؛ پس جبرائیل نے ان سب کو میرے پیچھے کھڑا کروا کر صفیں درست

<sup>۱</sup> فی المطبوع: نبوتک.

<sup>۲</sup> الزخرف: ۴۵.

<sup>۳</sup> عنه البحار: ۲۶ / ۳۰۷ ح ۶۹، و غایة المرام: ۲۰۷ ح ۱۴، و أخرج قطعة منه فی مصباح الأنوار: ۸۷)

مخطوط) عن ابن عباس.

کروائیں اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ جیسے ہی نماز ختم ہوئی تو خدا کی جانب سے ایک فرشتہ میری جانب آیا اور مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! خدا نے سلام بھیجا ہے اور وہ کہتا ہے: ان انبیاء سے پوچھو کہ انہیں تم سے قبل کس چیز پر مبعوث کیا گیا تھا؟ پس میں نے ان سے پوچھا: اے گروہ انبیاء! میرے رب نے تمہیں مجھ سے پہلے کس چیز پر مبعوث کیا تھا؟ رسولوں نے جواب دیا: آپ کی اور علیؑ کی ولایت پر۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اور یہ ہیں اس قول الہی کے معنی): اور پوچھو ان رسولوں سے جنہیں ہم نے تم سے پہلے بھیجا تھا!

(۸۳)

## امیر المومنین کے سات نام

حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْخُ الصَّالِحُ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَعْرَجُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُتَادَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع بِسَبْعَةِ أَسْمَاءٍ (أَوْهَا يَا صِدِّيقُ) يَا دَالَ يَا عَابِدُ يَا هَادِي يَا مَهْدِي يَا فَتَى يَا عَلِيُّ مَرَّ أَنْتَ وَشِيعَتُكَ إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ<sup>۱</sup>.

<sup>۱</sup> فی نسخة «أ»: اخرج.

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۵۸۷ ح ۰۸۸ و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲۲۸ بإسناده الى ابن شاذان، عنه غاية المرام:

۵۸۳ ح ۴۹ و مصباح الأنوار: ۹۵ (مخطوط)، و إحقاق الحق: ۴ / ۲۹۹ و ج ۷ / ۱۷۴ و ج ۸ / ۶۰۵.

انس بن مالک کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب روز قیامت رونما ہوگا علیؑ کو سات ناموں سے آواز دی جائے گی: اے صدیق؛ اے رہنما؛ اے عبادت گزار؛ اے ہدایت کرنے والے؛ اے ہدایت یافتہ؛ اے جو اس مرد؛ اے علیؑ! اٹھ کھڑا ہوتا کہ تو اور تیرے شیعہ بنا حساب جنت کی طرف جائیں۔

(۸۴)

## علیؑ کا چہرہ دیکھنا عبادت

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ مَطَرٍ الشَّيْبَانِيُّ وَحَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِهَابٍ وَحَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَحَدَّثَنِي وَقَالَ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ وَحَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي الرَّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي عَزْرَةُ وَحَدَّثَنِي قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ قَالَتْ: دَخَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَ عَلِيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي (قَبَضَهُ اللَّهُ تَعَالَى) فِيهِ فَجَعَلَ [أَبِي] يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَمَا يَزِيغُ بَصَرَهُ عَنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي

<sup>۱</sup> في نسختي «أ» و «ب»: أبي بكر.

طالِبٍ ع قُلْتُ، يَا أَبَةَ رَأَيْتُكَ تَنْظُرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَمَا تُرِيدُ بِعَصْرِكَ عَنْهُ قَالَ يَا بُنَيْتُهُ قَدْ فَعَلْتُ هَذَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ص يَقُولُ النَّظْرُ إِلَى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ<sup>١</sup>.

<sup>١</sup> في نسخة «ب» و المطبوع: الى وجه علي بن أبي طالب عليه السلام.

و في (خ ل) و البحار: الى علي بن أبي طالب.

<sup>٢</sup> عنه البحار: ٢٦ / ٢٢٩ ح ١١، و غاية المرام: ٦٢٧ ح ٢١.

و قد روى هذا الحديث بعدة طرق عن مجموعة من الأئمة عليهم السلام و الصحابة نذكر منهم:

١- الصادق، عن آبائه عليهم السلام، عن الرسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ روى الحديث عنه: الصدوق في الأمالي: ١١٩ ح ٩ بإسناده الى ابن عمارة، عن أبيه عنه عليه السلام في حديث. و أخرجه في كشف الغمة: ١ / ١١٢ نقلا عن مناقب الخوارزمي بإسناده الى علي عليه السلام في حديث، و تأويل الآيات: ٢٨٣ (مخطوط) من كتاب الأربعين بإسناده الى الصادق عليه السلام. عنهم البحار: ٣٨ / ١٩٦ و ١٩٧ ح ٤ و ذيله. و أخرجه في حلية الابرار: ١ / ٢٩٠ عن الخوارزمي في الفضائل.

٢- أبو ذر الغفاري. روى الحديث عنه: الطوسي في أماليه: ١ / ٧٠ بإسناده الى حجر المدرى، عنه في حديث عنه البحار:

٣٨ / ١٩٦ ح ٢.

٣- أبو سعيد الخدري. روى الحديث عنه: الحموي في فرائد السمطين: ١ / ١٨١ ح ١٤٤ بإسناده الى حميد بن عبد الرحمان، عنه و أخرجه العيني الحنفي في مناقب علي عليه السلام: ١٩ من طريق ابن مردويه، عنه.

٤- أبو هريرة. روى الحديث عنه: الصدوق في أماليه: ٢٩٦ ح ١ في حديث، عنه البحار: ٣٨ / ١٩٧ ح ٥. و الطبري في بشارة المصطفى: ٥٧ في حديث. و أخرجه العيني الحنفي في مناقب علي عليه السلام: ١٩ من طريق الخطيب و الديلمي عنه. - و ابن حجر في لسان الميزان: ٢ / ٢٢٩ في ترجمة الحسن بن علي أبي سعيد العدوي، عن أبي صالح، و بأسانيد اخرى عن أبي هريرة. و السيوطي في اللغالي المصنوعة: ١ / ١٧٨ عن ابن الجوزي.

٥- ابن عباس. أخرج الحديث عنه: محب الدين الطبري في الرياض النضرة: ٣ / ٢٢٠ من طريق أبو الخير الحاكمي. و العيني الحنفي في مناقب علي عليه السلام: ١٩ من طريق ابن عساكر و الحاكم. و اللغالي المصنوعة: ١ / ١٧٨ عن ابن الجوزي بإسناده عن مجاهد، عن ابن عباس.

٦- أنس بن مالك. روى الحديث عنه: ابن عساكر في ترجمة الإمام علي عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢ / ٤٠٤ ح ٩٠٢ بإسناده الى مطر بن أبي مطر، عنه. و أخرجه العيني الحنفي في مناقب علي عليه السلام: ١٩ من

طريق ابن عدى. و السيوطي في اللثالي: ١ / ١٧٨ نقلًا عن ابن عدى بإسناده عن أنس، و رواه أيضا من طريق آخر.

٧- جابر بن عبد الله الأنصاري. روى الحديث عنه: ابن عساكر في ترجمة الإمام علي عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢ / ٤٠٣ ذ ح ٩٠٠ و ص ٤٠٤ ح ٩٠١ بطريقتين. و ابن المغازلي في المناقب: ٢٠٩ ح ٢٤٨ بإسناده الى أبي الزبير، عنه. و أخرجه العيني الحيدر آبادي في مناقب علي عليه السلام: ١٩ من طريق الدارقطني و الطبري، و الحضرمي في وسيلة المآل: ١٣٤ (مخطوط) من طريق الاعرابي، عن جابر و عمران بن حصين و معاذ. و أحمد زيني دحلان في الفتح المبين: ١٥٨ من طريق القزويني، و ابن أبي الفرات عن-- جابر، و السيوطي في اللثالي المصنوعة: ١ / ١٧٨ عن الدارقطني عن جابر و ص ١٧٩ من طريق أبي الفراتي، عن جابر.

٨- ثوبان. روى الحديث عنه: الحموي في فرائد السمطين: ١ / ١٨٢ ح ١٤٥، و ابن عساكر في ترجمة الإمام علي عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢ / ٤٠٤ ح ٩٠٣ بإسنادهما الى سالم، عنه. و أخرجه السيوطي في اللثالي: ١ / ١٧٨ عن ابن عدى.

٩- عائشة. روى الحديث عنها: ابن عساكر في ترجمة الإمام علي عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢ / ٤٠٥ ح ٩٠٤ و أخرجه عنه المتقي الهندي في كنز العمال: ١٢ / ٢٢٠. و ابن المغازلي في المناقب: ٢٠٧ ح ٢٤٥ بإسناده الى هشام بن عروة، عن أبيه، عن عائشة. و أبو نعيم في حلية الأولياء: ٢ / ١٨٢ في ترجمة عروة بن الزبير. عنه ابن حجر العسقلاني في لسان الميزان: ١ / ٢٤٣، و العيني الحيدر آبادي في مناقب علي عليه السلام: ١٩ و عن الخجندی عن عائشة، و في ص ٤٢ مرسلًا. و أورده في عمدة القاري: ١٦ / ٢١٥، و محمد مبین الهندي في وسيلة النجاة: ١٣٣. و أخرجه محب الدين الطبري في الرياض النضرة: ٢ / ٢١٩، و في ذخائر العقبى: ٩٥ من طريق ابن السمان في الموافقة، و من طريق الخجندی أيضا. و أخرجه السيوطي في اللثالي المصنوعة: ١ / ١٧٩ عن ابن الجوزي.

١٠- أبو بكر. روى الحديث عنه: ابن عساكر في ترجمة الإمام علي عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢ / ٣٩١ ح ٨٨٧ و ص ٣٩٣ ح ٨٨٨ بعدة طرق. و أخرجه عنه العيني الحيدر آبادي في مناقب سيدنا علي عليه السلام و من طريق الحاكم. - و رواه ابن المغازلي في المناقب: ٢١٠ ح ٢٥٢ و ح ٢٥٣. و الخوارزمي في المناقب: ٢٦١ بإسنادها عن عروة عن عائشة، عن أبي بكر. و أخرجه الهيثمي في الصواعق المحرقة: ١٠٦ عن عائشة، عن أبي بكر. و الامر تسرى في أرجح المطالب: ٥٠٩، و النقشبندی في مناقب العشرة: ٣٤ و ص ٣٦ (مخطوط) و الحضرمي في وسيلة المآل: ١٣٤، و زيني دحلان في الفتح المبين: ١٥٧ جميعا من طريق ابن السمان في الموافقة، عن أبي بكر. و رواه ابن الجوزي في كتاب المسلسلات: ١٧ ح ٣١، و السيوطي في اللثالي المصنوعة:

١/ ١٧٧ باسنادها الى عائشة، عنه. و أورده قلندر الهندى فى الروض الازهر: ٩٧، و الحنفى الترمذى فى المناقب المرتضوية: ٢٢٥ عن أبى بكر، و أخرجه فى ص ٨٣ عن فصل الخطاب من رواية أبى بكر.

١١- عبد الله بن مسعود. روى الحديث عنه: ابن عساکر فى ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢/ ٣٩٤ ح ٨٩٠ و ٨٩١ و ٨٩٢ و ٨٩٣ و ٨٩٤ بخمسة طرق عن عبد الله بن مسعود. و أبو نعيم فى حلية الأولياء: ٥٨ / ٥ باسناده الى علقمة، عن عبد الله. و ابن المغازى فى المناقب: ٢٠٩ ح ٢٤٩. و الخوارزمى فى المناقب: ٢٦٠. و الحاكم النيسابورى فى المستدرک بطريقين: ٣/ ١٤١ جمعا الى علقمة، عن عبد الله. و الكنجى فى كفاية الطالب: ١٥٦ باسناده عن إبراهيم بن علقمة، عن عبد الله. و أخرجه ابن حجر العسقلانى فى لسان الميزان: ٦/ ١٧٨ من طريق الحاكم فى المستدرک و السيوطى فى اللؤلؤ المصنوعة: ١/ ١٧٧ عن الطبرانى و عن الشيرازى فى الألقاب، و ص ١٧٨ عن الحاكم. و الهيثمى فى مجمع الزوائد: ٩/ ١١٩ من طريق الطبرانى. و أخرجه من طريق الطبرانى و الحاكم: ابن حجر الهيثمى فى الصواعق: ٧٣ ح ١٥، و السيوطى فى تاريخ الخلفاء: ١٧٢. و محمد الصبان فى اسعاف الراغبين (المطبوع بمأمش نور الابصار): ١٧٢-١٠٠. و القندوزى فى ينابيع المودة: ٢٨٢، و الشبلنجى فى نور الابصار: ٨٩، و المتقى الهندى فى كنز العمال: ١٢/ ٢٠١ ح ١١٣٥، و فى منتخبه: ٣٠. و أخرجه الامر تسرى فى أرجح المطالب: ٥١٠ من طريق الطبرانى و المغازى و الحاكم. و العيني الحنفى فى مناقب سيدنا عليّ عليه السلام: ١٩ من طريق الطبرانى و أبى نعيم و الحاكم و من طريق الحاكم الشيرازى. و المولى محمد صالح الترمذى فى المناقب المرتضوية: ٨٣ نقلا عن معجم الطبرانى و مستدرک الحاكم و الصواعق المحرقة و بحر المعارف، و القندوزى فى ينابيع المودة: ٢١٥ من طريق أبى الحسن الحرى و ص ٩٠ عن جمع الفوائد لمحمد سليمان: ٢/ ٢١٢. و أورده الذهبى فى ميزان الاعتدال: ٤/ ٢٨٣ ح ٤٠١، و محبّ الدين الطبرى فى الرياض النضرة: ٢/ ٢١٩. و ذخائر العقبى: ٩٥، و محمد ضيف الله المصرى فى فيض القدير: ٢/ ٦٢، و أبو سعيد محمد الخادمى الحنفى فى شرح وصايا أبى حنيفة: ١٧٧، و الشيبانى فى المختار فى مناقب الأخيار: ٤، و النبهانى فى الشرف المؤبد (مخطوط) و قطب الدين أحمد شاه ولى الله فى قرة العينين: ١٢٠.

١٢- عمران بن الحصين. روى الحديث عنه: الطوسى فى الأمالى: ١/ ٣٦٠ باسناده الى أبى سعيد، عنه البحار: ٣٨/ ١٩٥ ح ١، و ابن عساکر فى ترجمة الإمام عليّ عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢/ ٣٩٨ ح ٨٩٧ و ٨٩٨ و ٨٩٩ و ٩٠٠ بأربعة طرق. و الكنجى فى كفاية الطالب: ١٦١. و ابن المغازى فى المناقب: ٢٠٧ ح ٢٤٦ و ص ٢٠٨ ح ٢٤٧ و ص ٢٠٩ ح ٢٥٠ و ص ٢١١ ح ٢٥٤ بعدة طرق. و الخوارزمى فى المناقب: ٢٦٠. و أبو بكر محمد بن خلف المشهور بابن وكيع فى أخبار القضاة: ٢/ ١٢٣ فى حديث. و الحاكم النيسابورى فى المستدرک: ٣/ ١٤١ باسناده عن أبى سعيد، عن عمران. - - و الذهبى فى تلخيص المستدرک المطبوع بمأمشه. و أبو بكر محمد بن عبد الله بن صالح فى الفوائد المنتقاة من الغراب الحسان: ٣٥ و أخرجه من

طرق الطبراني و الحاكم المتقى الهنڊى فى كنز العمال: ١٢ / ٢٠١ ح ١١٣٥ و العىنى الحنفى فى مناقب على عليه السلام: ١٩ و السىوطى فى اللئالى: ١ / ١٧٩ عن ابن أبى الفراتى بإسناده عن معاذ و عن عمران و عن أبى هريرة، و محب الدين الطبرى فى الرياض النضرة: ٢ / ٢١٩، و ذخائر العقبى: ٩٥ بنفس الطريق. و مجد الدين ابن الأثير فى النهاية: ٤ / ١٦٤ عن عمران و فى ج ٢ / ٢١٩ من طريق أبى الخير الحاكمى عن عمران. و مجمع الزوائد: ٩ / ١١٩ عن طلق بن محمّد، عن عمران من طريق الطبراني. و الذهبى فى ميزان الاعتدال: ٢ / ٢٧٦، و ابن حجر العسقلانى فى لسان الميزان: ٣ / ٢٣٨. و محمّد سليمان نزىل دمشق فى جمع الفوائد، عنه القندوزى فى ينباع المودة: ٩٠، و ص ٢٦١ عن عمران. و السىوطى فى اللئالى: ١ / ١٧٨ من طريق ابن مردويه بإسناده عن أبى سعيد الخدرى عن عمران. و عبد الله الشافعى فى المناقب: ١٨٩ (مخطوط) و الحضرمى فى وسيلة المآل: ١٣٤ (مخطوط) من طريق الاعرابى، و توفىق أبو علم فى أهل البيت: ٢٢٨ عن أبى سعيد عن عمران، و الحمدانى فى مودة القرى: ١١١.

**١٣- عمرو بن العاص** أخرج الحديث عنه: محى الدين الطبرى فى ذخائر العقبى: ٩٥ و فى الرياض النضرة: ٢ / ٢١٩ من طريق البهرى و الحضرمى فى وسيلة المآل: ١٣٤ (مخطوط) عن عمرو بن العاص.

**١٤- عثمان** روى الحديث عنه: ابن عساکر فى ترجمة الإمام على عليه السلام من تاريخ دمشق بإسناده عن عثمان، عنه السىوطى فى اللئالى المصنوعة: ١ / ١٧٧. و أخرجه العىنى الحنفى فى مناقب سيدنا على: ١٩ من طريق الخطيب عن عثمان.

**١٥- وائلة بن الاسقع** روى الحديث عنه: ابن المغازلى فى المناقب: ٢١٠ ح ٢٥١. و أخرجه القندوزى فى ينباع المودة: ٩٠ من طريق ابن المغازلى، عن عمران بن حصين و عن وائلة و عن أبى هريرة.

**١٦- معاذ بن جبل** روى الحديث عنه: ابن عساکر فى ترجمة الإمام على عليه السلام من تاريخ دمشق: ٢ / ٣٩٧ ح ٨٩٥ و ٨٩٦ بسندين عن أبى هريرة، عن معاذ. و الكنجى فى كفاية الطالب: ١٦١ بإسناده عن أبى هريرة، عن معاذ و قال: هكذا رواه الخطيب فى تاريخه و الحافظ الدمشقى فى تاريخه من غير واحد من الصحابة منهم أبو بكر و عمر و عثمان و عمران بن حصين. و أخرجه عنه السىوطى فى اللئالى المصنوعة: ١ / ١٧٨. و رواه ابن المغازلى فى المناقب: ٢٠٦ ح ٢٤٤ و ص ٢٠٨ ذ ح ٢٤٧ بإسناده عن أبى هريرة، عنه. و الخطيب البغدادى فى تاريخ بغداد: ٢ / ٥١ فى ترجمة أبى الحسين الرازى المكتوب. و أخرجه ابن حجر العسقلانى فى لسان الميزان: ٥ / ٨١ من طريق الخطيب البغدادى، و القندوزى فى ينباع المودة: ٢٣٥ من طريق الديلمى فى الفردوس. و الحضرمى فى وسيلة المآل: ١٣٤ (مخطوط) من طريق الاعرابى.

**١٧- معاذة الغفارية** أخرج الحديث عنها: ابن الأثير فى أسد الغابة: ٤ / ٥٤٧ من طريق أبو موسى بإسناده عن عمرة عن معاذة و ابن حجر فى الإصابة: ٤ / ٤٠٣ من طريق ابن مردويه و أبى موسى و يعلى بن عبيد عن

عائشہ کہتی ہیں کہ علی بن ابی طالب ہمارے گھر آئے؛ یہ وہ وقت تھا جب ابو بکر بیمار تھے اور اسی بیماری کے عالم میں وہ دنیا سے رخصت ہوئے۔ میرے بابا یکسر ٹکٹی باندھ کر علیؑ کو دیکھے جا رہے تھے یہاں تک کہ پلک تک نہ چمپکتے تھے۔ جب علی بن ابی طالب چلے گئے تو میں نے کہا: اے بابا جان! آپ علیؑ کو ایسے ٹکٹی باندھ کر دیکھ رہے تھے یہاں تک کہ پلک بھی نہ جھپکتے تھے!! ابو بکر نے کہا: اے میری بیٹی! میں نے یہ اس

عمر، عنہا۔۔۔ و القندوزی فی بنایع المودة: ۸۳ عن عمر، عنہا. و محب الدين الطبري في الرياض النضرة ۲/ ۲۱۹، و الامر تسرى في أرجح المطالب: ۵۱۰ جميعا من طريق الخجندی، عن معاذة.

ما روى مرسلا عن جماعة من الصحابة أخرجه ابن شهر آشوب في المناقب: ۳/ ۶ عن الخطيب في الأربعين عن عمران بن حصين و الزمخشري في ربيع الأبرار عن عائشة، و السمعاي في الرسالة القوامية عن عمر بن الخطاب، عن الخديري، و عن عمر، عن عائشة، عن أبي بكر. و الابانة لابن بطة عن أبي صالح، عن أبي هريرة، عن معاذ. و في روايات عمار و معاذ و عائشة عن النبي صلى الله عليه و آله. و الخركوشي في شرف النبي عن أبي ذر، عنه البار: ۳۸/ ۱۹۸ ح ۹. و ابن البطريق في العمدة: ۱۹۱ و ۱۹۲ عن ابن المغازي في المناقب بإسناده عن أبي هريرة عن معاذ، و عن عمران، و عن عائشة، و عن عبد الله بن مسعود، و عن موسى الحرشي عن عمران، و عن وائلة بن الأسقع، و عن عائشة عن أبي بكر، و بأسانيد أخرى. عنه البحار: ۳۸/ ۱۹۹ - ۲۰۱ ح ۹. و محب الدين الطبري في الرياض النضرة: ۲/ ۲۱۹، و ذخائر العقبى: ۹۵ عن جابر و عن أبي هريرة من طريق ابن أبي الفرات. عنه الامر تسرى في أرجح المطالب: ۵۱۰. و القندوزی فی بنایع المودة: ۲۱۵ من طريق ابن أبي الغری عن جابر. و السیوطي في تاريخ الخلفاء: ۶۶ من طريق الطبراني و الحاكم عن ابن مسعود، و من طريقين الطبراني و الحاكم عن عمران بن الحصين. و ابن عساکر من حديث أبي بكر و عثمان بن عفان و معاذ بن جبل و أنس و ثوبان و جابر ابن عبد الله و عائشة. و البدخشي في مفتاح النجا بنفس الطرق أعلاه في تاريخ الخلفاء. و أخرجه في التعقيبات: ۵۷ من حديث أبي بكر و عثمان و ابن مسعود و ابن عباس و معاذ و جابر و أبي هريرة و عمران بن حصين و عائشة. و أخرجه ابن كثير في البداية و النهاية: ۷/ ۳۵۷ عن أبي بكر و عمر و عثمان و عبد الله بن مسعود و معاذ بن جبل و عمران بن حصين و أنس و ثوبان و عائشة و أبي ذر و جابر. ما روى مرسلا القندوزی فی بنایع المودة: ۱۸۱ من طريق الطبراني و ابن عساکر. و المناوی في كنوز الحقائق: ۱۶۷، و أحمد البرزنجي في مقاصد الطالب: ۱۱، و محمد طاهر في جمع بحار الأنوار: ۳/ ۳۶۹، و أبو الحسن علي بن الكناي المصري في تنزيه الشريعة المرفوعة: ۱/ ۳۸۳، و الراغب الأصفهاني في محاضرات الأدباء: ۴/ ۴۷۷ و أبو عبيد أحمد بن محمد المؤدب الهروي في الغريبين: ۵۱۷ (مختلط)، و ابن الجوزي في مختصر الغريبين. أخرجه عن بعض المصادر أعلاه في إحقاق الحق: ۷/ ۸۹ - ۱۱۰ و ج ۱۷/ ۱۳۹ - ۱۵۷.

لیے کیا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ کے چہرے پر نظر کرنا عبادت ہے۔

(۸۵)

### صراط مستقیم علیؑ میں

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ مُلَوَيْهِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّحَوُّطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَسْبَاطٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَمَّانٍ [م] قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُذَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى النَّبِيِّ ص فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَزَالُ تَقُولُ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِثِّي يَمُنُّونَ لِهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ [مِنْ مُوسَى] وَقَدْ ذَكَرَ [اللَّهُ] هَؤُلَاءِ فِي الْقُرْآنِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا ع فَقَالَ النَّبِيُّ ص يَا عَلِيُّ يَا أَعْرَابِيَّ أَمَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى هَذَا صِرَاطَ عَلِيِّ مُسْتَقِيمٌ<sup>۱ ۲</sup>.

امام صادقؑ اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں عمر بن خطاب نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: آپ علیؑ کو ہمیشہ کہتے ہیں کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ سے تھی جبکہ خدا نے ہارون کا ذکر تو

<sup>۱</sup> لیس فی الأصل، و هو إسماعیل بن ہمام بن عبد الرحمان البصری الکندی، یکنی أبا ہمام، روی عنه الحکم بن بجلول فی التہذیب: ۴ باب الخمس و العنائم ح ۳۵۸، و باب الزیارات ح ۳۹۰. راجع رجال السید الخوئی:

۳/ ۱۹۱ و ج ۶/ ۱۶۵ و ج ۲۲/ ۷۹.

<sup>۲</sup> الحجر: ۴۱.

<sup>۳</sup> عنه غایة المرام: ۱۱۹ ح ۷۵، و أخرجه فی البحار: ۵۸/ ۳۵ ضمن ح ۱۲ عن مناقب ابن شہر اشوب: ۲/

۳۰۲ مرسلًا و فیہ: و قرئ مثله فی روایة جابر.

قرآن میں کیا ہے لیکن علیؑ کا ذکر نہیں کیا!! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نادان و بد سخن عرب! کیا خدا کا یہ قول نہیں سنا: هَذَا صِرَاطٌ عَلِيٍّ مُسْتَقِيمٌ<sup>۱</sup> یہ صراط مستقیم ہے؛ جو میری طرف آتی ہے۔<sup>۲</sup>

(۸۶)

## دو گراں قدر چیزیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ سُرَّكٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ الرُّكَيْنِ<sup>۳</sup> بْنِ الرِّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

<sup>۱</sup> الحجر: ۴۱.

<sup>۲</sup> یعنی اس آیت میں صراط مستقیم سے مراد امیر المومنین علی بن ابی طالب ہیں.

<sup>۳</sup> فی الأصل: السرکی، و هو تصحیف. قال العسقلانی فی تقریب التهذیب: ۱ / ۲۵۲ رقم ۱۰۸: رکن - بالتصغیر - ابن الربیع بن عمیلة - بفتح المهملة - الفزازی أبو الربیع الکوفی، ثقة من الرابعة، مات سنة ۱۳۱ و. عده الشیخ الطوسی فی رجاله: ۱۹۳ رقم ۲۴ من أصحاب الصادق علیه السلام. و مما یؤید ما ذکرناه ما رواه

ص: إِي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ ۱ كِتَابِ اللَّهِ وَعَلِيٌّ بَنُ أَبِي طَالِبٍ ع (وَاعْلَمُوا أَنَّ عَلِيًّا لَكُمْ أَفْضَلُ) مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لِأَنَّهُ مُتَزَجِّمٌ لَكُمْ عَنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى ۲ .

زید بن ثابت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں؛ ایک کتاب خدا اور دوسری علی بن ابی طالب؛ اور جان لو کہ علی تمہارے لیے کتاب اللہ سے افضل ہے کیونکہ وہ تمہارے لیے کتاب الہی کی توضیح دینے والا ہے۔

(۸۷)

## بہشتی پھل

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو الْقَرَجِ الْمُعَاوِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا [فِي جَامِعِ الرُّصَافَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زِيَارٍ] ۳ بِنَجِي الْقُرَشِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي صَدَقَةُ الْعَبْسِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي زَادَانٌ ۴ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:

في عدة مواضع من كفاية الاثر بإسناده الى شريك، عن الركين بن الربيع، عن القاسم بن حسان عن زيد بن ثابت، كما في ص ۶۲، ۹۵، ۹۷ و ۹۸ و غيرها.

<sup>۱</sup> في نسخة «ب»: الخليفةتين.

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۲۱۴ ح ۲۰ و البرهان: ۱/ ۲۸ ح ۱۵. و أورده الدليمي في إرشاد القلوب: ۳۷۸ عن زيد.

<sup>۳</sup> في ظ: زياد. و ما بين المعقوفين من المقتل.

<sup>۴</sup> في الأصل: ذاذان، و هو تصحيف. عده البرقي في رحاله: ۴ من خواص أصحاب أمير المؤمنين عليه السلام.

أَتَيْتُ النَّبِيَّ ص فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ ع [فَسَلَّمْتُ عَلَيْهَا] فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ هَذَا  
 الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ جَائِعَانِ يَبْكِيَانِ مُخَذَّيْ بِأَيْدِيهِمَا فَأَخْرَجَ [بِهِمَا] إِلَى جَدِّهِمَا فَأَخَذَتْ بِأَيْدِيهِمَا وَحَمَلَتْهُمَا  
 حَتَّى أَتَيْتُ بِهِمَا [إِلَى] النَّبِيِّ ص فَقَالَ مَا لَكُمَا يَا حَبِيبَايَ؟ قَالَا نَشْتَهِي طَعَامًا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ص  
 اللَّهُمَّ أَطْعِمْهُمَا ثَلَاثًا [قَالَ] فَتَنظَرْتُ فَإِذَا سَفَرٌ جَلَّةٌ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ص شَبِيهَةٌ بِقَلْبَةٍ مِنْ قِلَالٍ هَجَرَ أَشَدُّ  
 بِيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالْأَيْنُ مِنَ الرَّبْدِ فَقَرَّ كَهَا ص بِأَيْدِيهِمَا فَصَدَّرَهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ دَفَعَ نِصْفَهَا إِلَى  
 الْحَسَنِ وَ إِلَى الْحُسَيْنِ نِصْفَهَا فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى النِّصْفَيْنِ فِي أَيْدِيهِمَا وَ أَنَا أَشْتَهِيهَا فَقَالَ [إِلَى] يَا سَلْمَانَ أ  
 تَشْتَهِيهَا؟ فَقُلْتُ نَعَمْ [يَا رَسُولَ اللَّهِ] قَالَ يَا سَلْمَانَ هَذَا طَعَامٌ مِنْ الْجَنَّةِ لَا يَأْكُلُهُ أَحَدٌ حَتَّى يَبْتَغِيَ مِنَ النَّارِ وَ  
 الْحِسَابِ وَإِنَّكَ لَعَلَى خَيْرٍ<sup>۱</sup>.

سلمانؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا؛ اس کے بعد  
 جناب فاطمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا؛ جناب زہراؓ نے مجھ سے کہا: اے سلمان! حسنؓ و  
 حسینؓ بھوک کے مارے رو رہے ہیں، ان دونوں کا ہاتھ پکڑ کر ان کے نانار رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ!  
 میں نے ان دونوں کے ہاتھ پکڑے اور اپنے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے  
 (انہیں دیکھ کر فرمایا): اے میرے بچوں کیا ہوا تمہیں؟ ان دونوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم بھوک کے  
 ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ دعا فرمائی: اے خدا! انہیں کھانا کھلا دے۔ سلمان کہتے ہیں: ناگہاں  
 دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک بڑی سی بہ ہے جو دودھ سے زیادہ شفاف، عسل سے زیادہ  
 شیریں، اور مکھن سے زیادہ نرم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حسنؓ کو دیا،  
 دوسرا حسینؓ کو؛ میرا دل بھی اسے کھانے کے لیے لپکانے لگا اور میں انہیں مکئی باندھ کر دیکھنے لگا۔ رسول  
 اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم بھی اسے کھانا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ ﷺ! رسول اللہ ﷺ

<sup>۱</sup> عنہ مدينة المعاجز: ۲۱۶ ح ۶۰ و ص ۲۵۰ ح ۸۱. و أخرجه في البحار: ۴۳/ ۳۰۸ ضمن ح ۷۲، و  
 العوالم: ۱۶/ ۶۲ ضمن ح ۲ عن بعض كتب المناقب القديمة، عن ابن شاذان. و رواه الخوارزمي في مقتل  
 الحسين: ۹۷/ ۱ بإسناده إلى ابن شاذان.

نے فرمایا: یہ پھل جنت سے آیا ہے اس کوئی اس وقت تک نہیں کھا سکتا جب تک جہنم و حساب سے آزاد نہ ہو جائے، تو خیر پر ہے (لیکن یہ تیری قسمت میں نہیں)۔

(۸۸)

## فرشتوں کی غنڈا!

حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ تَحْمُودُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ مَائَةَ أَلْفِ مَلَكٍ وَفِي السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ ثَلَاثِينَ مَلَكًا وَفِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَلَكًا رَأْسُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَرِجْلَاهُ تَحْتَ الثَّرَى وَمَلَائِكَةُ أَكْثَرُ مِنْ رِبْعَةِ وَهُضُرَ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ إِلَّا الصَّلَاةُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع وَحُبِّيهِ وَالإِسْتِغْفَارُ لِشَيْعَتِهِ الْمُذْنِبِينَ وَمَوَالِيهِ<sup>۲</sup>.

ابو ہریرہ کہتا ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا نے چوتھے آسمان میں ایک لاکھ، پانچویں آسمان میں تین لاکھ اور ساتویں آسمان میں ایک فرشتہ خلق کیا جو بہت ہی باعظمت ہے کہ عرش سے لے کر تحت ثریٰ تک (سب چیزیں) اس کے تحت نظر ہیں اور اسی آسمان میں متعدد فرشتے ہیں، ان کا کھانا پینا کچھ نہیں ہے مگر

<sup>۱</sup> فی الأصل: الدستوائی. و هو تصحیف. و هو هشام بن أبي عبد الله سنبر أبو بكر الدستوائی. قال عنه العسقلانی فی تقریب التهذیب: ۲/ ۳۱۹ رقم ۸۹: ثقة، ثبت. مات سنة ۱۵۴ هـ و له ثمان و سبعون سنة.

<sup>۲</sup> عنه البحار: ۲۶/ ۳۴۹ ح ۲۲، و غاية المرام: ۱۹ ح ۲۱ و ص ۵۸۷ ح ۸۹. و أورد نحوه منتجب الدين فی أربعينه ح ۹.

امیر المؤمنینؑ اور ان کے شیعوں پر صلوات بھیجنا اور ان کے شیعوں اور محبوں میں موجود گناہگار افراد کے لیے استغفار کرنا۔

(۸۹)

### کتمان فضائل علیؑ

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ هُوَسَى بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُعَلِّلِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ص فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ أَنْ لَا تُؤَدِّيَ مَا سَمِعْتَ مِنِّي فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع حَتَّى أَذَرَ كَتَمَكَ الْعُقُوبَةَ وَ لَوْلَا اسْتِغْفَارُ عَلِيٍّ ع لَكَ مَا سَمِمْتَ رَايَةَ الْجَنَّةِ أَبَدًا وَ لَكِنِ انْشُرْ فِي بَقِيَّةِ عُمرِكَ أَنَّ عَلِيًّا ع وَ دُرِّبَتْهُ وَ مُجِبِّهِمُ السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ إِلَى الْجَنَّةِ وَ هُمْ جِيرَانُ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ وَ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ حَمَزَةٌ وَ جَعْفَرٌ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ أَنَا عَلِيُّ فَهُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ لَا يَخْشَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ أَحَبَّهُ ۲.

انس بن مالک کہتا ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا؛ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے انس تجھے کس چیز نے اس بات پر ابھارا کہ تو نے علیؑ کے بارے میں جو کچھ مجھ سے سن رکھا تھا اسے چھپایا اور ابلاغ

<sup>۱</sup> فی نسخة «أ»: أبشر، و فی نسخة «ب»: احبره.

<sup>۲</sup> رواه الخوارزمي في المناقب: ۳۲، و في مقتل الحسين: ۱ / ۴۰، عنه كشف الغمة: ۱ / ۱۰۴ و غاية المراد: ۵۸۰ ح ۲۷ و ص ۶۴۸ ح ۱۲، و مدينة المعاجز: ۵۱ ذ ح ۱۰۳، و مصباح الانوار: ۱۳۷ (مخطوط). و أخرجه في البحار: ۶۸ / ۴۰ ح ۸۴ عن كشف الغمة.

نہ کیا یہاں تک کہ اس عذاب سے دوچار ہوا؟<sup>۱</sup> اگر علیؑ تیرے لیے طلب مغفرت نہ کرے تو تو جنت کی بوتک بھی نہ سونگھ پائے گا؛<sup>۲</sup> لیکن میں تجھے تیری باقی عمر کے لیے بشارت دیتا ہوں کہ علیؑ اور ان کی اولاد و موجب جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے ہونگے؛ وہ (جنت میں) اولیائے خدا مثل حمزہ، جعفر، حسن و حسن (علیہم السلام) کے پڑوسی ہونگے۔ اور علیؑ ہی صدیق اکبر ہے؛ جو کوئی بھی اسے دوست رکھے گا وہ قیامت والے دن خوف زدہ نہیں ہوگا۔

### (۹۰)

۱ ثعلبی، ابی جعدہ نے نقل کرتا ہے: میں بصرے میں ایک مجلس میں موجود تھا جس میں انس بن مالک بھی تھا۔ ایک شخص نے اس سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ تمہیں برص کے مرض نے آیا؟ اس نے سر نیچے جھکا یا اور رونے لگا؛ پھر بولا: اس بات کو رہنے دو! لیکن لوگوں نے اصرار کیا۔ تو کہنے لگا: واقعہ بساط (وہ معجزہ جو امیر المومنینؑ کی ولایت پر دلیل تھا) کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! جب علیؑ تجھ سے اپنی خلافت پر گواہی طلب کرے گا تو کیا تو گواہی دے گا؟ میں نے کہا: ہاں کیوں نہیں! لیکن جب رسول اللہ ﷺ کی رحلت ہوئی اور ابو بکر نے علیؑ کا حق غضب کیا تو علیؑ نے مجھ سے اپنی خلافت پر گواہی چاہی؛ میں نے جھوٹ بولا: اے علیؑ میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور اب مجھے باتیں یاد نہیں رہیں! علیؑ نے کہا: اگر تجھے یاد ہے اور تو جان بوجھ کر گواہی نہیں دے رہا تو خدا تجھے برص اور اندھے پن میں مبتلا کرے اور تیرا بیٹ آگ سے بھر دے! پھر انس نے کہا: اسی مجلس میں خدا نے مجھے ان تینوں امراض میں مبتلا کر دیا۔ (حدیقتہ الشیعہ: ص ۳۸۳)

۲ یعنی اب بھی کچھ نہیں بگڑا اور تیرے لیے راہ کھلی ہے، امیر المومنینؑ کی ولایت پر ایمان لے آؤ اور ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اعلان کرتا کہ تیری عاقبت بخیر ہو؛ لیکن تاریخ میں کہیں ذکر نہیں ہوا کہ انس نے توبہ کی ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ جملہ امیر المومنینؑ پر افتراء و کذب ہو کیونکہ علیؑ ایسے شخص کے لیے جو ان تین افراد میں سے ایک ہو جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر سب سے زیادہ افتراء باندھے، طلب مغفرت کریں! جیسا کہ امام صادقؑ سے مروی ہے: الخصال: ج ۱، ص ۱۹۰، ح ۲۶۳۔

## بہشت رقصاں ہوتی

حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلَوَيْتَةَ الْمُسْتَمْلِيَّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بِنْتِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا خَلَقَ جَنَّةً عَدَنٍ قَالَ لَهَا تَذَرِينِي فَمَتْرَبْتِ وَمَأْسَتْ فَقَالَ [لَهَا] قِيرِي فَوَعَدْتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُكَ إِلَّا لِمُؤْمِنِينَ فَطُوبَى لَكَ وَ لِسَاكِنِيكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ مَا خَلَقْتُ [جَنَّةً] عَدَنٍ إِلَّا لَكَ وَ لِشِيعَتِكَ<sup>۱</sup>.

امام موسیٰ کاظمؑ اپنے اجداد کے توسط سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب خدا نے جنت عدن کو خلق کیا تو اسے حکم دیا: آراستہ ہو جا تو وہ آراستہ ہو گئی اور (خوشحالی کے تحت) عالم رقص (کی سی حالت میں) آگئی۔ خدا نے اس سے فرمایا: رک جا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھے خلق نہیں کیا لیکن مومنین کے لیے پس خوشحال تجھ پر اور تیرے ساکنین پر؛ اس کے بعد خدا نے علیؑ سے فرمایا: میں نے جنت عدن کو خلق نہیں کیا لیکن فقط تیرے اور تیرے شیعوں کے لیے۔

(۹۱)

## جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے

حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ الْقَارِسِيُّ الْبَيْعِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

<sup>۱</sup> عنه غايه المرام: ۵۸۷ ح ۹۰.

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَ كَلِمَةً [لَوْ قَالَهَا بِي] أَ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ مُحْرِمِ التَّعْمَرِ قَالُوا وَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى فِي عَلِيٍّ ع قَالَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى يَا عَلِيُّ أَنْتَ مَيِّبِي وَأَنَا مِنْكَ وَذُرِّيَّتِكَ مِنَّا وَنَحْنُ مِنْهُمْ وَشَيْعَتِكَ مِنَّا وَنَحْنُ مِنْهُمْ يَدُ خُلُونِ الْجَلَّةِ قَبْلَ الْأَمْرِ بِحَمْسِ مِائَةِ عَامٍ<sup>۱</sup>.

عکرمہ کہتا ہے کہ ابن عباس نے کہا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کے بارے میں ایسا جملہ ارشاد فرمایا کہ اگر وہ میرے بارے میں فرماتے تو وہ میرے لیے سرخ اونٹوں کے غلے سے زیادہ بہتر ہوتا! میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ نے ایسا بھی کیا کہہ دیا: ابن عباس نے کہا: پیغمبر ﷺ نے علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں؛ اور تیری ذریت ہم سے ہے اور ہم ان سے ہیں؛ اور تیرے شیعہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں؛ وہ جنت میں کسی بھی دوسری امت سے پانچ سو سال قبل داخل ہونگے۔

(۹۲)

## جہنم کی آگ سے آزادی کے نامے

حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَابٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَمَّادِ الرَّحْمَنِيُّ الْحَمَّادِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الرَّقَّاءِيُّ الْبَغْدَادِيُّ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ الْقُرَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَنْدَبُ بْنُ أَحْمَدَ [ابْنِ قَنْدَبٍ مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ] قَالَ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ حَمَّامَةَ قَالَ: طَلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى فِي ذَاتِ يَوْمٍ وَوَجَّهَهُ مَشْرِقًا كَذَاكِرَةِ الْقَمَرِ فَقَامَ [إِلَيْهِ] عَبْدُ

<sup>۱</sup> ليس في نسخة «ب».

<sup>۲</sup> عنه غاية المرام: ۴۵۹ ح ۳۵.

<sup>۳</sup> من تاريخ بغداد.

الرَّحْمَنِ بُنْ عَوْفٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا التُّورُ فَقَالَ بَشَارَةٌ أَتَيْتَنِي مِنْ [عِنْدِ] رَبِّي فِي أَخِي وَابْنِ عَوْفِي وَابْنَتِي وَأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى [قَدْ] رَزَّحَ عَلِيًّا عَ بِقَاطِمَةَ وَأَمَرَ رِضْوَانَ خَازِنَ الْجَنَّةِ فَهَزَّ شَجَرَةَ طُوبَى فَحَمَلَتْ رِقَاعًا يَغْنِي صَبَاكَ بَعْدَ حُبِّي أَهْلَ بَيْتِي وَأَنْشَأَ مِنْ تَحْتِهَا مَلَائِكَةً مِنْ نُورٍ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ مَلَكٍ صَبَاكَ فَإِذَا اسْتَوَتْ الْقِيَامَةُ بِأَهْلِهَا نَارَتْ الْمَلَائِكَةُ فِي الْخَلَائِقِ [يَا حُبُّو عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ هَلُمُّوا حُدُودًا وَادَّعِكُمْ] فَلَا يَبْتَقِي حُبًّا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَّا [دَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ] إِلَيْهِ صَبَاكَ فِيهِ فَكَأَكُهُ (مِنَ النَّارِ مِنَ الرَّجَالِ وَ النِّسَاءِ بَعُوْضٌ حُبِّ عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ وَقَاطِمَةَ ابْنَتِي وَأَوْلَادِهِمَا) ١.

١ أضاف في نسخة «ب»: زوج.

٢ عنه البحار: ٢٧/ ١١٧ ح ٩٦، و غاية المرام: ٥٨٦ ح ٨٥. و رواه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد: ٤/ ٢١٠ ح ١٨٩٧ بإسناده الى عبد الله بن داود بن قبيصة الأنصاري. و أورده ابن الأثير في أسد الغابة: ١/ ٢٠٦ و قال: أخرجه أبو موسى [المدائني]. و أورده ابن حجر في الصواعق: ١٠٣ ثم قال: أخرجه أبو بكر الخوارزمي. عنهم الفضائل الخمسة: ٢/ ١٤٧.

أقول: تسلسل هذه المنقبة في نسختي «ب» و المطبوع هو في ذيل المنقبة -٧٨- كما أشرنا هناك، و كان بدلها هذا الحديث:

عن أبيه، عن آباءه عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه و آله: حدَّثني جبرئيل، عن ربِّ العزة جلِّ جلاله أنه قال: من أفر\* أن لا إله إلا أنا وحدي و أن محمداً عبدي و رسولِي و أن عليَّ بن أبي طالب خليفتي و أن الأئمة من ولده حججى أدخلته الجنة برحمتي، و نجيته من النار بعفوى، و أبحث له حواري، و أوجب له كرامتي، و أتممت عليه نعمتي و جعلته من خاصتي و خالصتي، ان ناداني لبيته، و ان دعاني أحبته، و ان سألتني أعطيت، و ان سكت ابتدأته، و ان أساء رحمتي، و ان فرمنى دعوته، و ان رجعت الى قبلته، و ان قرع بابي فتحته. و من لم يشهد أن لا إله إلا أنا وحدي، أو شهد بذلك و لم يشهد أن محمداً عبدي و رسولِي أو شهد بذلك و لم يشهد أن عليَّ بن أبي طالب خليفتي، أو شهد بذلك و لم يشهد أن الأئمة من ولده حججى فقد جحد نعمتي، و صغر عظمي، و كفر بأياتي و كتبى و رسلِي، ان قصدنى حجبته، و ان سألتنى حرمتي، و ان نادانى لم أسمع نداءه، و ان دعانى لم أستجب دعاءه، و ان رجائى خيبته، و ذلك جزاؤه منى، و ما أنا بظلام للعبيد. -- فقام جابر بن عبد الله الأنصاري فقال: يا رسول الله و من الأئمة من ولد علي بن أبي طالب؟ قال: الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة ثم سيد العابدين في زمانه على ابن الحسين ثم الباقر محمد بن علي، و ستدركه يا جابر، فإذا أدركته فافترقه منى السلام ثم الصادق جعفر بن محمد ثم الكاظم موسى بن جعفر ثم الرضا علي بن

بلال بن حمامہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ان کا چہرہ خوشی کی وجہ سے ایسے چمک رہا تھا جیسے چاند کے گرد کچھ نور کا حالا؛ عبدالرحمن بن عوف کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ یہ نور کیسا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اس مزدہ کے وجہ سے ہے جو مجھے میرے رب کی طرف سے میرے برادر وابن عم (علیؑ) اور بیٹی (فاطمہؑ) کے لیے پہنچا ہے۔ بتحقیق خدائے عزوجل نے علیؑ کا عقد فاطمہؑ سے کر دیا ہے، اور رضوان جنت کو حکم دیا کہ وہ جنت میں شجرہ طوبی کو بلالے، اس درخت سے ہمارے محبوبوں کی تعداد کے برابر برکاذ کے ٹکڑے جھڑے؛ اسی وقت رضوان جنت نے انہی ٹکڑوں کی تعداد کے برابر شجرہ طوبی کے نیچے سے فرشتے جو (جنس) نور سے تھے کو وجود بخشا اور ہر فرشتے کو ایک ایک کاغذ کا ٹکڑا پکڑا دیا۔ جب قیامت برپا ہوگی تو یہ فرشتے خلاق کے درمیان صد بلند کریں گے: اے علیؑ کے محبوبوں! جلدی کرو اور اپنی اپنی امانتیں لے لو۔ پس یہ فرشتے ہم اہلبیت کے محبوبوں کو چاہے مرد ہوں یا زن انہیں علی و فاطمہ (علیہما السلام) اور اپنی اپنی امانتیں لے لو۔ پس یہ فرشتے ہم اہلبیت کے محبوبوں کو چاہے مرد ہوں یا زن انہیں علی و فاطمہ (علیہما السلام) سے کھڑے ہو کر دعا مانگیں۔

موسیٰ ثم النقی محمد بن علی ثم النقی علی بن محمد ثم الرکی الحسن بن علی ثم ابن القائم بالحق مهدی امتی الذی یملأ الأرض قسطاً و عدلاً كما ملئت ظلماً و جوراً. هؤلاء یا جابر خلفائی و أوصیائی و أولادی و عترتی، من أطاعهم فقد أطاعني و من عصاهم فقد عصاني، و من أنكرهم أو أنكر واحدا منهم فقد أنكرني، و بهم یسك الله السماء أن تقع علی الأرض الا باذنه، و بهم یحفظ الله الأرض أن تمید بأهلها\*.

(عنه البحار: ۲۷ / ۱۱۸ ح ۹۹، و غایة المرام: ۴۶ ح ۶۲، و ص ۱۶۷ ح ۶۳، و ص ۱۹۹ ح ۵۸، و ص ۵۸۷ ح ۹۳ و ص ۶۹۲ ح ۴. و رواه الصدوق فی کمال الدین: ۱ / ۲۵۸ ح ۳ بإسناده الی الحسن بن علی بن ابي حمزة، عن أبيه، عن الصادق علیه السلام، و رواه الخزاز القمي فی کفاية الاثر: ۱۴۳ عن الصدوق، و الطبري فی الاحتجاج: ۱ / ۸۷ عن ابن ابي حمزة، عنهم البحار: ۳۶ / ۲۵۱ ح ۶۸. و أخرجه فی البحار: ۶۸ / ۱۱۸ ح ۴۵ و اثبات الهداة: ۱ / ۵۱۴ ح ۱۲۶. و الإنصاف: ۲۳۸ ح ۲۳۰، و غایة المرام: ۲۵۴ ح ۱۴ و ص ۷۰۷ ح ۷ و الجواهر السنیة: ۲۸۲ جمیعا عن کمال الدین. و أورده الطبرسي فی إعلام الوری: ۳۹۸، و مصباح الأنوار: ۱۰۰ (مخطوط)، و الصراط المستقیم: ۲ / ۱۴۹، و كشف الغمة: ۲ / ۵۱۰ عن الصادق علیه السلام.)

السلام) اور ان کی ذریت سے محبت کے بدلے میں نامے دیں گے جن میں دوزخ سے آزادی کا مژدہ درج ہو گا۔<sup>۱</sup>

۱ 'محقق کتاب کہتے ہیں: بعض نسخوں میں اس حدیث کے آگے کا تسلسل وہی ہے جو منقبت نمبر ۷۸ کے ذیل میں بیان ہوا ہے جیسا کہ ہم نے اسے وہاں بھی ذکر کیا ہے۔ سوا اس کا بدل یہ ہے:

امام صادق اپنے اجداد کے ذریعے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ خدا فرماتا ہے: جو کوئی بھی یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں یکتا ہوں اور میرا کوئی ہمسر نہیں، محمد ﷺ میرا بندہ اور میرا رسول ہے، علیؑ میرا خلیفہ اور اس کی نسل سے آنے والے امام میری حجت ہیں، تو میں اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کروں گا، اور اپنی بخشش کی وجہ سے دوزخ سے رہائی عطا کروں گا، اسے اپنا تقرب نصیب کروں گا، اس پر اپنی کرامت واجب کروں گا، اس پر اپنی نعمت تمام کروں گا، اسے اپنے خاص بندوں میں قرار دوں گا، اگر وہ مجھے صدقے سے گواہی دے گا تو میں لیبک کہوں گا، اگر مجھے پکارے گا تو میں جواب دوں گا، اگر وہ خاموش ہو جائے گا تو میں خود سے ابتداء کروں گا، اگر خطا کرے گا تو اسے بخش دوں گا، اگر میرے لئے گریہ کرے گا تو اسے آواز دوں گا، اگر میری جانب پلٹ آئے گا تو میں اسے قبول کروں گا، اگر وہ میرے درپر دستک دے گا تو میں اسے اس کے لیے کھول دوں گا۔

اور جو یہ گواہی نہیں دے گا کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں یکتا ہوں، یا یہ گواہی تو دے مگر محمد کے میرے عبد اور رسول ہونے کی گواہی نہ دے، یا یہ گواہی تو دے مگر علی کے میرے خلیفہ ہونے پر گواہی نہ دے، یا یہ گواہی تو دے مگر ان کی نسل سے ہونے والے اماموں کی میری حجت ہونے پر گواہی نہ دے، تو اس نے میری نعمتوں کا انکار کیا، اور میری عظمت کو کمتر جانا، میری نشانیوں، کتب اور انبیاء کا انکار کیا، اگر وہ میری طرف آئے گا تو میں (اس کے اور اپنے درمیان) حجاب قائم کروں گا، اگر مجھ سے سوال کرے گا تو اسے محروم رکھوں گا، اگر صدقے سے گواہی دے گا تو توجہ نہیں کروں گا، اگر مجھے پکارے گا تو میں اسے جواب نہیں دوں گا، اگر مجھ سے امید باندھے گا تو میں اس کی امید پوری نہیں کروں گا، یہ میری جانب سے اس کے لیے جزا ہے اور میں تو اپنے بندوں پر ذرا برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

اس وقت جابر بن عبد اللہ انصاری کھڑے ہوئے اور پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ علیؑ کی نسل سے آنے والے امام کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن، وحسین (علیہم السلام) جو جنت کے جوانوں کے سردار ہیں، اس کے بعد اپنے زمانے کے عابدین کی زینت علی بن الحسین، اس کے بعد باقر محمد بن علی، اے جابر! تم اس سے ملو گے تو اس تک میرا سلام پہنچا دینا، اس کے بعد صادق جعفر بن محمد، اس کے بعد کاظم موسیٰ بن جعفر، اس کے بعد رضا علی بن موسیٰ، اس کے بعد تقی محمد بن علی، اس کے بعد تقی علی

(۹۳)

## دو پہاڑ عقیق کے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْجَلُودِيُّ<sup>۱</sup> قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْفَقَّهِيُّ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَادَانُ عَنْ سَلْمَانَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: دَنُوتُ مِنْ رَبِّي (فَكُنْتُ مِنْهُ كَقَابِ) فَوَسَّيْنِ أَوْ أَدْنَى وَكَلَّمَنِي

بن محمد، اس کے بعد ذکی حسن بن علی، اس کے بعد ان کا بیٹا قائم بالحق میری امت کا مہدی (علیہم السلام) جو دنیا کو عدل و انصاف سے ایسے ہی بھر دے گا جیسا کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے پر ہو گا۔

اے جابر! یہ ہیں میرے خلفاء و اوصیاء اور میری اولاد و معززت؛ جس نے ان کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، جس نے ان کی معصیت کی اس نے میری معصیت کی، جس نے ان کا انکار کیا یا ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کیا اس نے میرا انکار کیا، یہی تو ہیں جن کی وجہ سے آسمان نکا ہوا ہے اور زمین پر نہیں گرتا مگر خدا کے اذن سے، اور انہی کی وجہ سے زمین محفوظ ہے اس سے کہ اپنے اہل سمیت و ہنس جائے۔

<sup>۱</sup> ہو عبد العزیز بن یحییٰ بن أحمد بن عیسیٰ الجلودی الأزدی البصری أبو أحمد من أکابر علماء الشيعة الإمامية، شیخ البصرة، بلغت کتبه حوالی المائتین کتاب، ذکرها النجاشی فی رحاله: ۱۸۰. توفی یوم الاثنین لسبع عشرة ليلة خلت من ذی الحجة سنة ۳۳۲ هـ. و دفن فی الیوم الثامن عشر، و هو یوم الغدير. ترجم له الطوسی فی الفهرست: ۱۱۹ رقم ۵۲۴، و فی رحاله: ۴۸۷ رقم ۶۷، و ابن داود فی رحاله: ۲۲۵ رقم ۹۴۳، و العلامة الحلی فی رحاله: ۱۱۶ رقم ۲، و ابن الندیم فی الفهرست: ۱۲۸ و ۲۴۶.

بَيْنَ جَبَلِي الْعَقِينِ ثُمَّ قَالَ يَا أَحْمَدُ إِنِّي خَلَقْتُكَ وَ عَلِيًّا مِنْ نُورِي وَ خَلَقْتُ هَذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ مِنْ نُورِ وَجْهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَفْوِ عَزَّتِي وَ جَلَالِي لَقَدْ خَلَقْتُهُمَا عَلَامةً بَيْنَ خَلْقِي يُعْرَفُ بِهَا الْمُؤْمِنُونَ وَ لَقَدْ أَسْمَعْتُ بِعِزَّتِي عَلَي نَفْسِي (أَبِي حَرَمَةَ الثَّائِرَ عَلَى الْمُتَخَيَّرِ بِالْعَقِينِ إِذَا تَوَلَّى) عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع .

سلمانؓ و ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دوران معراج اپنے رب کے مقام قرب تک پہنچ گیا؛ یہاں تک کہ دو کمانون یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا؛ خدا نے مجھ سے جنس عقیق کے دو پہاڑوں کے درمیان کلام کیا اور فرمایا: اے احمد ﷺ! میں نے تجھے اور علیؑ کو اپنے نور سے خلق کیا، اور ان دونوں پہاڑوں کو علیؑ کے چہرے کے نور سے خلق کیا، مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! میں نے ان دونوں پہاڑوں کو اس لیے خلق کیا تاکہ یہ میری خلق کے درمیان علامت قرار پائیں؛ ان کے ذریعے سے مومنین پہچانے جائیں، میں نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے اور اپنے اوپر لازم کیا ہے کہ جو شخص بھی عقیق کی انگوٹھی پہنے گا اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دوں گا، اس شرط کے ساتھ کہ وہ علیؑ کی ولایت رکھتا ہو۔

(۹۴)

## علیؑ سید العرب

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْبُهْلُولِ الْمَوَالِي رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ وَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ طَاهِمَانَ الْحَقَّافُ قَالَ سَمِعْتُ

<sup>۱</sup> عنه غایة المرام: ۷ ح ۱۳ .

سَعْدُ بْنُ جُنَادَةَ الْعَوْفِيُّ<sup>۱</sup> [بَدَأَ كَرَّمَ اللَّهُ سَمْعَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخَدْرِيَّ يَقُولُ] إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أَنَا سَيِّدُ أَدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ مَنْ أَحَبَّهُ وَتَوَلَّاهُ أَحَبَّهُ اللَّهُ وَهَدَاهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُ وَعَادَاهُ أَصَمَّهُ اللَّهُ وَأَعْمَاهُ عَلِيٌّ حَقُّهُ كَحَقِّي وَطَاعَتُهُ كَطَاعَتِي عَدُوٌّ لِي لَأَنْبِيَّ بَعْدِي مَنْ فَارَقَهُ فَارَقَنِي وَمَنْ فَارَقَنِي فَارَقَ اللَّهَ أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ وَهِيَ الْجَنَّةُ وَعَلِيٌّ بِأَيْهَا فَكَيْفَ يَهْتَدِي إِلَى الْجَنَّةِ إِلَّا مِنْ بَابِهَا عَلِيٌّ عَ خَيْرَ الْبَشَرِ مَنْ أَبِي فَقَدْ كَفَرَ»<sup>۲</sup>.

ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالبؑ عرب کا سردار ہے۔ پوچھا گیا: کیا آپ سید العرب نہیں؟ فرمایا: میں تو اولادِ آدم کا سردار ہوں؛ علیؑ عرب کے سردار ہیں؛ جو کوئی بھی علیؑ سے محبت کرے اور اس کی ولایت رکھے گا خدا اس سے محبت اور اس کی ہدایت کرے گا۔ اور جو کوئی بھی اس سے بغض اور کینہ رکھے گا خدا (اس کے دل کی آنکھ کو) اندھا اور (اس کے قلبی کانوں کو) بہرا کر دے گا۔ علیؑ کا حق میرے حق کی طرح ہے؛ اور اس کی اطاعت میری اطاعت کی طرح؛ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جس نے علیؑ کو چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا اور جس نے مجھے چھوڑا اس نے خدا کو چھوڑا۔ میں حکمت کا شہر ہوں اور وہ شہر جنت ہے اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں؛ اور یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی جنت کے دروازے کے بنا ہی اس کا راہی بننا چاہے!؟ علیؑ خیر البشر ہیں اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

<sup>۱</sup> فی نسخة «أ»: سعید بن جنادة العفوی. و فی نسخة «ب»: سعید بن حیاة العفوی. و فی المطبوع: سعد بن جنادة العفوی. و ما فی المتن هو الصحیح كما فی أسد الغایة: ۲ / ۲۷۲. و هو سعد بن جنادة والد عطیة العفوی، أول من أتى النبىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ مِنْ أَهْلِ الطائف فأسلم على يديه.

<sup>۲</sup> من نسخة «أ».

<sup>۳</sup> عنه غاية المرام: ۵۴۳ ح ۶ و ص ۲۰۷ ح ۱۵ و ص ۴۵۰ ح ۱۸ و ص ۵۲۱ ح ۱۲ و ص ۵۸۷ ح ۹۱. و روى قطعة منه الصدوق في أماليه: ۳۱۷ ح ۱۱ بإسناده الى جابر، عن أبي جعفر الباقر عليه السلام، عن أبيه، عن جده، عن علي بن أبي طالب، عن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، و رواه الطوسي في أماليه: ۲ / ۴۵ ح ۲۱ بإسناده الى الصدوق. عنهما البحار: ۴۰ / ۲۰۰ ح ۰۲. و راجع المنقبة- ۶۳- فيما يخص تحريجات قوله: على خير البشر.

(۹۵)

## بہشتی شہر۔!

حدَّثَنِي الْقَاضِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ نَائِبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ [قَالَ] رَسُولُ اللَّهِ ص: مَنْ أَحَبَّ عَلَيْنَا ع قَبِلَ اللَّهُ [مِنْهُ] صَلَاتَهُ وَ صِيَامَهُ وَ قِيَامَهُ وَ اسْتَجَابَ دُعَاءَهُ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ عَلَيْنَا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِحُلِّ عِرْقٍ فِي بَدَنِهِ مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَ مَنْ أَحَبَّ آلَ مُحَمَّدٍ ص (أَمِنَ مِنَ الْجَسَابِ) وَ الْمِيدَانِ وَ الْعَمْرَاطِ أَلَا وَ مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ ص فَأَنَا كَفِيلُهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ أَلَا وَ مَنْ أَبْغَضَ آلَ مُحَمَّدٍ ص جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ!

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بھی علیؑ کو دوست رکھے گا خدا اس کے نماز، روزے اور اس کے قیام کو قبول کرے گا اور اس کی دعائیں مستجاب فرمائے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی بھی علیؑ سے محبت کرے گا تو خدا اسے جنت میں اس کے بدن میں موجود درگوں کی تعداد کے برابر شہر عطا کرے گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی بھی آل محمد ﷺ سے محبت کرے گا وہ حساب و میزان و صراط سے امان میں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو بھی محبت آل محمد ﷺ پر مرا تو میں اور انبیاء اس کی جنت کے ضامن ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جو کوئی

<sup>۱</sup> عنه البحار: ۲۷ / ۱۲۰ ح ۱۰۰. و رواه الخوارزمي في المناقب: ۳۲، و في مقتل الحسين: ۱ / ۴۰. بإسناده عن ابن شاذان عنه كشف الغمّة: ۱ / ۱۰۴، و إرشاد القلوب: ۲۳۵، و غاية المرام: ۵۸۰ ح ۲۸. و العسقلاني في لسان الميزان: ۵ / ۶۲. و رواه الحموي في فرائد السمطين: ۲ / ۲۵۷ ح ۵۲۶. بإسناده الى الخوارزمي. و أخرجه في البحار: ۶۸ / ۴۰ ح ۸۴ عن كشف الغمّة. و أخرجه في إحقاق الحق: ۷ / ۱۶۱ عن الامر تسري في أرجح المطالب: ۵۲۶. و أورده في أعلام الدين: ۲۸۴ (مخطوط) عن ابن عمر. أقول: تقدم ما يشاهده في المنقبه- ۳۷.

بھی بغض آل محمد ﷺ پر مر اسے روز حشر اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہو گا یہ خدا کی رحمت سے مایوس ہے۔

(۹۶)

### زیورات سے مزین بہشتی درخت۔۔!

حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (بْنِ عُيَيْنَةَ بْنِ هُرَيْدَةَ) عَنْ بَكْرِ بْنِ أَحْمَدَ وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْقَضَلِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التَّقِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا وَعَجَّهَا الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَقَالَا حَدَّثَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: (لَمَّا دَخَلْتُ) الْجَنَّةَ رَأَيْتُ فِيهَا شَجَرَةً تَحْمِلُ الْحُلِيَّ وَالْحَلَّلَ أَشْفَلَهَا خَيْلٌ بُلُقٌ وَسَطُهَا حُورُ الْعِينِ وَفِي أَعْلَاهَا الرِّضْوَانُ قُلْتُ يَا جَبْرَائِيلُ لِمَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةُ قَالَ هَذِهِ لِابْنِ عَمَّكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَمَرَ اللَّهُ الْحَلِيقَةَ بِالْذُّخُولِ إِلَى الْجَنَّةِ يُؤْتَى بِشِبَعَةَ عَلِيٍّ حَتَّى تُنْتَهَى بِهِمْ إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَيَلْبَسُونَ الْحُلِيَّ [وَالْحَلَّلَ] وَيَرْكَبُونَ الْحَيْلَ الْبُلُقَ وَيُنَادِي مُنَادٍ هَذَا لِشِبَعَةَ عَلِيٍّ عَصَبُوا فِي الدُّنْيَا عَلَى الْأَدَى فَأَكْرَمُوهُمْ الْيَوْمَ<sup>۱</sup>.

<sup>۱</sup> خ ل: الخلق.

<sup>۲</sup> عنه البحار: ۲۷ / ۱۲۰ ح ۱۰۱، و غاية المرام: ۱۹ ح ۲۲ و ص ۵۸۷ ح ۹۲، و اليقين في امرة أمير المؤمنين: ۶۳. و أخرجه في البحار: ۸ / ۱۳۸ ح ۵۱ عن اليقين. و رواه الخوارزمي في المناقب: ۳۲، و في مقتل الحسين: ۱ / ۴۰. يأسناده الى ابن شاذان عنه مصباح الأنوار: ۶۱ (مخطوط). و أورده الديلمي في أعلام الدين: ۲۸۵ (مخطوط).

امام تقیؑ اپنے باہامام رضاؑ سے، وہ اپنے باہامام موسیٰ کاظمؑ سے، وہ اپنے باہامام صادقؑ سے، وہ اپنے باہامام باقرؑ سے، وہ اپنی پھوپھی فاطمہ بنت الحسینؑ سے، وہ اپنے باہامام حسینؑ اور اپنے چچا امام حسنؑ سے، وہ دونوں اپنے باہامام المومنینؑ سے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: جب میں (سفر معراج کے دوران) جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک درخت دیکھا کہ جس پر بہت سے زیورات لٹکے ہوئے تھے، اس درخت کے نیچے سیاہ و سفید رنگ کے گھوڑے کھڑے تھے، ان کے درمیان حورالعین اور اس بہشت کے اوپر رضوان! میں نے جبرائیل سے کہا یہ درخت کس کے لیے ہے؟ جبرائیل نے کہا: یہ آپ کے چچا زاد امیر المومنینؑ کے لیے ہے، جب خدا خلق کو جنت میں داخلے کا حکم صادر فرمائے گا تو شیعیان علیؑ کو اس درخت کے پاس لایا جائے گا؛ وہ ان زیورات سے خود کو آراستہ کر کے ان گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے۔ اس وقت منادی آواز دے گا: یہ علی بن ابی طالبؑ کے شیعہ ہیں، جنہوں نے دنیا میں اذیتوں پر صبر کیا۔ پس (اے فرشتوں) آج ان کی تکریم بجالو۔

(۹۷)

ابراہیم غلیل اللہ کی خواہش۔!

حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي وَرِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ وَرِيدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي وَرِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْقَسْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرَّضَا ع يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ [عَنْ جَدِّهِ] عَنْ عَلِيٍّ

<sup>۱</sup> في الأصل: وديرة بن وديرة قال: حدثني جدي وديرة بن محمد بن الفسالي. و هو تصحيف، و ما في المتن من رجال النجاشي: ۳۳۷، و رجال ابن داود: ۳۶۲ رقم ۱۶۱۸. له كتاب عن الرضا عليه السلام رواه عن جده وريزة بن محمد الفسالي.

بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ لَقَيْتَنِي أَبِي نُوحٌ ع فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَقَتْ عَلَى أُمَّتِكَ فَقُلْتُ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ نَعَمْ الْحَلِيفَةُ [خَلَقَتْ] ثُمَّ لَقَيْتَنِي أَخِي مُوسَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَقَتْ عَلَى أُمَّتِكَ فَقُلْتُ عَلَيًّا فَقَالَ نَعَمْ الْحَلِيفَةُ خَلَقَتْ. ثُمَّ لَقَيْتَنِي [أَخِي] عِيسَى ع فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَقَتْ عَلَى أُمَّتِكَ فَقُلْتُ عَلَيًّا ع فَقَالَ نَعَمْ الْحَلِيفَةُ خَلَقَتْ قَالَ فَقُلْتُ لِجَبْرِئِيلَ ع يَا [جَبْرِئِيلُ] مَا لِي لَا أَرَى [أَبِي] إِبْرَاهِيمَ ع قَالَ فَعَدَلْ [إِنِّي] إِلَى حَظِيرَةٍ فَإِذَا فِيهَا شَجَرَةٌ لَهَا حُضْرٌ وَعُ كُضْرٌ الْعُتْمُ [وَإِذَا نَمَّ أَطْفَالٌ] كُلَّمَا خَرَجَ صُرْعٌ مِنْ فَمِّ وَاحِدٍ رَدَّكَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَنْ خَلَقَتْ عَلَى أُمَّتِكَ فَقُلْتُ عَلَيًّا فَقَالَ نَعَمْ الْحَلِيفَةُ خَلَقَتْ وَإِنِّي يَا مُحَمَّدُ سَأَلْتُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُؤَلِّمَنِي غَدَاءَ أَطْفَالٍ شَبِيحَةَ عَلِيٍّ فَأَنَا أَعَدُّ بِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ<sup>۱</sup>.

امام رضاؑ اپنے آباؤ و اجداد کے توسط سے رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میری ملاقات میرے والد جناب نوحؑ سے ہوئی انہوں نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! اپنی امت میں اپنا جانشین کسے بنا کر آئے ہو؟ میں نے کہا علی بن ابی طالبؑ کو۔ نوح نے کہا: کیا ہی خوب جانشین قرار دیا ہے! اس کے بعد میری ملاقات اپنے بھائی موسیٰؑ سے ہوئی: انہوں نے بھی یہی سوال کیا: اے محمد ﷺ! اپنی امت میں بطور خلیفہ کسے چھوڑ آئے ہو؟ میں نے کہا: علی بن ابی طالبؑ! کہنے لگے: کیا ہی اچھا خلیفہ بنایا ہے۔ اس کے بعد میری ملاقات اپنے بھائی عیسیٰؑ سے ہوئی؛ انہوں نے بھی یہی سوال کیا: اے محمد ﷺ! اپنی امت میں کسے جانشین بنا کر آئے ہو؟ میں نے کہا: علی بن ابی طالبؑ۔ کہنے لگے: ایک اچھے شخص کو جانشین بنا کر آئے ہو۔ میں نے جبرائیل سے کہا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے کہ میں اپنے جد ابراہیمؑ کو نہیں دیکھ رہا؟ جبرائیل مجھے ایک جگہ پر لے گئے جہاں ایک درخت تھا اور اس درخت کا پھل بھیڑ کے تھن کی مانند تھا، بہت سے نوزاد بچے وہاں موجود تھے۔ (یہ بچے ان تھن نما پھلوں سے منہ لگا کر دودھ پی رہے تھے) جیسے ہی کسی بچے کے منہ سے تھن چھوٹا، جناب ابراہیمؑ دوبارہ اسے اس کے منہ سے لگا دیتے۔

<sup>۱</sup> عنہ البحار: ۲۷ / ۱۲۱ ح ۱۰۲، و غایة المرآة: ۶۹ ح ۲۱.

انہوں نے مجھ سے پوچھا: امت میں کسے خلیفہ بنا کر آئے ہو؟ میں نے کہا: علیؑ کو۔ کہنے لگے: کیا ہی خوب خلیفہ انتخاب کیا ہے۔ اے محمد ﷺ! خدا کی قسم! میں نے خدا سے خواہش کی کہ مجھے علیؑ کے شیعوں کے نوازا بچوں کی (جو بچپن میں مر گئے یا ستھ ہو گئے) سرپرستی عنایت فرما، تاکہ میں انہیں تاقیام قیامت غذا فراہم کروں۔

(۹۸)

### مقام ابوطالبؑ

حَدَّثَنِي الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّصْيِيبِيُّ<sup>۱</sup> فِي دَارِهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ع: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الرَّحْبَةِ وَ النَّاسُ حَوْلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّكَ بِالْمَكَانِ الَّذِي أَنْزَلَكَ اللَّهُ فِيهِ وَ أَبُوكَ مُعَذَّبٌ فِي النَّارِ فَقَالَ لَهُ مَهْ فَضَنَّ اللَّهُ فَكَ وَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَوْ شَفَعَ أَبِي فِي كُلِّ مُذْنِبٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ لَشَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى (فِيهِمْ أَيْ)

<sup>۱</sup> أحد مشايخ النجاشي صاحب الرجال، و من مشايخ الاجازة. ترجم له في تنقيح المقال: ۳ / ۱۵۰، و النابيس: ۱۶۹.

مُعَذَّبٌ بِالنَّارِ [أَنَا] ابْنُهُ قَسِيمٌ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ابْنًا لِحَقِّي نَبِيًّا إِنَّ نُورَ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَطْفِئُ أُنُورَ الْخَلَائِقِ إِلَّا مُحَمَّسَةَ أُنُورِ نُورِ مُحَمَّدٍ ص [و نُورِي] وَ نُورِ فَاطِمَةَ وَ نُورِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ نُورِ أَوْلَادِهِ مِنَ الْأَيَّمَّةِ إِلَّا إِيَّانَ نُورِهِمْ مِنْ نُورِنَا خَلَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ قَبْلِ [أَنْ] يَخْلُقَ آدَمَ ع بِالْقَهْقَرِ ۱

امام صادق اپنے اجداد کے توسط سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک دن امیر المومنین رَحْبہ میں بیٹھے تھے اور آپ کو لوگوں نے گھیرے میں لے رکھا تھا؛ اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین! آپ تو اس مقام و مرتبے پر ہیں جس پر خدا نے آپ کو رکھا ہے، لیکن آپ کے والد آتش جہنم میں عذاب جھیل رہے ہیں! امیر المومنین نے فرمایا: رک جا! خدا تیرا منہ بند کرے! اس خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میرے والد زمین پر موجود تمام گناہگاروں کی شفاعت کریں تو خدا ان کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میرے والد دوزخ میں عذاب جھیلیں جبکہ میں ان کا بیٹا، جنت و جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں!!؟؟ اس خدا کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: روز قیامت سوائے پانچ انوار کے نور ابو طالب تمام خلق کو ڈھانپ لے گا: (وہ پانچ نور یہ ہیں) نور محمد ﷺ، میرا نور، فاطمہؑ کا نور اور نور حسن و حسینؑ اور ان آئمہ کا نور جو حسینؑ کی اولاد سے ہوں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ نور ابو طالب ہمارے نور سے ہے؛ کہ جسے خدا نے آدم کی خلقت سے دو ہزار سال قبل خلق کیا۔ ۲

۱ عنہ غاية المرام: ۴۶ ح ۶۳ و ص ۲۰۸ ح ۱۶. و رواه الكراچكي في الكنز: ۸۰ باسنادہ عن ابن شاذان. و رواه فخر بن معد في كتابه المحجة على الذاهب الى تكفير أبي طالب: ۷۲ باسنادہ الى الكراچكي. و أورده السيد على خان المدني الشيرازي في الدرجات الرفيعة: ۵۰. و رواه الطوسي في الأمالي: ۱/ ۳۳۱ ح ۵۸ و ج ۲/ ۳۱۲ ح ۲، و الطبري في بشارة المصطفى: ۲۴۹ باسنادهما الى المفضل بن عمرو. و أورده الطبرسي في الاحتجاج: ۱/ ۳۴۰، عنہ البحار: ۳۵/ ۶۹ ح ۳ و عن أمالي الطوسي. و أخرجہ العلامة الاميني في الغدير: ۳۸۷ ح ۳ عن بعض المصادر اعلاه.

۲ راوی کہتا ہے کہ میں نے ایک خط میں امام رضاؑ سے ایمان ابو طالب کے بارے میں سوال کیا: امام نے جواب میں لکھا: خدائے رحمان و رحیم کے نام سے؛ ما بعد؛ بے شک اگر تو نے ایمان ابو طالب میں شک کیا تو اہل جہنم میں سے ہو جائے گا. (بحار الانوار: ج ۳۵، ص ۱۱۰، ح ۴۱۲)

(۹۹)

## علیٰ کے فضائل شمار کون کرے۔؟

حَدَّثَنَا الْمُعَاذِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُو الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي التَّلْحِجِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَهْرَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيْرٌ عَنْ لَيْثٍ <sup>۳</sup> عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: لَوْ أَنَّ الْعِيَاضَ أَقْلَامُ وَالْبِحَارَ مِدَادُ وَالْجَنَّ حِسَابُ وَالْإِنْسَ كُتَّابٌ (مَا قَدَرُوا عَلَيَّ إِحْصَاءً) فَضَائِلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع <sup>۴</sup>.

<sup>۱</sup> في البحار: بن الثلج. و في كفاية الطالب: بن أبي البلج. و ما في المتن صحيح، و هو: محمد بن أحمد بن عبد الله بن إسماعيل الكاتب، أبو بكر، يعرف بابن أبي الثلج، ثقة، عين، كثير الحديث، له كتب، مات سنة ۳۲۵ هـ. ق. ترجم له في رجال النجاشي: ۲۹۶، و رجال الطوسي: ۵۰۲ رقم ۶۴ و ص ۵۱۳ رقم ۱۱۹ و فهرسته: ۱۵۱ رقم ۶۴۹، رجال السيد الخوئي: ۱۴ / ۳۳۱.

<sup>۲</sup> في الأصل: العطار. و ما أئتناه في المتن من باقي المصادر. و هو يوسف بن موسى بن راشد القطان أبو يعقوب الكوفي، قال عنه العسقلاني في تقريب التهذيب: ۲ / ۳۸۳ رقم ۴۵۸: صدوق.

<sup>۳</sup> كذا في جميع المصادر، و في الأصل: عن أبيه. و لم نجد موردا فيه رواية جرير عن أبيه بل روى ليث بن أبي سليم بن زعيم مولى عنبسة بن أبي سفيان بن حرب بن أمية، عن مجاهد بن جبر أبأ الحجاج المخزومي كما في طبقات ابن سعد: ۵ / ۴۶۶- في ترجمة مجاهد- و ج ۶ / ۳۴۹- في ترجمة الليث-.

<sup>۴</sup> رواه الكراچكي في الكنز: ۱۲۸، و الخوارزمي في المناقب: ۲، و الكنجي في كفاية الطالب: ۲۵۱ و الحموي في فرائد السمطين: ۱ / ۱۶، و العسقلاني في لسان الميزان: ۵ / ۶۲ و الذهبي في ميزان الاعتدال: ۳ / ۴۶۷ باسنادهم جميعا الى ابن شاذان. و أخرجه في البحار: ۴۰ / ۷۰ ح ۱۰۵ عن الكنز. و أخرجه في كشف الغمة: ۱ / ۱۱۱، و الطوائف: ۱۳۸ ح ۲۱۶، و حلية الابرار: ۱ / ۲۸۹ و ينابيع المودة: ۱۲۱، و غاية المرام: ۴۹۳ ح ۱ جميعا عن الخوارزمي. و أخرجه الخوارزمي في المناقب: ۲۳۵ عن معجم الطبراني بإسناده الى ابن عباس. و أخرجه في البحار: ۴۰ / ۴۹ ضمن ح ۸۵ عن كشف الغمة، و في ص ۷۴ ح ۱۱۰ عن الطوائف و في ص

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمام درخت اور جنگل قلم بن جائیں؛ اور تمام سمندر و روشنائی بن جائیں؛ اور تمام جن حساب کرنے والے اور انسان لکھنے والے بن جائیں تب بھی علی بن ابی طالب کے فضائل شمار کرنے کی قدرت نہیں رکھتے۔

(۱۰۰)

### فضائل علیؑ بزبان نبیؐ

أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَجْلِدِيُّ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ص: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَعَلَ لِأَخِي فَضَائِلَ لَا تُحْصَى كَفَرَةً فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ مُقِرًّا بِهَا غُفِرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَمَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا بَقِيَ لَيْلِكَ الْكِتَابَةِ رَسْمًا وَمَنْ أَصْبَحَ إِلَى فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ الذُّنُوبَ

۷۵ ح ۱۱۳، و أرجح المطالب: ۱۱، و ينابيع المودة: ۲۴۱ عن الفردوس للدليمي. و أخرجه في البحار: ۳۸ / ۹۷ ملحق ح ۴ عن العلامة في كشف الحقي: ۱ / ۱۰۸. و أورده الخزازي في أربعينه ح ۳۸ (مخطوط)، و مصباح الأنوار: ۱۲۱ (مخطوط)، و تأويل الآيات: ۸۸۸ ح ۱۳، و عطاء الله الشيرازي في الأربعين، جميعا عن ابن عباس. و أخرجه في أرجح المطالب: ۹۸ عن الحافظ الهمداني في مناقبه. و أخرجه في ينابيع المودة: ۱۲۲ عن سعيد بن جبیر. و أورده الهمداني في مودة القرني: ۵۵ عن عمر بن الخطاب.

<sup>۱</sup> في المناقب و فرائد السمطين و كفاية الطالب: حدّثني جعفر بن محمد بن عمار [عماد] عن أبيه، عن جعفر بن محمد، عن أبيه. و في أمالي الصدوق و جامع الأخبار: محمد بن عمار، عن أبيه، عن الصادق جعفر بن محمد و لم أجد لاول ذكرها في أصحاب الصادق عليه السلام. فهم بينما ذكروا محمد بن زكريا كما في رجال السيّد الخوئي: ۹۸ / ۱۶. و ذكروا محمد بن عمار كما في رجال السيّد الخوئي: ۶۷ / ۱۷.

الَّتِي اِكْتَسَبَهَا [بِالانْتِمَاعِ وَمَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِي فِي فِضَائِلِ عَلِيٍّ عَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ الذُّنُوبَ الَّتِي اِمْرَأَتُ كَتَبَتْهَا] بِالنَّظَرِ  
تَمَّ قَالَ عَ النَّظَرُ إِلَى عَلِيٍّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ عَ عِبَادَةً [وَدَكُّهُ عِبَادَةً] وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ اِجْمَانَ عَبِيدٍ [مِنْ عِبَادِهِ كُلِّهِمْ] إِلَّا  
لَوْلَا تَيْبُهُ وَالتَّوْبَةُ مِنْ أَعْدَائِهِ ٢.

امام صادق اپنے اجداد سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدا نے میرے بھائی علیؑ کو اس قدر فضائل سے نوازا ہے کہ وہ تعداد و حصر سے مبری ہیں، جو علیؑ کے فضائل میں سے ایک فضیلت بیان کرے خدا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادے گا، اور جو کوئی علیؑ کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت لکھے فرشتے اس کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے رہیں گے جب تک وہ کاغذ باقی رہے گا جس پر اس نے یہ فضیلت لکھی ہوگی، اگر کوئی علیؑ کے فضائل میں سے کوئی ایک فضیلت سنے تو خدا اس کے کانوں کے گناہ معاف فرمادے گا، اگر کوئی (کسی کتاب سے) علیؑ کے لکھے ہوئے فضائل پڑھے تو خدا اس کی آنکھوں کے گناہ معاف فرمادے گا، علیؑ کو دیکھنا عبادت ہے، علیؑ کا ذکر عبادت ہے، خدا اپنے تمام بندوں میں سے کسی بھی بندے کا ایمان علیؑ کی ولایت اور اس کے اعداء سے برائت کے بغیر قبول نہیں فرمائے گا۔

۱ فی المناقب و الفرائد و الکفاية: اکتسبها.

۲ عنه البحار: ۲۶ / ۲۲۹ ح ۱۰، و رواه الخوارزمي في المناقب: ۲، و الكنعي في كفاية الطالب: ۲۵۲، و الحموي في فرائد السمطين: ۱ / ۱۹، و الذهبي في ميزان الاعتدال: ۳ / ۶۷ باسنادهم الى ابن شاذان. و رواه الصدوق في الأمالي: ۱۱۹ ح ۹ باسناده الى محمد بن زكريا الجوهري. عنه البحار: ۳۸ / ۹۶ ح ۴ و عن كشف الغمة و تأويل الآيات. و أوردہ في جامع الأخبار: ۱۷ عن محمد بن عمار. و أخرجه في تأويل الآيات: ۸۸۸: ۱۴ نقلًا عن كتاب الأربعمائة للخوارزمي، ثم قال: و روى العلامة في كشف الحق: ۱ / ۱۰۸ مثله عن أخطب خوارزم. و أخرجه في ينباع المودة: ۱۲۱، و غاية المرام: ۲۹۳ ح ۲، و المختصر: ۹۸، و كشف الغمة: ۱ / ۱۱۲ عن مناقب الخوارزمي.

۲۷ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ بمطابق ۳ جون، ۲۰۱۶ء، رات ۳:۳۰ منٹ پر اس کتاب کے ترجمے سے فراغت حاصل ہوئی۔ خدا اس حقیر سی کاوش کو اس گناہگار سے قبول فرما کر فقیر کے گناہوں کی بخشش کا سہارا قرار دے۔ آمین۔ رونا تھیل منانکانت السہیح العلیمر، بحق محمد و آلہ الطاہرین

بندہ تفلیح، سید سلیمان علی نقوی امرہ، بولہ الحدیث  
مقیم حالہ، عشق آلہ محمد، قم المقدسہ ایران

## فہرست

۶	مقدمہ مترجم
۷	سوانح خاکی مؤلف
۷	خاندان
۸	اساتید
۹	شاگردان
۱۰	ابن شاذان علماء کی نظر میں
۱۱	تالیفات
۱۲	وفات حسرت آیات
۱۲	کتاب ہذا پر ایک نظر
۱۲	ماہیہ مستقیمہ پر علماء کا اعتماد

- ۱۳ نسخہ ہائے خطی کتاب اور ان کی تحقیق
- ۱۵ مقدمہ مؤلف
- ۱۵ ترجمہ مقدمہ مؤلف
- ۱۷ ۱۔ جو ہمارے پہلے کے لیے ہے وہی ہمارے آخری کے لیے
- ۱۸ ۲۔ اگر میں کسی کو علیؑ سے بہتر پاتا
- ۲۰ ۳۔ اسمائے پنجتن مشتق از اسمائے الہی
- ۲۱ ۴۔ امام حسینؑ باب جنت ہیں
- ۲۲ ۵۔ کارہائے آئمہ معصومینؑ در روز قیامت
- ۲۴ ۶۔ منجیان امت
- ۲۵ ۷۔ ہم خدا کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام کرنے والے ہیں
- ۲۶ ۸۔ آسمانی سیب
- ۲۷ ۹۔ شرط عبادت
- ۳۰ ۱۰۔ اگر تم علیؑ کی اطاعت کرو
- ۳۲ ۱۱۔ رسول اللہ ﷺ کا جانشین کہاں ہے؟
- ۳۳ ۱۲۔ لبریز سمندر
- ۳۴ ۱۳۔ علیؑ کے عرشِ عاشق
- ۳۶ ۱۴۔ حبیب محمد ﷺ
- ۳۸ ۱۵۔ میں آیا ہوں نور کا نور سے عقد پڑھانے
- ۴۰ ۱۶۔ علیؑ کا دیا ہوا امان نامہ
- ۴۱ ۱۷۔ اے محمد ﷺ میں نے فقط ان کے لیے آسمان اٹھا رکھا ہے
- ۴۵ ۱۸۔ حکمت کا شہر
- ۴۷ ۱۹۔ فرشتے اور علیؑ کے شیعوں کے لیے طلب مغفرت
- ۴۹ ۲۰۔ کیا حب علیؑ فائدہ مند ہے؟

- ۲۱۔ خدا جنہم خلق ہی نہ کرتا  
۵۰
- ۲۲۔ وداع رسول اللہ ﷺ  
۵۳
- ۲۳۔ اٹھو اور ان کفار کو دوزخ میں جھونک دو  
۵۵
- ۲۴۔ علیؑ نورانی پیشانی والے افراد کے امام  
۵۷
- ۲۵۔ علیؑ رسول اللہ ﷺ کی امت میں سب سے بہتر  
۵۹
- ۲۶۔ فقط حیدر امیر المؤمنین است  
۶۰
- ۲۷۔ ساتوں آسمانوں میں امیر المؤمنین؛ علیؑ ہیں  
۶۳
- ۲۸۔ واسطہ فیض الہی  
۶۴
- ۲۹۔ چشمہ تسنیم  
۶۶
- ۳۰۔ علیؑ مصباح الدرجی  
۶۷
- ۳۱۔ یا علیؑ! تم میرے بعد لوگوں کو تاویل قرآن کی تعلیم دو گے  
۶۸
- ۳۲۔ فرشتوں کی تسبیح  
۷۰
- ۳۳۔ یا علیؑ! تم میرے بھائی ہو  
۷۱
- ۳۴۔ میں علیؑ کے فضائل اپنی طرف سے بیان نہیں کرتا  
۷۳
- ۳۵۔ یہ سب بس آپ ہی کے پاس ہے  
۷۴
- ۳۶۔ مجھے خدا نے اس کام کا حکم دیا ہے  
۷۶
- ۳۷۔ جب علیؑ کی جزا اور بغض علیؑ کی سزا  
۷۷
- ۳۸۔ ساکنان فردوس  
۷۳
- ۳۹۔ نور کے ہاتھ میں ہاتھ  
۸۴
- ۴۰۔ علیؑ کے لیے خدائے عزیز و حکیم کی جانب سے تحفہ  
۸۵
- ۴۱۔ علیؑ باب اللہ  
۸۶
- ۴۲۔ علیؑ کا وضو  
۸۹
- ۴۳۔ خدا یا امیر المؤمنین، سید المسلمین اور امام المستنقین کو بھیج  
۹۲

- ۹۴۔ مخلوق کو خالق سے ملانے والی کڑی
- ۹۵۔ سورج پر لکھی عبارتیں
- ۹۶۔ بے فائدہ اعمال
- ۹۸۔ انبیاء و رسل، شہداء و صالحین علیؑ پر رشک کرتے ہیں
- ۹۹۔ علیؑ اور تین گروہ
- ۱۰۱۔ علمدار رسالت مآب ﷺ
- ۱۰۳۔ علیؑ حجت کے قائم کرنے والے
- ۱۰۴۔ دنیا و آخرت میں فائدہ
- ۱۰۶۔ پیل صراط اور علیؑ کا ولایت نامہ
- ۱۰۷۔ رسول اللہ ﷺ کا پارہ تن
- ۱۰۸۔ درجنت پر لکھی تحریر
- ۱۱۰۔ روزِ محشر کا بادشاہ
- ۱۱۱۔ علیؑ ہدایت کا نشان ہیں
- ۱۱۳۔ ہارون محمدی ﷺ
- ۱۱۴۔ نو اماموں کے والد
- ۱۱۶۔ چوتھا خلیفہ
- ۱۱۷۔ امت میں سب سے افضل
- ۱۱۸۔ جس سے فاطمہؑ راضی اس سے میں راضی
- ۱۱۹۔ بہشتی سیب علیؑ کے لیے بطور ہدیہ
- ۱۲۱۔ علیؑ خیر البشر
- ۱۲۳۔ فرشتوں کے ساتھ رشتہ اخوت
- ۱۲۴۔ حورِ بہشتی
- ۱۲۶۔ بس کا فرشتک کرے گا

- ۱۲۶۔ ایک خوبصورت مثال کے قالب میں
- ۱۲۸۔ علیؑ کا ذکر عبادت
- ۱۲۹۔ طوبیٰ کیا ہے؟
- ۱۳۰۔ پھر آپ نے علیؑ کے ساتھ جنگ کیوں کی؟
- ۱۳۱۔ بہترین اعمال
- ۱۳۲۔ علیؑ میری جگہ پر ہے
- ۱۳۳۔ درخت خرما کا کلام
- ۱۳۵۔ آل محمد ﷺ کی تعریف ابن عباس کی زبانی
- ۱۳۶۔ فضائل علیؑ بزبان ابن عباس
- ۱۳۷۔ رسول اللہ ﷺ کے وزراء
- ۱۳۸۔ مولائے انسانیت
- ۱۴۰۔ علم کے پانچ جز
- ۱۴۱۔ کوثر کا ایک جام
- ۱۴۲۔ علیؑ کے چہرے کے نور سے
- ۱۴۳۔ عروۃ الوثقیٰ
- ۱۴۴۔ اے محمد ﷺ! اپنے سے پہلے آنے والے انبیاء سے پوچھ!
- ۱۴۶۔ امیر المؤمنینؑ کے سات نام
- ۱۴۷۔ علیؑ کا چہرہ دیکھنا عبادت
- ۱۵۲۔ صراطِ مستقیم علیؑ ہیں
- ۱۵۴۔ دو گراں قدر چیزیں
- ۱۵۵۔ بہشتی پھل
- ۱۵۶۔ فرشتوں کی غذا
- ۱۵۷۔ کتیمان فضائل علیؑ

- ۱۵۹ ۹۰۔ بہشت رقصاں ہوئی
- ۱۶۰ ۹۱۔ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے
- ۱۶۱ ۹۲۔ جہنم کی آگ سے آزادی کے نامے
- ۱۶۵ ۹۳۔ دو پہاڑ عقیق کے
- ۱۶۶ ۹۴۔ علیؑ سید العرب
- ۱۶۷ ۹۵۔ بہشتی شہر
- ۱۶۸ ۹۶۔ زیورات سے مزین بہشتی درخت
- ۱۷۰ ۹۷۔ ابراہیمؑ خلیل اللہ کی خواہش
- ۱۷۲ ۹۸۔ مقام ابوطالبؑ
- ۱۷۳ ۹۹۔ علیؑ کے فضائل شمار کون کرے؟
- ۱۷۵ ۱۰۰۔ فضائل علیؑ بزبان نبیؐ
- ۱۷۷ فہرست